www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

یعنی

فارسی، عربی، ترکی، سنسکرت، ہندی اور اردو
لغات کی تحقیق و تشریح، میرزا غالب
کے اپنے الفاظ میں
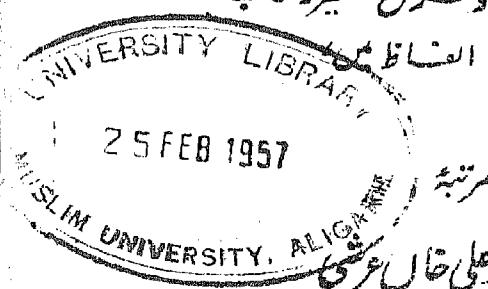
UNIVERSITY LIBRARY
25 FEB 1957
MUSLIM UNIVERSITY, ALIGARH

مرتبہ

امتیاز علی خاں عرشی

ناظم کتاب خانہ رامپور
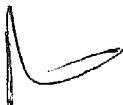
www.urduchannel.in

بحضورِ کسی کہ ذوقِ مرا
آفرین گفت و شادمانم کرد

مؤلف

www.urduchannel.in

مضامین

www.urduchannel.in

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

ایرانی آج تک ہندیوں کی خدمتِ زبانِ فارسی کا بقدرِ بایست شکریہ ادا نہیں کرتے، حالانکہ مسعودِ سعد سلمانِ لاہوری، حضرت امیر خسرو ترک اللہ دہلوی، میرزا عبدالقادر بیدل عظیم آبادی، میرزا اسد اللہ خاں غالب دہلوی، مولانا عبدالجبار خاں آصفی رامپوری اور علامہ اقبال مرحوم وغیرہ کی شاعرانہ نکتہ سنجیوں سے قطعِ نظر کرلی جائے، تو بھی خالص لسانیاتی کام جس کیفیت و کمیت کا ہندوستانی علمانے انجام دیا ہے، ایران کے اہلِ زبان اس کا عشرِ عشیر بھی نہ کرسکے۔

قواعدِ فارسی | فارسی زبان کی صرف و نحو، معانی و بیان و بدیع اور عروض و قوافی پر ہندوستان میں جو کتابیں تالیف ہوئیں، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں[1]:-

---

۱- یہ سب کتابیں کتاب خانۂ عالیہ رامپور میں محفوظ ہیں۔

www.urduchannel.in

۱۔ بدایع البیان، ملک العلما قاضی شہاب الدین، دولت آبادی، متوفی ۸۴۸ھ = ۱۴۴۵ء۔

۲۔ مجمع الصنائع، نظام الدین احمد صدیقی، صاحبِ کرامات الاولیا، مصنفہ ۱۰۶۰ھ = ۱۶۵۰ء

۳۔ رسالۂ قوانین، میر عبدالواسع ہانسوی، معاصر شہنشاہِ عالمگیر۔

۴۔ ضوابط عظیم، محمد عظیم قریشی اٹاوی، مصنفہ ۱۱۳۸ھ = ۱۷۲۵ء

۵۔ منارالضوابط، عبدالباسط بن محمد صالح امیٹھوی مصنفہ ۱۱۳۸ھ تقریباً = ۱۷۲۵ء

۶۔ موہبتِ عظمیٰ، وعطیۂ کبریٰ، علامہ سراج الدین علی خان آرزو اکبر آبادی، متوفی ۱۱۶۹ھ = ۱۷۵۶ء۔

۷۔ جواہر الحروف، لالہ ٹیک چند بہار، مصنفہ ۱۱۵۲ھ تقریباً = ۱۷۳۹ء۔

۸۔ حدائق البلاغۃ، میر شمس الدین فقیر دہلوی، مصنفہ ۱۱۶۸ھ = ۱۷۵۵ء۔

۹۔ تکملۃ الفارسی، ملک العلمای فارسی قطب علی

www.urduchannel.in

عرف تتمن بریلوی، مصنفہ ۱۱۷۵ھ = ۱۷۶۱ء۔

۱۰۔ مجمع البحرین، نظام شاہجہانپوری، مصنفہ ۱۱۸۸ھ = ۱۷۷۴ء۔

۱۱۔ بحرالفوائد، روشن علی انصاری جونپوری، متوفی ۱۲۲۵ھ تقریباً = ۱۸۱۰ء۔

۱۲۔ شجرۃ الامانی، محمد حسن قتیل فرید آبادی، مصنفہ ۱۲۰۶ھ = ۱۷۹۱ء۔

۱۳۔ منتخب النحو، سید منیر حسین بلگرامی، مصنفہ ۱۲۱۴ھ = ۱۷۹۹ء

۱۴۔ مقدمہ جواہر الکلام، عنبر شاہ خاں عنبر و آشفتہ رامپوری متوفی ۱۲۳۹ھ = ۱۸۲۳ء

۱۵۔ آمد نامہ، خلیفہ غیاث الدین عزت رامپوری، متوفی ۱۲۶۸ھ = ۱۸۵۲ء۔

۱۶۔ گلبن اکبر، مولوی محمد عثمان خاں بہادر قیس مدار المہام ریاست رامپور، مصنفہ ۱۲۶۶ھ = ۱۸۵۰ء۔

۱۷۔ نہج الادب، مصنفہ مولوی نجم الغنی خاں مرحوم رامپوری، متوفی ۱۹۳۲ء۔

ہندوستانیوں کی سیکڑوں کتابوں میں سے یہ گنتی کے نام بھی اثبات مدعا کے لیے کافی ہیں، کیونکہ یہ کتابیں

www.urduchannel.in

ایرانیوں کے لیے بھی سنگِ میل کا کام دیتی رہی ہیں، بالخصوص آخری کتاب کی تصنیف پر، جو قواعدِ زبانِ فارسی کی انسائیکلو پیڈیا ہے، وزارتِ معارفِ ایران نے مولف کو تمغا عطا کیا تھا۔

لغاتِ فارسی| لغاتِ فارسی کے متعلق بھی صورتِ حال یہی ہے۔ اگر لغتِ فرسِ اسدی طوسی، مجمع الفرسِ سروری کاشانی، اور ایسی ہی ایک دو اور کتابوں کو الگ کرکے دیکھا جائے، تو سارے عالم میں فارسی الفاظ کی تحقیق و تشریح کا دارو مدار اُنھیں مولفات پر نظر آئے گا، جو یا تو ہندیوں نے لکھی ہیں، یا ہندوستانی سلاطین و امرا کی فرمایش پر لکھی گئی ہیں۔ ایرانیوں کے پاس لے دے کر ایک فرہنگ انجمن آرای ناصری ہے، جو یکسر اُنھیں ہندیوں کی تصنیفات کی رہینِ منت ہے۔

ہندوستان میں فارسی لغات پر مبنی کتابیں تصنیف ہوئی ہیں، اُن کا احصا طویل فرصت چاہتا ہے یہاں صرف اُن چند تالیفات کے نام لکھے جاتے ہیں، جو یا چھپ چکی ہیں، یا کتاب خانۂ عالیۂ رامپور اور دوسرے

www.urduchannel.in

مشہور کتاب خانوں میں محفوظ ہیں۔

۱۔ دستورالافاضل، حاجب خیرات دہلوی۔ مصنفہ ۷۴۳ھ = ۴۲-۱۳۴۲ء۔

۲۔ بحرالفضائل[۲]، محمود بن قوام البلخی الکرئی، مصنفہ ۷۹۵ھ تقریباً = ۹۳-۱۳۹۲ء۔

۳۔ اداۃ الفضلا[۳]، قاضی بدر محمد دہلوی، مصنفہ بعد ۸۱۲ھ = ۱۴۰۹ء۔

۴۔ مفتاح الفضلا[۴]، محمد بن داود شادیابادی مصنفہ ۸۷۳ھ = ۶۸-۱۴۶۷ء۔

۵۔ شرف نامۂ منیری، ابراہیم قوام فاروقی، مصنفہ قبل ۸۷۹ھ = ۱۴۷۴ء

۱۔ فہرست ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال، کرزن کلکشن: ۳۷۱۔

۲۔ فہرست کتابخانۂ انڈیا آفس، نمبر ۱۲ ۲۵ و ۲۶ و ۲۹ و فہرست کتابخانۂ آصفیہ، و کتابخانۂ رامپور فن لغت فارسی نمبر ۶۔

۳۔ فہرست کتابخانۂ باڈلین، نمبر ۱۶ ۱۵ و برٹش میوزیم: ۹۱ ۴۲ ۳۔

۴۔ فہرست برٹش میوزیم، ضمیمہ: ۱۱۷۔

www.urduchannel.in

۶۔ مجمل العجم[۱]، عاصم شعیب عبدوسی، مصنفہ ۸۹۹ھ = ۱۴۹۴ء

۷۔ تحفۃ السعادہ، محمود بن شیخ ضیاء الدین محمد دہلوی، مصنفہ ۹۱۶ھ = ۱۵۱۰ء

۸۔ موید الفضلا، شیخ محمد خضری بن شیخ لاڈ دہلوی مصنفہ ۹۲۵ھ = ۱۵۱۹ء

۹۔ کشف اللغات[۲]، شیخ عبد الرحیم بن احمد سور بہاری شاگرد شیخ محمد بن لاڈ دہلوی، مصنفہ ۹۵۰ھ تقریباً = ۱۵۴۳ء

۱۰۔ فرہنگ شیر خانی، شیر خاں سور، مصنفہ ۹۵۵ھ = ۱۵۴۸ء۔

۱۱۔ حل لغات الشعر، عبد اللطیف بن سید کمال الدین مشہور بہ بہین، مصنفہ ۹۹۱ھ = ۱۵۸۳ء

۱۲۔ انیس الشعرا، عبد الکریم کریمی بن قاضی راجن ہمیر پوری، مصنفہ ۹۹۸ھ = ۱۵۹۰ء۔

۱۳۔ مدار الافاضل، ملا الہ داد فیضی بن علی شیر

۱۔ فہرست برٹش میوزیم: ۹۳۶۲۔

۲۔ فہرست کتابخانۂ انڈیا آفس، لندن، نمبر ۲۴۶۵۔

www.urduchannel.in

سرہندی، مصنفہ ۱۰۰۱ھ = ۱۵۹۳ء

۱۴- فرہنگِ جہانگیری، عضد الدولہ میر جمال الدین حسین انجوی شیرازی، مصنفہ ۱۰۱۷ھ = ۱۶۰۸ء

۱۵- دُرِ دری[۱]، تصنیف علی یوسفی شروانی برای شاہزادہ خسرو بن جہانگیر شاہ بادشاہِ ہندوستان، مصنفہ ۱۰۱۸ھ = ۱۶۰۹ء۔

۱۶- مجمع اللغاتِ خانی[۲]، نعمت اللہ حسینی شیرازی، مصنفہ ۱۰۵۳ھ = ۱۶۴۳ء۔

۱۷- برہانِ قاطع، تصنیفِ محمد حسین ابن خلف تبریزی، مصنفہ ۱۰۶۲ھ = ۱۶۵۱ء

۱۸- فرہنگِ رشیدی، ملا عبدالرشید حسنی ٹھٹھوی، مصنفہ ۱۰۷۷ھ = ۱۶۶۶ء

۱۹- فرہنگِ حسینی، حسین بن احمد، معاصر شہنشاہِ عالمگیر۔

۱- فہرست کتابخانۂ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، کرزن کلکشن: ۳۸۶

۲- فہرست کتابخانۂ ایشیاٹک سوسائٹی: ۶۷۷۔

www.urduchannel.in

۲۰- اشہر اللغات[۱]، غلام اللہ بھیکن ہانسوی، مصنفہ ۱۰۸۲ھ = ۱۶۷۱ء-

۲۱- فرہنگِ جمیلی[۲]، عبد الجلیل بن محمد جمیل بدخشی دہلوی مصنفہ ۱۱۳۴ھ = ۱۷۲۲ء

۲۲- سراج اللغۃ، سراج الدین علی خان آرزو اکبرآبادی مصنفہ ۱۱۴۷ھ = ۱۷۳۴ء-

۲۳- چراغ ہدایت، خانِ آرزو مذکور-

۲۴- مصطلحاتِ شعرا، سیالکوٹی مل وارستہ لاہوری مصنفہ ۱۱۵۰ھ = ۱۷۳۸ء

۲۵- بہارِ عجم، لالہ ٹیک چند بہار، مصنفہ ۱۱۵۶ھ = ۱۷۴۳ء

۲۶- نوادر المصادر[۳]، بہار مذکور-

۲۷- مرآۃ الاصطلاح[۴]، انند رام مخلص مصنفہ ۱۱۵۸ھ = ۱۷۴۵ء-

۱- فہرست کتابخانۂ ایشیاٹک سوسائٹی: ۶۷۹ د فہرست کتابخانۂ بانکی پور، پٹنہ، ۱۰۰۲
۲- فہرست کتاب خانۂ باڈلین نمبر ۱۷۵۵-
۳- فہرست کتابخانۂ بانکی پور، پٹنہ، نمبر ۸۱۱-
۴- اس کا ایک معمولی نسخہ کتاب خانۂ رامپور میں اور دوسرا بانکی پور پٹنہ میں اور تیسرا خود مصنف کا نوشتہ نہایت خوشخط عالی جناب ڈاکٹر سید اظہر علی صاحب، ایم اے، پی ایچ ڈی، پروفیسر سینٹ اسٹیفنس کالج، دہلی، کے پاس ہے-

۲۸۔ عین عطا[1]، عطاء اللہ دانشور خاں ندرت تخلص، مصنفہ ۱۱۶۲ھ = ۱۷۴۹ء۔

۲۹۔ فرہنگ خانی[2]، شیخ خان محمد صدیقی ہرہرپوری، مصنفہ ۱۱۷۴ھ = ۱۷۶۰ء۔

۳۰۔ مدینۃ الاصطلاح[3]، نجم الدین علی بن محمد مراد حسینی دربھنگوی، مصنفہ ۱۱۹۱ھ = ۱۷۷۷ء

۳۱۔ رقیمۃ الاصطلاح[4]، یار علی راقم بہاری حاجی پوری، مصنفہ ۱۲۰۲ھ = ۱۷۸۷ء

۳۲۔ مفتاح الخزائن، لالہ جیرام کھتری دہلوی، مصنفہ ۱۲۲۹ھ = ۱۸۱۳ء

۳۳۔ مرآۃ الاصطلاحات، عنبر شاہ خاں عنبر و آشفتہ رامپوری، مصنفہ ۱۲۳۴ھ = ۱۸۱۹ء

۳۴۔ غیاث اللغات، خلیفہ غیاث الدین عزت

۱۔ فہرست کتاب خانۂ انڈیا آفس، لندن، نمبر ۲۵۱۵

۲۔ فہرست ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، کرزن کلکشن: ۲۷۷

۳۔ فہرست ایشیاٹک سوسائٹی، بنگال: ۱۸۱۔

۴۔ فہرست کتاب خانۂ شاہی برلین، جرمنی، نمبر ۱۲۴۔

www.urduchannel.in

رامپوری، مصنفہ ۱۲۴۲ھ = ۱۸۲۶ء

۳۵۔ لغات اختر، قاضی محمد صادق خاں اختر متوفی ۱۲۷۳ھ = ۱۸۵۴ء

۳۶۔ بحر عجم[1]، محمد حسین قادری راقم تخلص، مصنفہ ۱۲۷۲ھ = ۱۸۵۵ء

۳۷۔ معیار الاغلاط، منشی امیر احمد امیر مینائی، مصنفہ ۱۲۸۱ھ = ۱۸۶۴ء۔

۳۸۔ فرہنگ آنند راج، منشی محمد بادشاہ دیے نگری مصنفہ ۱۳۰۶ھ = ۱۸۸۸ء۔

ان کتابوں کے مرتب کرنے والوں نے اپنی عزیز عمر الفاظ کی تحقیق و تلاش میں صرف کی۔ لغت کی پچھلی کتابوں کے علاوہ، نظم و نثر کی کتابوں کے ہزارہا صفحات کی ورق گردانی کر کے الفاظ و محاورات کا ذخیرہ جمع کیا، اور ایک ایک لفظ کے تلفظ اور معنی اور ہر ہر محاورے کی حقیقت اور محلِ استعمال کا کھوج لگا کر آنیوالی نسلوں کے لیے عظیم الشان ذخیرہ چھوڑ گئے۔

۱۔ فہرست کتاب خانۂ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، کرزن کلکشن: ۳۷۸

www.urduchannel.in

یہ حقیقت ہے کہ تحقیق کے اعتبار سے یہ سب لغوی ہمرتبہ نہیں ہیں، گو فارسی زبان سے علاقہ رکھنے والوں کے شکریے کا استحقاق سب کو ہے۔ اہل علم کی رائے میں جن فارسی لغت نویسوں کو محققین میں شمار کیا جانا چاہیے، ان میں تقدم زمانی کے لحاظ سے پہلا شخص عبدالرشید صاحب فرہنگ رشیدی ہے۔ ان کے بعد خان آرزو اکبرآبادی کا درجہ ہے۔ یہ فارسی کے بڑے نکتہ رس اور دقیقہ سنج شاعر اور نقاد تھے۔ سب سے پہلے انھوں نے فارسی و سنسکرت کے لسانی توافق کا نظریہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ان کی نوادرالالفاظ، اردو زبان کے لغات کی اور سراج اللغہ اور چراغ ہدایت، فارسی الفاظ کی تحقیق و تشریح میں تمام دوسری کتابوں سے بلند پایہ ہیں۔

محمد حسین تبریزی کی برہان قاطع اپنی جامعیت کی بدولت فارسی محفل میں بارِ عام حاصل کر چکی تھی۔ انھوں نے سراج اللغہ میں اس کی تمام سہل انگاریوں کو آجاگر کر کے رکھ دیا ہے، اور سروری، جہانگیری اور رشیدی کی

www.urduchannel.in

غلط فہمیوں پر بھی روشنی ڈالتے چلے گئے ہیں۔ اپنی بلندیٔ تحقیق، ندرتِ ترتیب، اور جامعیتِ الفاظ کی وجہ سے یہ کتاب بالیقین اس قابل ہے کہ چھاپ کر شائع کی جائے۔ ہل من سامع؟

آرزو کے بعد ٹیک چند بہار کا نمبر ہے، جس کی بہارِ عجم محاورات کا عظیم الشان مجموعہ ہے، اور ایشیا اور یورپ دونوں جگہ معتبر و مستند تسلیم کی جاتی ہے۔

بہار کے بعد خود آرزو کے وطن اکبرآباد میں ایک فارسی کا دلدادہ پیدا ہوا، جو میرزا اسداللہ خاں غالب دہلوی کہلاتا، اور فارسی و اردو کا سب سے بڑا شاعر مانا جاتا ہے۔ غالب کو فارسی کا ذوق فطرت سے ودیعت ہوا تھا۔ کثرتِ مطالعہ اور دقتِ نظر نے اُن کی لسانیاتی دقیقہ سنجی اور ادبی نکتہ رسی کو اور زیادہ روشن کر دیا تھا

غالب نے اپنے اوقاتِ فرصت کو برہانِ قاطع کی تصحیح میں صرف کرکے ۱۲۷۶ھ / ۱۸۶۲ء میں قاطعِ برہان کے نام سے جو چھوٹا سا رسالہ شائع کیا ہے، وہ مذکورۂ بالا دعوے کا زبردست ثبوت ہے۔ یہ انیسویں صدی کے پہلے دہے

www.urduchannel.in

تقلیدی ہندوستان میں آزاد لغوی نقد و تبصرہ کا پہلا قدم تھا۔ اس کے ذریعے بہت سے دھکے سامنے آئے تھے، جن سے ہمارے بزرگوں کے کان اور آنکھیں قلتِ مطالعہ کے باعث نا آشنا تھیں۔

غالب سے اس سلسلے میں غلطی یہ ہو گئی کہ انھوں نے بیان متانت و تہذیب سے گرا ہوا اختیار کیا۔ ہندوستانی ادیب اسے برداشت نہ کر سکے، اور ملک کے گوشے گوشے سے اُن کے خلاف ترکی بہ ترکی نہیں، ترکی بہ پشتو کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ غالب اور اُن کے دوستوں نے ضد میں برہانِ قاطع کے ساتھ انجمن، رشید، وارستہ بہار، قتیل اور ملا غیاث الدین کو بھی بے نقط سنانا شروع کر دیں۔ اس صورتِ حال نے لوگوں کو اُن کی درست باتوں کے تسلیم کرنے سے بھی باز رکھا، اور نتیجے میں وہ تمام تحقیقات، جس کی توثیق فرہنگِ انجمن آرائی ناصری نے بھی کی ہے، مخالفت کی گرد میں دب کر رہ گئی۔

غالباً بعض پارسی علما کی صحبت اور اُن کی تصنیفات

www.urduchannel.in

کے مطالعے نے غالب میں قدیم فارسی الفاظ کے استعمال کا شوق پیدا کر دیا تھا۔ یہ لفظ عام طور پر ہندی فارسی دانوں کے لیے اجنبی تھے۔ ضخیم لغت کی کتابوں کی ورق گردانی سے بچانے کے لیے اپنی کتابوں کے حاشیوں پر فارسی یا اردو مترادفات پیش کر کے غالب نے اُن سب کو حل کیا تھا۔ پنج آہنگ میں اس قسم کے مستعمل لفظوں کی تشریح کتاب ہی کے ایک باب میں درج کر دی گئی تھی۔ بعض ایسے لفظ دوستوں کے سوال کرنے پر اردو مراسلات میں زیر بحث آئے تھے۔ اُن لفظوں کی بھی خاصی تعداد تھی، جنھیں غالب نے قادر نامے میں نظم کیا تھا۔

۱۹۶۳ء کے آخر میں مجھے خیال ہوا کہ اگر قاطع برہان وغیرہ کے صرف تحقیق و تشریح الفاظ سے متعلق حصے غالب کی دوسری کتابوں کے حل لغات کے ساتھ ایک کتاب میں حروفِ تہجی پر مرتب کر دیے جائیں، تو اُن کی برسوں کی محنت اکارت ہونے سے بچ جائے گی، ورنہ کسے فرصت کہ قاطع برہان وغیرہ کو دیکھے اور تحقیق کی داد دے۔ اور اگر کوئی کرنا بھی چاہے، تو یہ کتابیں

www.urduchannel.in

عام طور پر دستیاب کہاں ہوتی ہیں۔

الحمد للہ کہ چند مہینوں کی کنج کاوی سے یہ مجموعہ مرتب ہو گیا۔ چونکہ اس کا ہر ہر لفظ غالب ہی کا تراویدۂ قلم تھا، میں نے اس کا نام فرہنگِ غالب تجویز کیا ہے۔

کتاب کے دو حصے ہیں۔ پہلا عربی و فارسی وغیرہ پر اور دوسرا اردو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ہر لفظ کی تشریح کے بعد قوسین میں اُن کتابوں کے رموز لکھ دیے گئے ہیں جہاں سے وہ تشریح ماخوذ ہے۔ لیکن حصۂ دوم میں تقریباً ہر جگہ اور اول میں جگہ جگہ یہ رموز ترک بھی ہوئے ہیں۔ یہ وہ مقامات ہیں جہاں غالب نے کسی لفظ کو پہلو بہ مترادف تحریر کیا تھا۔ مگر میں نے اُسے اس لیے مستقل لغت قرار دے لیا ہے کہ جو اصحاب غالب کے چنے ہوئے الفاظ کو اپنی تحریروں میں استعمال کرنے کے خواہاں ہوں وہ مشہور اور مستعمل لفظ کے ذریعے اُس لفظ تک بآسانی رسائی حاصل کر سکیں، جو غالب نے فارسی ذخیرۂ الفاظ میں سے اپنے لیے چنا تھا۔

ان الفاظ کا حوالہ تلاش کرنا مقصود ہو، تو تشریح

www.urduchannel.in

کے پہلے مترادف کو اُس کی ردیف نکال کر دیکھ لینا چاہیے اور اگر پہلا مترادف بھی حوالے سے خالی ہو، تو پھر پچھے بعد دیگرے سب پر نظر ڈال لیجا ہے، اگرچہ اس زحمت کی ضرورت بہت کم پیش آئے گی۔

ماخذ جن کتابوں سے یہ ذخیرۂ الفاظ چنا گیا ہے، اُن کے نام اور رموز یہ ہیں:

آ اردوی معلی

بر ابرِ گہر بار (مثنوی)

پ پنج آہنگ

پ قلمی ایضاً قلمی، مملوکۂ جناب ڈاکٹر سید اظہر علی صاحب ایم اے، پی ایچ ڈی۔

پنخ انتخابِ غالب

تیغ تیغ تیز

خ خطوطِ غالب

د دستنبو مطبوعہ۔ ۱

د قلمی ایضاً قلمی، مملوکۂ ڈاکٹر صاحب موصوف المذکر۔

۱۔ یہ نسخہ در اصل کلیاتِ نثر فارسی کا ہے، جسے میر مہدی مجروح کے ماموں بزرگ نے خود مجروح کی فرمائش پر نقل کیا تھا۔

دتغ ایضاً قلمی، نسخۂ کتاب خانۂ رامپور، جس کے حاشیوں پر متعدد جگہ غالب نے اپنے قلم سے بعض الفاظ کے معنی لکھے ہیں۔

س سبد چین

ع عود ہندی۔

عس ادبی خطوطِ غالب، از مرزا محمد عسکری صاحب لکھنوی۔

فش درفش کاویانی۔

ق قاطع برہان

قن قادر نامہ

کق کلیاتِ غالب فارسی، قلمی

کم ایضاً، مطبوعہ

م مہر نیمروز۔

مک مکاتیبِ غالب

ن نادر خطوطِ غالب[1]

۱۔ یہ کتاب جعلی خطوط کا مجموعہ ہے۔ لیکن یہ جعل عبارت میں نہیں، مکتوب الیہ کے متعلق عمل میں آیا ہے، عبارت غالب ہی کے مطبوعہ خطوط سے تیار ہوئی ہے، اس لیے دو چار باتیں اس سے اخذ کر لی گئی ہیں۔

دہلی اردو اخبار، نمبر ۱۴ جلد ۱۵ بابت ۳ اپریل ۱۸۵۳ء مطابق ۲۳ جمادی الآخر ۱۲۶۹ھ جس کے تتمے میں غالب کا قصیدہ، "دادگوستم بر اندازد، چند مشکل لفظوں کے حل کے ساتھ شائع ہوا تھا۔

یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ کسی لفظ کے ساتھ چند حوالوں کے ذکر کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ان سب میں تشریحی الفاظ ایک ہیں۔ ہر کتاب کے پورے تشریحی لفظ نقل کرنا غیر ضروری طوالت کا موجب تھا، اس لیے صرف مفصل یا واضح تفسیر کو اختیار کر لیا گیا ہے۔ ہاں، بعض جگہ دوسری تشریحات کے مفید مطلب ٹکڑوں کو بھی جوڑ کر اس تشریح کے کسی مناسب حصے میں سمو دینے کی کوشش کی ہے، گو یہ مواقع نسبتہً کم ہیں۔

اردو تشریحات کا فارسی تشریحوں میں کھپانا سفید کپڑے میں رنگین پیوند لگانا تھا۔ ایسے مواقع پر مخصوص اردو مترادفات لفظ کو متن میں اور پوری عبارت کو حاشیے میں تحریر کیا ہے۔ اسی طرح جس لفظ کی فارسی تشریح خود میرزا غالب نے نہیں کی تھی، اُس کی اردو تشریح میں سے

www.urduchannel.in

فارسی عبارت کے ہم آہنگ الفاظ چن کر متن کے اندر، اور کل عبارت حاشیے میں لکھ دی ہے۔ صرف دس پانچ جگہیں ضرور ایسی رہ گئی ہیں جہاں متن میں اردو تفسیر منقول ہے مگر ان مقامات پر مولف کی نظر میں یہی طریقِ عمل مناسب تھا۔

حواشی و اعراب| مذکورۂ بالا حاشیوں کے علاوہ، جو غالب کے منہیات کہے جا سکتے ہیں، مولف نے بھی جگہ جگہ توضیحی حاشیے لکھے ہیں۔ ان سے مقصود یا تو غالب کی تائید و توثیق ہے، یا یہ واضح کرنا ہے کہ غالب نے جو رائے ظاہر کی ہے، اس سے لغت نویسوں کو اختلاف ہے اور یا ان الفاظ کے اعراب کی سند پیش کرنا ہے، جنھیں غالب نے مُعَرّا چھوڑ دیا تھا۔ اگر ان موارد میں کچھ سہو ہوا ہو، تو اس کی ذمہ داری غالب پر نہیں، مولفِ فرہنگ پر عائد کی جائے۔

ان حاشیوں میں اس کا التزام رہا ہے کہ بغیر مستند حوالے کے کوئی لفظ نہ لکھا جائے، اس لیے امید ہے کہ مطالعہ کرنے والوں کو مزید تحقیق میں کسی طرح کی دشواری پیدا نہ ہوگی، اور وہ ماخذِ حواشی تک بآسانی رجوع کر سکیں گے۔

www.urduchannel.in

ایک کتاب دری کستا کا ذکر حاشیوں میں جا بجا نظر آئے گا۔ یہ کتاب مولوی نجف علی خاں جھجھری کی تالیف ہے جو برہان قاطع کے ادبی جھگڑے میں غالب کے حامی و مددگار، اور اس سلسلے کی مشہور کتاب دافع ہذیان کے مولف تھے۔ ان کی فنی حیثیت زیادہ قابلِ اعتنا و نہیں مگر میں نے دری کستا کو صرف اس بنا پر پیشِ نظر رکھا ہے کہ غالب نے اس کی تقریظ میں، جو نسخۂ مطبوعہ کے آخر میں چھپی بھی ہے، کتاب اور مولف دونوں کی تعریف کی ہے، حالانکہ اس میں اکثر جگہ غالب سے اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔

اس اختلاف کے باقی رہ جانے کا سبب غالب کی سہل انگاری ہو، کہ انھوں نے کتاب دیکھے بغیر اس پر مہرِ تصدیق ثبت فرما دی، یا خود مولف کا اپنی رائے پہ اصرار، بہر حال میری رائے میں یہ اختلاف قابلِ اظہار تھا، اس لیے دیدہ وراصحاب سے اس جراءت کا عذر خواہ ہوں۔

معذرت و تشکر: فرہنگِ غالب کی کاپیاں پڑھنے کے دوران

www.urduchannel.in

ہیں، ترتیب اور حوالوں کی جو کوتاہیاں نظر آئی تھیں، حتی الامکان اُن کی اصلاح کردی گئی ہے۔ اب کہیں کوئی خامی نظر آئے، تو اسے یہ تصور کیا جائے کہ یا اُس پر میری نظر نہیں پڑی، یا طباعتِ ثانی کی نوبت آنے تک اُس کی درستی ممکن نہ تھی۔

آخر میں، عالی جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی ایم، اے، پی ایچ ڈی، کی خدمتِ والا میں شکریہ پیش کرتا ہوں، جنھوں نے ازراہِ لطف دفتیِ کاویانی کا نسخہ عطا کر کے میری بیش قیمت مدد فرمائی۔

کتاب خانۂ ریاست رامپور
۳۰ جون ۱۹۴۶ء

امتیاز علی عرشی
ناظم کتاب خانہ

www.urduchannel.in

حصّہ اوّل

فارسی وغیرہ

www.urduchannel.in

آ

آب : ترجمہ ماء کا ہندی جس کی پانی۔ اور بمعنی رونق ولطف بھی آتا ہے۔ اور اسلحہ کی صفائی اور جوہر کی تیزی کو بھی کہتے ہیں
(فن، نغ)

آباد : در زبانِ پہلوی باد چہ معنیٔ دیگر بمعنی آفرین نیز ہست۔
(فش، ق)

آبادچہ : بستی۔ (د)

آب بر دستِ کسی ریختن : کنایہ از خدمتِ آن شخص کردن۔
(پ)

آب بر لیمان بستن : اشارہ بتقدیم کاری ناسودمند۔ (پ)

آب بہاون کوفتن : اشارہ بتقدیم کاری ناسودمند۔ (پ)

آب تاختن : بمعنیٔ بول کردن۔ (پ)

www.urduchannel.in

آبچین: اسم جامہ ایست کہ پس از شستن دست و رو بدان جا نم از دست و رو چینند۔ و آن چیز یست کہ در عرف آن را رومال گویند۔ آبچین فارسی قدیم و رومال فارسی جدید ایرانی بمن گفت کہ رومال نامی است نہادۂ خاتونان ایران ازان جاکہ طبع اناث وسوسہ زاست، لفظ مشترک بین الحی و المیت بر خاطرہای نازک شان گران آمد۔ لاجرم بہر آبچین اسمی دیگر تراشیدند۔ (د، فش، ق)

آبِ حرام: شراب انگوری را در مقام مذمت نیز آبِ حرام نامند (فش، ق)

آبخورد: بمعنی اقامت۔ (م)

آب در جگر داشتن: بمعنی تمول۔ (فش، ق)

آب دست: بحرکت و سکونِ موحدہ عموماً ترجمۂ غسالۂ ید ہے، اور خصوصاً وضو کو کہتے ہیں۔ تعمیم کی سند استاد کا شعر،

بے تکلف رو بباغی کن اگر دل خستۂ

کا بدستِ او شفا بخش ہمہ بیمارہاست

تخصیص کی سند ناصر علی کی بیت:

آبدست و نماز باید کرد دل مقام گداز باید کرد

(غ)

www.urduchannel.in

آبدندان: بسکون بای موحدہ، نوعیست از امرود۔ وہرگاہ با لفظِ حریف ترکیب دہند، معنی عاجز و مغلوب دہد۔ (م)

آب دِہ دست: ہاتھ دھلانے والا۔

آبستن: و آبستنی، باضافۂ یای تحتانی، بمعنی زنِ حاملہ مخفی نماند کہ آبستن مصدر نیست کہ آبست ماضی و آبستہ مفعول آن توانند بود۔ بلکہ آبست جامد و لغتی است غیر منصرف (پ)[1]

آبشتن: بتبدیلِ شینِ منقش بسینِ سادہ آبستن نیز اسمی است جامد غیر منصرف، بمعنی ہر چیز کہ از نظر نہان باشد عموماً، و بمعنی زنِ باردار خصوصاً۔ وہم ازین جہت کہ از نظر نہان باشد و دران محل تنہا روند، آبشتگاہ اسم بیت الخلا نہادند۔ آبشتنگاہ آبشتنگہ و آبشتگاہ و آبشتگہ کیست کہ یکی نداند۔[2]

(قش، ق)

آبش زیر کاہ است: افادۂ معنی خوبی و نیکی باطن نمی کند مراد آنست کہ حالِ باطنش مجہول است، تاچہ پدید آید و شاید کہ

۱۔ ایک خط میں میرزا صاحب نے لکھا ہے: "آبست کوئی لفظ نہیں ہے۔ آبستن اصل لفظ اور آبستنی فرید علیہ۔ یہ دونوں صحیح بلکہ آبستنی زیادہ فصیح۔" (آ)

۲۔ درمی کشا: ۴۸، میں آبشتگاہ کو بفتح با بمعنی خلوت خانہ لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

چگونہ کسی باشد (نش، ق)

آبکار: مقلوب کارِ آب۔

آبکش: سقّا۔ (د)

آب گرفتن: افشردن، فشردن، نچوڑنا۔

آبگیر: بمعنی تالاب۔ (نش، ق)

آبگینہ در جگر شکستن: بمعنی بیقرار کردن۔ (پ)

آبلہ: چھالا۔ (قن)

آبلہ خوردہ: چیچک رو۔ (د)

آبِ مروارید: و آبِ سیاہ، دوگونہ آبست کہ در چشم فرود می آید و بینائی را زیان دارد۔ و آبِ سیاہ بچشم مخصوص نیست دو پای اسپ نیز ازین نام نشان یافتہ اند۔ چنانکہ شاعر در مذمتِ اسپ گوید ع سمش آبِ سیہ آرد قلم دار ۔ و آبِ خاک آمیختہ را باعتبار زشتی گوہر آب نیز آبِ سیاہ گویند وفتنہ و آشوب را نیز ازان رو کہ تیرہ و طبائع است آبِ سیہ خوانند۔ چنانکہ استاد گوید:

اندرونی کاٹ: ہم آبکار بروزن آبیار، سقا و بادہ کار کہ می فروش باشد۔

www.urduchannel.in

جہان اگر ہمہ آبِ سیہ گرفت چہ باک!
چو راشیم بیکی نان و آبِ انگور

آبِ سیاہ در مصرعِ اول بمعنیٔ فتنہ و آشوب و آبِ انگور در مصرعِ دوم کنایہ از شراب - (فش، ق)

آہمند[1] : سردار، مالدار، صاحبِ سامان - آہمندان : سرداران - (د، قع، فش، ق)

آبی شدنِ کار : بمعنیٔ تباہ شدنِ کار - (پ)

آبی کردنِ کار : تباہ کردن - کام بگاڑنا - (د، قع)

آتش : بالف ممدودہ و تای فوقانی مفتوحہ آدر، نار، آگ - قافیۂ آتش با دالش او عماتیت نا دل پذیر آری و بسا کہ قوافی سرکش و مشوش ہزار جا دیدہ ایم - (فش، ق)

آتش از چشم پریدن : عبارت از حالتی است کہ در وقتِ رسیدنِ صدمۂ قوی بر دماغ رو دہد - (پ)

آتش برگ : اسم سنگ پارہ ایست کہ پر از شرارہ است (فش، ق)

آتش دان : کانون -

---

[1] - فرہنگ انجمن آرای میں لکھا ہے "این لغت در فرہنگ ہا مدہ و از تصرفات مؤلف است"۔ دری کتاب ۴۳ میں بروزن "تاب چند معنی" دمغز و غنی ہے -

www.urduchannel.in

آتش زنه: در فارسی و چقماق در ترکی، اسم افزار آهنین است
که چون آنرا بر آتش برگ زنند، شراره از آن سنگ پاره بیرون
جهد۔ (فش، ق)

آجیل: بجیم مضموم، عربی حبّا دهندی ڈکار۔ و اسم دیگر آرشغ۔ (پ، تن)

آختن: بالف ممدوده، بیرون کشیدن۔ آخت، آخته۔ این را
مضارع نباشد۔ و آهیختن، و آهیخت و آهیخته نیز گویند۔
(پ، فش، ق)

آخُر خشک: بای واو معدوله و حرکت رای قرشت، جای بی نفع و
بی فیض را گویند۔ و آخُر چرب، محل کثیر النفع را خوانند خشک
آخر و چرب آخر مضاف و مضاف الیه مقلوب است۔ (فش، ق)

آخر روز: آفتاب زردی۔

آداش: بمعنی همنام که عربی آن سمّی است۔ (پ)

آدالک: بمعنی جزیره۔ (پ، م)

آدر: بدال بی نقطه، اسم آتش، آگ نار و بذال منقوطه نیز نام فرشته
و هم نام ماه و نام روز که آذر بذال می نویسند، همه زای هوز
در کار است۔ (د، ع، فش، ق، تن)

۱۔ دری کشا: ۳، بذال مهمله و رای مهمله در آخر، آتش، بعربی نار۔

www.urduchannel.in

آذرگشسپ[۱] : برق، بجلی۔ (د، قن)

آذرم : بدالِ ابجد، ممدِ زبین را گویند کہ اسم دیگرِ آن گلشتوست
در عرفِ اہلِ ہند "خوگیر" اسم اوست۔ در اصل خوگیر نیز فارسی
است، اما نہ بدین صورت، بلکہ خوی گیر بواوِ معدولہ و
تحتانی "خوی" ترجمۂ عرق، و گیر صیغۂ امر از گرفتن (فن، ق)

آذرنگ : بمعنی رنج و محنت۔ (فش، ق)

آذہ : بالف ممدودہ و دالِ ابجد، در فارسی بمعنی نشیمن مرغان
آید۔ در ہندی بالفِ مفتوحہ و دالِ ثقیلہ مشدّدہ گفتہ می شود۔
(فش، ق)

آذیش : در زبانِ پہلوی قدیم لفظی است جداگانہ بمعنی تعلیم و
تکریم۔ (فش، ق)

آراستن : آراست، آراستہ، آراید، آرایندہ، آرای، آرائی
بمعنی آرایش۔ آرائی میں مصدری تحتانی آگئی ہے (پ، پنج)

آرامشداد : بسکون شین، انتظام۔ (د)

آرامیدن : آرامید، آرامیدہ، آرامد، آرامندہ، آرام

۱۔ لغت فرس: ۹۲، بمعنی آتش پرست۔ دری کشنا: ۳۸، بفتح کافِ فارسی و شینِ
معجمہ و سکونِ رای مہملہ و بای فارسی در آخر، بمعنی نام فرشتۂ موکل بر آتش۔

www.urduchannel.in

کیستن مصدر بحذف الف نیز آید۔ و حذف الف در مضارع روانیست۔ (پ)

آزد : آٹا۔ آرد بریان : سویق، پیست، ستّو۔ (فن)

آرِش : برای مکسور، بمعنیٰ معنی۔ (آ، د، فش، ق)

آرَنج : بمعنیٰ مرفق است کہ آرنج و در ہندی کہنی نامند۔ (ق، فن)

آرَنگ : بمعنیٰ ہرگز و زنہار آمدہ۔ (فش)

آروغ : آچل، چھیشا، ڈکار۔ (پ، فن)

آز : حرص۔ (د، فغ)

آزُردن : مصدریست مشہور ہم بمعنیٰ لازمی و ہم بمعنیٰ متعدی وآزارد مضارع، وآزارم از کیسف مضارع صیغہ متکلم آزار امر۔ (غ، فش، ق)

آزُردہ شدن از ناز : پشت چشم نازک کردن۔

آزمودن : آزمانا۔ (فق)

آزُورہ : بر وزن ناسور، حریص (د، فط، فغ)

آزَخ : عربی ثوٹول و ہندی مستا۔ (پ، فن)

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "آزار امر، امر بمعنیٰ اسم جامد آتا ہے، اور اسم جامد کردن کے ساتھ پیوند پاتا ہے۔" (خ)

www.urduchannel.in

آژدن : بزای مشدّدہ ساکن بروزنِ یافتن و بافتن - و این را چہار معنی است : بخیہ زدن، و حجامت یعنی شگافتن تن با ستره، و مجدّد ساختن آسیا سنگ، و کشیدنِ آتو بر جامہ .... آری آژدو نی ہست کہ آنرا در ہندی گودنا گویند یکاف عجمی مضموم و واوِ معروف و دالِ مختلط التلفظ بہای ہوز - و آن خستن تن است بہ نخم سوزن و آگندن نیل در آن رخنہ ہا، چنانکہ در ہند زنانِ روستا بیشتر بر سینہ و گردن و ساعد و بازو این صنعت بکار برند و انواعِ نقوش انگیزند .... و درین مصدر و مشتقات بجای زای فارسی جیم عربی نیز نویسند (فش، ق)

آژدہ : جامۂ آژدار و بخیہ کار را گویند، یعنی مفعولِ آژدن - (فش، ن)

آژند : بالفِ ممدودہ و زای فارسی مفتوح کہ در ہندی گارہ خوانند - (پ، د، تن)

آژنگ : شکنی کہ بروی افتد، و بہندی جھرّی گویند (پ، ن، فش)

آژہ : چونا - (د)

آژیدہ : آلۂ خستن سنگ و کشیدنِ آتو، مشتق از آژدن است (فش، ق)

www.urduchannel.in

آس : آسیا، چکّی۔ (قن)

آسا : صیغۂ امر است از آسودن۔ و آسا بالفِ ممدوده، لغتی جامد غیر متصرف نیز ہست بمعنیٔ مثل و مانند و بمعنیٔ باشاب و دہان دره که آن را در عربی فاژه و در ہندی جمائی گویند و بمعنیٔ تمکین و وقار نیز آید۔ (پ، فن، ق)

آستان برجا ستن : کنایہ از ویرانیٔ خانہ است، چنانکہ خاقانی فرماید : بام شکست و آستان برخاست۔ (پ، فن، ق)

آستر : بالفِ ممدوده، مقابلِ ابره، چنانکہ سعدی فرماید :

۱۔ لغتِ فرس : ۱۹۰ میں بمعنی "آسیا کردن" نقل ہیں اور بمعنیٔ "آرد نرم باشد" زیرِ متن حاشیے میں لکھا ہے۔ استشہاد میں کسائی کا یہ شعر: "آسمان آسیای گردان است ٭ آس مان، آسمان کند ہر آن"، اور لبیبی کا یہ شعر : "دوستا، جاہی بین و مرد شناس ٭ شد نخواہم بآسیای تو آس"، اور عسجدی کا یہ شعر : "تا دلِ من آس شد در آسیای عشق تو ٭ ہست پنداری، غبار آسیا بر سر مرا" پیش کیے ہیں۔ میری دانست میں ان تینوں میں "آرد نرم" کا مفہوم زیادہ واضح ہے۔ اس بنا پر صحیح لغتِ فرس کا دوسرے نسخے کو حاشیے میں جگہ دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

۲۔ درفشِ کاویانی میں مرزا صاحب نے دوسری جگہ لکھا ہے : "دہان دره و آسا ہمان فاژه است کہ ہندی جمائی و در عربی تثا وب و مطی خوانند"۔ فاژه کی تحقیق حرف فا میں ملاحظہ ہو

www.urduchannel.in

قبا داشتی ہر دو رو آستر۔ (فش، ق)

آستین افشاندن: عبارت از ترک و تجرید۔ (پ)

آسمان: چرخ، فلک، چنبر و از گونہ گردوں۔

آسمان بابر و پوشیدن: کنایہ از انکارِ وجودِ بدیہی۔ (پ)

آسمان سوراخ شدن: کنایہ از تواترِ نزولِ بلا۔ (پ)

آسمان غریو: رعد۔ (د)

آسمانہ: سقف، چھت (د، فن)

آسودن: آسود، آسودہ، آساید، آسایندہ، آسای (پ)

آسیا: آس، چکی۔ (فن)

آسیم: در اصل آسام است قلب آماس۔ لاجرم مردم دماغ را سرآسام گویند و سرسام مخففِ آنست۔ آسیم را ہمان آسام توان دانست۔ و آسیمہ سر و سراسیمہ را مرکب از آسیم و سر توان گفت بلکہ در کلام قدما تنہا آسیمہ بجای سراسیمہ نیز آمدہ۔ و بجای میم کلمہ واو و بجای ہای ہوز نون آوردہ آسیون نیز نوشتہ اند۔ (فش، ق)

آشامیدن: آشامید، آشامیدہ، آشامد، آشامندہ، آشام (پ)

آشفتن: آشفت، آشفتہ، آشوبد، آشوبندہ، آشوب۔ (پ)

آفریدن : آفرید، آفریده، آفریند، آفریننده، آفرین۔ (پ)

آفرین : لغتی است جامد غیر متصرف، بمعنی تحسین و مرحبا۔ اما آفرین لغتی دیگر است از مشتقاتِ مصدر آفریدن بمعنی امر (فش، ق)

آکنده گوش : بکافِ عربی، کسی را می توان گفت که گوشش را به زور کنده از بنا گوش جدا کرده باشد۔ (فش، ق)

آگندن : بکافِ فارسی، مصدریست صحیح۔ و آگنده مفعولِ آن۔ و آگند مضارع[1]، و آگنه بمعنی حشوِ قبا و حشوِ نهالی۔ صیغهٔ امر است هم ازین مصدر۔ بهای مختفی پیوسته، چون استره و آژیه (پ، فش، ق)

آگنده گوش : بکافِ فارسی بمعنی کر که عربی آن اصم است، آنست که بالان در مسامعِ وی راه یافته باشد۔ (فش، ق)

آگنه : بمعنی حشوِ قبا و حشوِ نهالی۔ (فش، ق)

آلش : بر وزنِ مالش بمعنی عوض چنانکه گویند "فلانی رخت آلش کرد"۔ (پ)

آل تمغا : مرکب است از آل و تمغا۔ آل، مطلق رنگِ سرخ،

۱۔ اس پر میرزا صاحب نے یہ لکھا ہے کہ "این را مضارع بنا شد"

www.urduchannel.in

و تمغا بدو معنی مشہور ست: نخست باجی کہ در راہ ہا از رہگذران گیرند، دوم مُہر۔ و در آلتمغا معنی دوم منظور ست۔ در دفتر تاجداران تیموریہ پیداست کہ بہ تاجداران دیگر می نوشتند، و بر اسنادِ جاگیر کہ بمردم می بخشیدند، مہر بشنگرف میزدند، و آنرا آلتمغا می گفتند، یعنی مہرِ سرخ۔ تنہا مہر را تمغا گویند، نہ آلتمغا۔ (قن، ق)

آلودن: آغشتن۔ مصدر ست۔ آلود، آلودہ، و آلاید مضارع، آلاینده و آلای امر، و میالای نہی۔ و مخفف میالای، مالای (ہا، قن، ق)

آلہ: افزار۔ جمع آلات۔

آمادہ: لغتی دیگر ست یا بہ غیر متصرف و بمعنی با مہیا متحد یا بدل آمودہ است۔ ما خود آن را لغتی دیگر گمان می کنیم۔ و اگر ہمان مبدل منہ آمودہ است، یعنی مہیا، مجاز خواہد بود (قن، ق)

آمادۂ گریز شدن: دامن بدندان گرفتن۔

آمدن: آنا۔ آمد، آمدہ، آید، آیندہ، آی۔ (پ، قن)

آموختن: ہم لازمی و ہم متعدی است۔ آموخت۔ آموختہ، آموزد، آموزندہ، آموز، (پ)

www.urduchannel.in

آمودن: مصدر ہست ترجمۂ اندراج عموماً و بمعنیٔ گہر در رشتہ کشیدن خصوصاً۔ آمود ماضی و آمودہ مفعول و آماید مضارع و آمایندہ فاعل و آمای امر۔ (پ، فش، ق)

آمیغ[۱]: حقیقت (د، قغ)

آمیغی: بفتحۂ الف و کسر میم و یای معروف، بمعنی حقیقی۔ (آ، پ)

آہنت: بمعنیٔ تہی و زہی۔ (پ)

آواز: فارسی، عربی صدا۔ (فش، ن)

آوازِ اسپ: صہیل، شیہہ۔

آوازِ خوش: دستان۔

آوازِ ہولناک: صیحہ۔

آورخ[۲]: بمعنیٔ افسوس۔ (پ)

آوردن: لانا۔ (فن) آورد، آوردہ، آرد، آرندہ، آر۔ نہفتہ مباد کہ مضارع را دبحثی کہ متعلق با اوست، باضافۂ

۱۔ دری کشا: ۶، تحتانی مجہول و غینِ معجمہ، حقیقت مقابلِ مجاز، و آمیغی بیای نسبت در آخر، حقیقی مقابلِ مجازی۔

۲۔ دری کشا: ۶، بفتحۂ واو و سکونِ غاء معجمہ، آہ و افسوس۔

www.urduchannel.in

واو نیز آید، آورد بحرکتِ را، آورندہ، آورہ۔ (پ)

آوند: ترجمۂ ظرف است مطلق برتن۔ (د، فش، نغ، ق)

آونگ: بمعنی ریسمان خوشۂ انگور۔ و ریسمان کہ بسقف آویزند وچھینکا در ہندی خوانند۔ (پ، فش، ق، قن)

آونگان: یعنی سرنگون۔ (م)

آویزہ: پیرایہ ایست کہ در نرمۂ گوش سوراخ کنند و آن پیرایہ را دران اندازند تا آویزان باشد۔ اما آویزہ خصوصیت بگوش ندارد، در کلاہ و تاج و تخت وچتر نیز استعمال یابد۔ (فش، ق)

آہن: حدید، لوہا۔ (قن)

آہن سرد کوفتن: اشارہ بتقدیم کاری ناسودمند۔ (پ)

آہو: عیب، ہرن۔ (د، قن)

آہیختن: آختن، بیرون کشیدن، آہیخت، آہیختہ۔ (پ)

آئینہ: آرسی۔ (قن)

آئینہ دار: آنرا گویند کہ آینہ وشانہ در تحویل وی باشد، وچون خواجہ دست و رو شوید، شانہ و آینہ پیش نہد، تا خواجہ روی را بنگرد و موی را شانہ زند۔ (فش، ق)

۱۔ لغت فرس: ۱۰۲، میں کوزۂ آب اور بہان دو معنی لکھے ہیں۔

www.urduchannel.in

ا

ا: در ابتدای کلمه افادۂ معنیٔ نفی کند چنانکہ "جنبان" بمعنیٔ متحرک و "اجنبان" بمعنیٔ ساکن۔ و این الف در حرکت پیروِ حرفِ ما بعدِ خود نباشد و پیوستہ مفتوح بود۔ و بعدِ صیغۂ امر تنہا الف افادۂ معنیٔ فاعلیت کند، مانندِ گویا و بینا و دانا۔ الفی کہ در وسطِ صیغۂ مضارع آرند، دعائیہ است، و الفی کہ در آخرِ صیغۂ مضارع آرند، زائد۔ (فش، ق)

اَبَد: انجامِ جاوید پیوند۔

اَبْدَان: در عربی جمعِ بدن است۔ (فش، ق)

اَبَر: بدلی۔ (قن)

اَبَر: بفتحتین، ترجمۂ "علی" و مزید علیہ "بر" مشہور است۔ (فش، ق)

www.urduchannel.in

اِبرام در طلبِ چیزی: مکاس۔ ومکیس، امالۂ آن۔
آبکار: مخففِ آبکار۔
آپگندن: افگندن۔
اَثاثُ البَیت: کاچار، کاچال، متاعِ خانہ، اسبابِ خانہ۔
اَثیر: بثای مثلثہ ورای بی نقطہ بروزنِ اسیر، در عربی اسمِ کرۂ نار است۔ (فش، ق)
اُجاغ: دیگدان، چولھا۔ (قن)
اَجداد: نیاگان۔
اُجنُبان: مرادفِ ناجنندہ، بمعنیٔ ساکن۔ (نش، ق)
اِحتیاج: نیاز۔
اَحمق: نادان، اوت۔ (قن)
اختر: تارہ۔ (قن)
اخترِ روز: آفتاب۔ (نش، ق)
اِختلاط: لابہ، لاغ۔
اخگر: انگارہ۔ (قن)
اَخلگندو: جھنجھنا۔ (قن؛ دہلی اردو اخبار، شمارہ ۱۴ ج ۵ بابت اپریل ۱۸۵۳ء)

www.urduchannel.in

اَخْواستی : ترجمۂ غیرارادی ۔ (عش، ق)

ادب آموز : یعنی استاد ۔ (آ)

ارادی : خواستی ۔

اَژَنْگ : بمعنیٔ مرقّعِ تصویرست مطلق[۱]۔ مگر چون آن را بسوی مانی مضاف گردانند، ارژنگِ مانی و ارتنگِ مانوی خوانند بکسرۂ کافِ فارسی ۔ (پ، ق، م)

اَرْج : بمعنیٔ قدر و قیمت آید ۔ و بہا مرادفِ آنست ۔ و ارزش نیز ہم چنین ۔ (پ، فش، ق)

اَرْجمند : بمعنیٔ صاحبِ رتبہ، چہ "مند" افادہ بمعنیٔ صاحبی می کند ۔ (فش، ق)

اُردی بہشت : مدتِ ماندنِ آفتاب در ثور ۔ (د)

اَرْز : صیغۂ امراست از ارزیدن، و مثلِ سوز و ساز افادۂ معنیٔ مصدری می کند ۔ و چون ما بعدِ آن شینِ نقطہ دار آرند، معنیٔ حاصلِ مصدری دہد، چون سوزش و سازش و "ارج" بدلِ ارزاست ۔ (فش، ق)

---

[۱] لغت فرس : ۱۶۱، میں لکھا ہے کہ مانی کے مرقّع تصاویر کا نام ہے اور دری میں یہی ایک لفظ ہے جس میں حرفِ ثا دیکھا گیا ہے ۔ یعنی صاحبِ لغتِ فرس کے نزدیک یہ لفظ ارژنگ کی جگہ اژثنگ ہے ۔

www.urduchannel.in

آژْفالش : بروزنِ ہروالش، خیرات و ایثار، خیر خیرات۔
(تیغ، د، قش، ق)

آژْفالی : محتاج و خیرات خوار۔ (تیغ)

آژْدَن : قسمتی از غلہ۔ (د)

آژدیدن : ارزیدہ، ارزیدہ، ارزد، ارزندہ، ارز۔ (پ)

آژریز : رانگ۔ (فن)

آژْژنگ : بزای فارسی، اسم است و سہ مسمی دارد کہ ہر سہ
در ازمنۂ مختلفہ مسمّیٰ بیک دیگر بودہ اند۔ نخست دیوی کہ
رستم آن را کشت۔ دوم گردی کہ طوس آن را کشت۔
سوم دیگر نقاشی کہ ہمچون مانی و بہزاد، درین فن صاحب
دستگاہ و نام آور بود، چنانکہ مولانا نظامی گنجوی، علیہ الرحمۃ
در شیرین و خسرو از زبان شیرین فرماید:

بتصویر و نقش مانی و ارژنگ   طراز سحر می بستند بر سنگ

(پ، قش، ق)

آژغش : کرز، زمین۔ (فن)

آژغند : خورہ، اسم کرمی است۔

آژغنون : بفتحِ مفتوح۔ اور مخفف اس کا "ارغن" اور مبدلہ

www.urduchannel.in

"ارگن" ہے۔ (آ، خ)

اَرْک: بالفِ مفتوح بر وزنِ ذرک، قلعۂ کہ درمیانِ حصار باشد۔ قلعۂ کوچکی کہ درمیانِ قلعہ باشد، قلعۂ درونِ حصار۔ (پ، د، قغ)

اَرْمغان: بمعنیٔ سوغات (پ)

اَرِنی: "رے" کی سکون و حرکت کے باب میں قولِ فیصل یہی ہے۔ ... اگر تقطیعِ شعر مساعدت کرجائے اور "ارنی" بروزنِ جمنی گنجایش پائے، تو نعم الاتفاق۔ ورنہ قاعدۂ تصرفِ مفتفنی جواز ہے۔ (عس)

اَرْوَنْد: بفتحِ الف، و "اَلوند" بلام نیز، نامِ کوہی است[1]۔ و نامِ دریائی نیز۔ و بضمۂ الف خلاصہ و زبدہ و لبسیط را گویند کہ مقابلِ مرکب است۔

دساتیرِ پنجم مترجمِ دساتیر، "اروند" را بمعنیٔ چیزی آوردہ است کہ ہیچ چیز از خارج داخلِ آن نتواند شد[2]۔ آموزگارِ ہرمزد نم عبدالصمد، گاہ گاہ در مکاتباتِ خود "اروند بندہ" نوشتی

۱۔ لغتِ فرس: ۷۰، بمعنیٔ رود دجلہ، و ۱۰۰، بمعنیٔ تجربہ۔ دری کشا ۸۰، بضمِ الف۔

۲۔ "ترجمہ ہندی زبان میں "ٹھوس" کا لفظ ہوتا ہے۔ عربی میں ان معنوں کا لفظ "صمد" ہے۔" تیغِ تیز۔

www.urduchannel.in

چون پژوہش رفت، فرمود کہ "ارونبدہ" مضاف و مضاف الیہ مقلوب است، یعنی بندۂ اروند، بندۂ، ترجمۂ عبد و ارونڈ ترجمۂ صمد، و نیز می فرمودند کہ چون طبائع لطیف استعارہ را دوست دارند، ارونڈ را کہ اسم کوہی است، بمعنئ تمکین و وقار و شان و شوکت نیز آرند۔ (فش، ق)

ازپرِ کار افتادن: بمعنئ رفتنِ انتظام و باطل شدنِ ترکیب (پ)

اَژْوَر: بمعنئ لائق۔ (بر)

اُژْلاد: بضمۂ الف، ہرگز۔ (د، تیغ)

اَژْدَم: اژدہا۔ (د)

اژدرشِکَر: بشینِ مکسور و کافِ مفتوح، شکار کنندۂ اژدہا (د، قط، تیغ)

اُشْبوع: ہفتہ، آٹھوارہ۔

اسپ: گھوڑا۔ (ق)

اسپ سواری: ہیون۔

اِسْپَہْبُد و سِپَہْبُد: بحذفِ الف، سردارِ سپاہ راگو بندہ و مجازاً

www.urduchannel.in

نفسِ ناطقہ را نیز نامند[1]۔ (پ)

اِسْپِید: سپید[2]۔ (تیغ)

اُسْتُخوان: ہڈی۔ (قن)

اُشْتُر: حاشا کہ نامِ دابۂ مشہورہ "اشتر" بفتحتین باشد۔ آن اُشتُر است بہر دو ضمہ بر وزنِ "پُر دُر"۔ "شُتُر" مخففِ آن دستور مزید علیہ، چنانکہ سعدی راست:

آن شنیدستی کہ وقتی تاجری | در بیابانی بیفتاد از ستور
گفت "چشمِ تنگِ دنیادار را | یا قناعت پر کند، یا خاکِ گور"

(نش، ق)

۱- میرزا صاحب نے اس لفظ کو ہر جگہ "اسپہبد" بضمِ با، لکھا ہے۔ دری کشا: ۹، اس کی حمایت کرتی ہے۔ لیکن جیسا کہ فرہنگِ انجمن آرای ناصری میں تصریح کی ہے، "بد" بفتح با کے معنی دارندہ اور صاحب ہیں۔ اور سپہبد وغیرہ کے آخر میں یہی لفظ واقع ہے، اسی لیے بفتحِ با پڑھنا چاہیے۔ فردوسی کہتا ہے: چو بر داشت پردہ ز در ہیربد، سیاوش همی بود ترسان ز بد۔ لغت فرس: ۱۰۸۔

۲- میرزا صاحب فرماتے ہیں: "اصل اس کی یہ ہے کہ سپید و شکم دو لغت جامد ہیں۔ ان پر الفِ وصل لاتے ہیں، چاہو کہو، یعنی اشکم و اسپید کو لغتِ اصلی اور شکم و سپید کو مخفف کہو"۔ (تیغ)

www.urduchannel.in

اُشتُرون : بہمزۂ مضمومہ و تای فوقانی مضموم ، زنِ عقیمہ یا نجھ (فش ، ق ، قن)

اُسْتُرہ : آلۂ حجامت ۔ (فش ، ق)

اِشْتِقذار : پوزش ، پزش

اِستغاثہ : دادخواہی ، جامۂ کاغذی پوشیدن ، مشعل بکف گرفتن ۔

استفادہ : درپیش زانو نشستن ۔

استقبال : پذیرہ ۔

اَشتہ : بردزنِ دستہ ، بمعنیٔ تخم پرخی ازمیوہ ۔ وآں خود معدل منہ خستہ ، است ۔ وآن راچنانکہ استہ گویند ، ہستہ نیز خوانند ۔ (فش ، ق)

استہزا : فسوس ، کلاغ گرفتن ۔

اِسفندارمز و اسفندارمذ : ہم نامِ ماہست ، وہم نامِ روزے وہم نامِ سروش ۔ (فش ، ق)

اُسلوب : سان ، طرز ۔

اسم : نام (قن)

اُشتُر : اونٹ ۔ (قن)

اُشتلم : بضمۂ الف وضمۂ تا وضمۂ لام ، شدت ۔ (د ، تغ)

www.urduchannel.in

اِشتیاق : شاد خواست ، خواہش ۔

اُشغُر : بوزنِ اُشتُر ، اسم جانوری است خار دار کہ بہندی "سیہ" گویند ۔ (پ ، قن)

اِشکم : شکم ۔ (تیغ)

اَشکوک : بوزنِ اَجمُود ، عبارت از درجۂ عمارت ۔ (پ)

اِشگرف : شِگرف ، نادر ، عجیب ۔

اِصطِکاک : بمعنی آوازِ گشودنِ در (آ)

اَصَمّ : آگندہ گوش ۔

اِطاعت : سر نہادن ، گردن نہادن ۔

اِعتراض کردن بر کلام : انگشت بحرف نہادن ۔

اِعتراف : خط دادن ، اقرار ۔

اِعتکاف : گوشے میں بیٹھنا ۔ (قن)

اَعَمّ : بنفشہ بلفظِ عربی ۔ (آ ، خ)

اُفتَد : واقع شود ۔ (آ ، خ)

اَفَدسَتائی[۱] : یعنی نیایش ۔ (م)

---

۱ ۔ لغت فرس : ۵ ، میں "افدستا" کو بسکونِ فا و دال و کسرِ سین لکھ کر بتایا ہے کہ یہ پہلوی لفظ ہے جو "افد" بمعنی شگفت اور "ستا" ، بمعنی "ستایش" سے مرکب ہے ۔

www.urduchannel.in

افراختن: افراخت، افراختہ۔ بجای خا، شین نیز آید، یعنی افراشتن افراشت، افراشتہ۔ بحثِ مضارع در ہر دو صورت افرازد، افرازندہ، افراز، سراسر بحث بحذفِ الف نیز مسموع است۔ (پ)

افراز: بتقدیم رای بی نقطہ، صیغۂ امر است از افراشتن۔ (فش، ق)

اِفراطِ زحمت و رنج: در آب و آتش بودن۔

افروختن: افروخت، افروختہ، افروزد، افروزندہ، افروز۔ بحثِ مضارع بحذفِ الف نیز آید۔ لیکن در بحثِ مصدر حذفِ الف نتوان کرد، چہ اندران صورت افروختن و افروخت، فروختن و فروخت می گردد، و آن بحثی است جداگانہ بمعنیٔ جداگانہ۔ (پ)

افروختنِ چراغ: بر کردنِ چراغ۔

افزا: صیغۂ امر است از فزودن۔ (فش، ق)

افزار: بتقدیم زای نقطہ دار، و در عرفِ ہند اوزار گویند، بمعنیٔ آلہ کہ جمع آن آلات است۔ (د، فش، ق)

افزودن: افزود، افزودہ، افزاید، افزای۔ سراسر بحث بحذفِ الف نیز جائز۔ (پ)

www.urduchannel.in

اَفسار: بمعنی پوزی۔ (آ، بہ، خ، د، س، ق، م)

اَفسَر: تاج۔ (آ، خ، د)

اَفسُردن: افسرد، افسردہ، نژند، افسرَدِہ، بحرکتِ راء فاعل و امر مسموع نیست۔ و این بحث بحذفِ الف نیز می آید۔ (پ)

افسوس: بالفِ مفتوح و واوِ مجہول، در فارسی بمعنیٔ حسرت و حیف و مرادفِ دریغ است۔ (فش، ق)

اَفشار: نامِ قومی است از مغولِ ایرانیہ۔ چہرہ مثلہا۔ (فش، ق)

اَفشُردن و فِشُردن: بیش از سہ معنی ندارد۔ یکی از جامۂ نمناک یا از میوۂ تازہ آب گرفتن، ہندیٔ آن نچوڑنا۔ دوم بزور در آغوش گرفتن یا بہ شکنجہ کشیدن، ہندیٔ آن بھینچنا۔ سہ دیگر چون با قدم یا با پای استعمال کنند، معنیٔ استوار کردن دہد، ہندیٔ آن گاڑھنا۔ افشرد، افشردہ، افشرِدِہ بحرکتِ را مضارع و نیز باضافۂ الف، یعنی افشارد۔ وفاعل و امر ازین مضارع استخراج نماینَد، افشارندہ، افشار سراسر این بحث بحذفِ الف نیز آید۔ (پ، فش، ق)

اِفطار: روزہ کھولنا۔

اُفُقِ شرقی: کنایۂ خاوری۔

www.urduchannel.in

افکندن: بفتحۂ ہمزہ و فتحۂ کافِ عربی، مصدری است پارسی و آن را [۱] اپکندن، نیز نویسند و مبدلِ آن [۲] اوکندن است بلکہ [۳] اوژندن، نیز، چنانکہ شیر افکن، را [۴] شیر اوژن، نویسند در صورت اول مضارع [۵] افکند، خواہ آمد و باز او کند و اپکند و اوژند ہر چہار بحرکتِ اول و ثالث۔ افکند، افکندہ، افکاند بحرکتِ نون، افکانندہ، افکن، سراسر بحذفِ الف نیز مسموع۔ (پ، فش، ق)

اقامت: آبخورد۔

اقرار: خط دادن، اعتراف کردن۔

اکدِش: بالف و دالِ مکسور، دو تخمہ، خواہی انسان و خواہی اسپ کہ آن را مُخنَّس گویند، آن کہ پدرش از قومِ دیگر باشد و مادرش از قومِ دیگر۔ (پ، فق، ق)

اُلاغ: خر، گدھا۔ (فن)

انجال: ہمیدن۔

اَنفُختن: بفتحۂ الف و ضمۂ فا [۱]، بوزنِ افشردن، مرادفِ اندختن

۱۔ لغتِ فرس: ۳۷، میں بفتحِ فا کہہ کر رودکی کا جو شعر مثال میں پیش کیا ہے اُس میں بختن اور لختن قافیے ہیں، نیز لفظِ الفغدہ بمعنی اندوختہ کو بھی بفتحِ فا ہی لکھا ہے:

۲۳۳۔ در اصل یہ بھی الفختن ہی کا ایک لہجہ ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسدی کے نزدیک ضمۂ فا کی جگہ فتحہ تھا۔

www.urduchannel.in

جمع کرنا۔ الفختن، الفختہ یعنی اندوختہ، الفخد بفای مفتوح، الفخم بمعنی اندوزم، الفخندہ، الفخ۔ معلوم باد کہ از الفخد کہ مضارع است، الفخیدن پدید می آید (پ، د، فغ، قش، ق، م)

الفِ صیقل: عبارت از آن خطِ مستطیل است کہ ہنگامِ زدودنِ آیینۂ فولادی بر سطحِ آیینہ پدید آید۔ (م)

اَلَنگ: بفتحۂ ہمزہ و فتحۂ لام، اسم دیواری است کہ دورِ دی لشکر کشند۔ و در ہندی قریب بدین معنی۔ (فش، ق)

امام: پیرو دستور، پیشوای دین۔ (قن)

اُمّت: پرسانِ نبی۔

امروز: آج۔ (قن)

اَمشاسپند: بمعنی فرشتۂ رحمت۔ (پ)

امید: آس۔ (قن)

اَمیر: مرادفِ نامیرندہ۔ و در ہندی نامیرندہ را امر بفتحتین گویند۔ (فش، ق)

اَنباشتن: مصدرِ اصلی است، و انبارد مضارع و انبار امر (فش، ق)

ا۔ میرزا صاحب فرماتے ہیں: "فولاد کی جس چیز کو صیقل کرو گے، بے شبہہ پہلے ایک لکیر پڑے گی۔ اس کو الفِ صیقل کہتے ہیں۔" (آ)، خ، ع)

www.urduchannel.in

انباغ: بفتحۂ الف، بمعنیٔ دو زن کہ یک شوہر داشتہ باشند۔ و آن را بہندی سوت و سوکن نامند۔ (پ، قن، م)

انبان: بفتحہ، گون یا بورا۔ (د، قیغ)

انبر[1]: بوزنِ قنبر، افزاری کہ آتش بدان کشند، و آن را دسپنا نامند۔ (پ، قن)

انبساط: لاپہ، لاغ۔

انبوبہ: بوزنِ منصوبہ، لولہ را نامند کہ ہندی آن ٹونٹی است (پ)

انبودن: مصدر است بدال بی نقطہ[2] بروزنِ افزودن، بمعنیٔ بہم آوردن و برہمی ہم نہادن۔ ع: باغبانی بنفشہ می انبود۔

۱۔ لغتِ فرس: ۱۳۸، اور انجمن آرای ناصری میں 'انبر' کو بفتحِ اول و ضم ثالث و سکونِ ثانی لکھا ہے۔ خود میرزا صاحب نے بھی قادرنامہ میں انبر کا مزید علیہ انبورہ درج کیا ہے، جو اس کا ثبوت ہے کہ انبر کی با مضموم ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہاں انبر کو بوزنِ قنبر لکھنے میں سہو ہوا۔

۲۔ میرزا صاحب کو اس لفظ کے بدالِ منقوطہ اور بمعنیٔ آفرینش ہونے سے انکار ہے، حالانکہ لغتِ فرس: ۳۹۲ میں بمعنیٔ آفرینش لکھ کر رودکی کا یہ شعر سند میں پیش کیا ہے:

بود نیست در خاک باشد، یافتی؛ ہمچنان کز خاک بود انبوذنت

www.urduchannel.in

یعنی گلہای بنفشہ می چید: بردی ہم می نہاد۔ (فش، ق)

انبُور: انبر، زنبور، سنسی۔ (فن)

انبہ: آم۔ (قن)

انتظام: آراستگی۔

انتظاری: بمعنیٔ انتظار۔ (ص)

انجامِ جاوید پیوند: ترجمۂ ابد۔ (م)

انجامِ گزارش: فرجام۔

انداختن: ڈالنا۔ (قن)

اندام: بنون لغتِ فارسی است۔ (فش، ق)

اندراج: آمودن۔

اندرز: پند، نصیحت۔ (قن)

اندرزوا: بمعنیٔ سرنگون۔ و "درزوا" نیز مستعمل است۔ (پ)

اندک: کم۔ اور اندکک کا لفظ بھی اس معنی (یعنی سلبِ کلی) میں آتا ہے، بقولِ نظامی:

۔ میرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "انتظاری بمعنیٔ انتظار اساتذہ کے اِن فارسی میں موجود ہے۔"

۔ دری کشا: ۱۰، بیقیعِ اول و سوم۔

www.urduchannel.in

پس و پیش چون آفتابم یکی ست   فرو غم فراوان، فریب اندکی ست

یعنی فریب بالکل نہیں، نہ یہ کہ کچھ ہے۔ (فن، ن)

اندوختن: اندوختن، جمع کرنا۔ اندوخت، اندوختہ، اندوزد، اندوزندہ، اندوز۔ (پ، د، ق، فن)

اندوختی: توختی۔

اندودن: اندود، اندودہ، اندای، اندایندہ، اندای۔ (پ)

آندی: بالفِ مفتوح و دالِ مکسور، مرادفِ ہندی، عددِ مجہول را گویند۔ (د۔م)[1]

اندیشیدن: بیگالیدن۔

انقلاب: چادر گردش، تغیرِ حال۔

انکارِ وجودِ بدیہی: آسمان با پردہ پوشیدن۔

انگارہ: بمعنیٔ نقشِ ناتمام است کہ این راہ گردہ، بلغتِ ڈبیرنگ نیز گویند۔ و حاکا ہندیٔ آنست۔ دیگر ہر آہن و سنگ و چوب راکہ ہیئتِ خاص نداشتہ باشد و ہر ہیکلی کہ خواہند ازان توانند ساخت، انگارہ نامند۔ متاخرین کہ استعارہ شیوۂ ایشانست، مکرر گفتنِ سرگزشت را نیز انگارہ

۱۔ قاطع میں ہے: "اندی بروزنِ چندی عددِ مجہول۔"

www.urduchannel.in

کردن سرگذشت، گفتہ اند و تا تمام گذاشتن گفتہ اند و کردار را انگارہ گذاشتن آن قول و فعل نوشتہ اند۔ (پ، د، فش، ق، م)

انگبین: شہد، عسل۔ (آ، قن)

انگشت بحرف نہادن: بمعنی اعتراض کردن بر کلام۔ (پ)

انگشتری: خاتم[1]۔ (آ)

انگوزہ: ہینگ۔ (قن)

انگیختن: انگیخت، انگیختہ، انگیزد، انگیزندہ۔ انگیز۔ (پ)

آوارہ: اوارجہ کہ مزید علیہ اوست، لفظی ست غیر متصرف بمعنی دفتر حساب۔ (فش، ق)

آوباریدن: ناخائیدہ فرو بردن۔ اوبارہ صیغۂ امر، و در آخر تحتانی (اوباری) مثلہ۔ (مک)

آوذر: بہر دو فتحہ، بمعنی عم، یعنی برادر پدر، چچا۔ (د، م)

آوَرَگ: بالف مفتوح بواو پیوستہ و رای مفتوح بکاف فارسی زدہ، بمعنی ریسمانی کہ آن را بسقف یا شاخ درخت بندند و سیا بران گزارند و بہوا آیند و روند و بہندی جھولا خوانند۔ (پ)

۱۔ میرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ "خاتم بمعنی نگین غلط" (آ)

اُورمزد: و اُورمزد و هرمزد و هرمز، هرچهار لفظ برای هوز اسم مشتریست که کوکب علم است۔ (فق، ق)

اَوْرَنْد: قلب اروندست که بفتحهٔ نخستین و سوم می آید و رای قرشت بلام مبدل می گردد۔ و چنانکه پیش ازین نوشتیم استعارهٔ فر و شوکت و وقار و عظمت نیز دارد۔ (فق، ق)

اَوْرَنگ: بدر آمدن رای قرشت درمیان واو و نون، بمعنی تخت[1]۔ (فق، ق)

اوژندن: افگندن، اوکندن، مبدل من افکندن۔

اوفتادن: اوفتاد، اوفتاده، اوفته، اوفتا، فاعل این نیز مسموع نیست۔ همانا جهش این بوده باشد که اوفتادن فعل اضطراریست نه اختیاری۔ دیگر باید دانست که این بحث بحذف واو نیز آید، یعنی افتادن، بلکه بحذف الف نیز درست است یعنی فتادن۔ (پ)

۱۔ میرزا صاحب فرماتے ہیں: "تخت اور اورنگ سلاطین کے جلوس کے واسطے اور وسادہ و مسند امرا کے جلوس کے واسطے موضوع ہے۔ نظر اس اصل پر سلطان کو زیبا افزای اورنگ بے اضافۂ لفظ سلطنت، اور امیر کو زینت بخش مسند، بے افزایش لفظ امارت لکھو۔" (نامۂ غالب، شامل عود ہندی)

www.urduchannel.in

اوبژہ: ناپاک را گویند۔ (فش، ق)

آی: حرف ندا۔ (رخ)

ایبک: بہمزۂ مفتوح و موحدۂ مفتوح، قومی از اقوام ترک۔ (کم)

ایپتا: بروزن زیبتا، در ہر دو زبان اسم آفتاب۔ (فش، ق)

ایثار: ارزانش۔

ایستادن: و استادن و ستادن، بمعنی قیام آمدہ است۔ و چون مصدر بسہ صورت نشست، ہر آینہ مضارع نیز سہ صورت دارد۔ ایستد، استد و ستد، بسین مکسور و تای مفتوح۔ و حال مشتقات دیگر نیز ہمچنین۔ (پ، فش ق)

ایطا: وہ قافیہ ہے کہ جو دو حرف ایک صورت کے ہوں، جیسے الف فاعل گویا و بینا و شنوا، اور نون دال مضارع جیسے بزنند و بشکنند، اور الف نون حالیہ کا مانند گریان و خندان پس اگر یہ مطلع میں آپڑے تو ایطای جلی ہے اور اگر غزل یا قصیدے میں بطریق تکرار قافیہ ہو، تو ایطای خفی ہے۔ (ن)

اکیشیہ: بالف مکسور و یای مجہول و کاف عربی مضموم بمعنی بزرگ و جاہمند (فش، ق)

ایل: بالف مکسور و یای مجہول در زبان مغل گردہ را گویند، و بمعنی مطیع نیز آمدہ (فش، ق)

ایلچی: وخشور۔

www.urduchannel.in

با: موحدہ علیٰ کے معنی بھی دیتی ہے، پس جو کچھ "بر" سے مراد تھی، وہ بای موحدہ سے حاصل ہو گئی۔ اور اگر بای موحدہ کے معنی معیت کے لیں، تو بھی درست ہے۔ (آ، خ)

باب: در۔

باج: نساو، خراج۔

باختر: بمعنی مغرب۔ (ذوق، م)

باختن: کھیلنا۔ باختن، باختہ، بازد، بازندہ، باز۔ (ہ، قن)

باخرس در جوال شدن: عبارت ہے صحبت سے، خواہی مدافعت کے واسطے ہو، خواہی محبت سے۔ (س)

باخہ: اسم کشف۔ (آنرا سنگ پشت نیز گویند کچھوا) (پ، قن)

باد: باو۔ (قن)

باذافراہ: وبادافرہ، سزای کردار بد۔ (بہ، م)

www.urduchannel.in

باڈِبرین: بحرکت دال، پچھوا ہوا۔ (د، وتیغ)

باڈپِران: درمعنی مرادف بادخوان و بادفروشست، یعنی مردم ستائی و خوشامدگوی۔ فرق درین سہ لفظ جز اینقدر نیست که بادخوان و بادفروش آنرا خوانند که ستایش و خوشامد پیشۂ خویش کند و جز این، ہنری نداشته باشد۔ و آنرا در ہندی بھاٹ گویند۔ و بادپران آنرا نامند که ستایش آیین وی باشد، نه پیشه۔ چنانکه ندیمان امیران را ستایند۔ و تشدید رای مہمله درین لفظ نه ضروریست نه ممنوع، بلکه تخفیف افصح است۔ ظہوری فرماید:

درکوی تو پرواز کنان بلبل و قمری

گل، بادپران، سرد، ہوادار ندارد

(فش، ق)

بادزه: و بادفره اسم چوبی مدورکه ریسمانی دران انداخته بگردانند۔ و ہندی آن پھرکی است۔ (پ، قن)

بادنجان: بینگن۔ (قن)

بار: دخل۔ (د)

بارگاه: خرگاه، حضرت۔ (د، س، فش، ق)

www.urduchannel.in

بارنامہ: رونق۔ (پ، د)
بارو: فصیل۔ (د، م)
بارہ: قلعہ، شہر (د، م، قن)
باز: پھر، کھلا۔ باز باوجود معانی دیگر افادۂ معنئ مدت نیز می کند، چنانکہ از دیر باز و از کودکی باز و از آن باز۔ (آ، فش، ق، قن)
باس: در لسانین مشترکست۔ بزبان دری افادہ بمعنئ بعید و در عرف اہلِ ہند ایما بمعنئ قریب، چنانکہ آب و نان دیشینہ و دوشینہ را باسی خوانند۔ دیگر باس در ہندی بمعنئ سکونت ست و در فارسی باش و باشندہ دیدہ و باش نویسند و گویند۔ و تبدلِ شینِ منقوطہ بسینِ بی نقطہ در ہر دو زبان دستور است۔ (فش، ق)
باستان: بیائی موحدہ، قدیم۔ (د)
باشک: آسا، دہان درہ، فاژہ، جمائی۔
باطل شدنِ ترکیب: از کار افتادن۔
باطل کردن: خط کشیدن، قلم کشیدن، محو کردن۔
بافتن: بافت، بافد، بافندہ، بات۔ بافندہ، جولاہ، جولا، جولاہا، جولاہہ (دیباچہ، فش، ق)
بالا: ہم قامت را گویند و ہم رفیع را و ہم افادۂ معنئ مقدار کند

www.urduchannel.in

در بلندی، چون نیزہ بالا و بیل بالا- (فش، ق)

بالاخوانی: خود را افزون تر از اندازہ ستودن- (پ)

بالان: بموحدہ در فارسی مرادف آستان و دالان بدال مبدل شدہ آن- (فش)

بالش: تکیہ- (خ، قن)

بالکانہ: تابدان[1]- (پ)

بالیدن: بالید، بالیدہ، بالا، بالندہ، بال (پ)

بام: کوٹھا- (قن)

بانگ: آواز- (قن)

بانو: بموحدہ و الف و نون مضموم و واو مجہول، مرادف خاتون- است در فارسی، و بنّو بحذف الف و تشدید نون در ہندی- (فش، ق)

باہو[2]: چوبدستی را گویند کہ شبانان دارند- (فش)

بائیستن: بایست، بایستہ، باید مضارع- این را فاعل و امر

۱- لغات فرس: ۲۴۶ "بالکانہ دری کوچک بود در دیوار کہ از پنہان بیرون نگرند- و بود نیز کہ مشبک باشد۔"

۲- غالب نے اس لفظ کو غلطی سے باہو بالمیم لکھدیا ہے۔

نیا شد۔ (پ)

بپای: صیغۂ امر است از پائیدن با ضافۂ بای زائدہ۔ (فش، ق)

بپکن: مبدل بشکن است کہ آن صیغۂ امر است از شکستن بای موحدہ از زوائد است۔ (فش، ق)

بپوستین افتادن: بمعنی غیبت کردن۔ (پ)

بت پرست: شمن۔

بتیارہ: بہ بای مفتوح، بلا، بد معنی۔ (د، قع)

بحر: دریا۔ (ق)

بچراغ رسیدن: بمعنی توانگر شدن۔ (پ)

بخت: بھاگ۔ (ق)

بختی: شتر مست۔ (م)

بخش: بمعنی حصہ و بہرہ۔ (فش، ق)

بخود فرو رفتن: بمعنی متفکر و متحیر بودن۔ (پ)

بخور: کندر (ق)

بخیہ بر روی کار افتادن: بمعنی ظاہر شدن امری پوشیدہ[1]

بخیہ زدن: آژدن۔

۱۔ لغتِ فرس: ۲۳۵، رشیدی، سراج اور دوسری کتابوں میں بپای فارسی لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

بد : نکوہیدہ، بُرا۔

بدا : لغتہ بد معروفست، والف افادۂ معنیٔ کثرت کند۔ بسیار بد۔ (بر، د، قتیغ، س، م، کشف)

بدخو : دژخیم۔

بدخوئی : خشم، غصہ۔ (قن)

بدر زدن : اگرچہ لغوی معنی اس کے ہیں باہر مارنا، یعنی بدر باہر اور زدن مارنا، لیکن روزمرہ میں اس کا ترجمہ نکل جانا۔ (آ)

بدرمان درمان : درعلاج عاجز۔ (د)

بُدی : مخفف بودی۔ (عس)

بذر : بذال معجمہ بوزن و صورت نذر، درعربی تخم را گویند۔ (فتن، ق)

بر : بر قر بمعنی علی۔ (قن ق)

برابر دو بدن دو کس : با جنسہ دو بدن۔

برادر : بھائی۔ (قن)

برادرِ پدر : اودر، عم، چچا۔

برآمدن : و در آمدن کا استعمال بعض متاخرین نے عام کردیا ہے یعنی در آید سے برآید کے معنی لیے ہیں۔ لیکن در کشیدن اور

www.urduchannel.in

ہے اور کشیدن اور کشیدن کی جگہ درکشیدن، بلکہ برکشیدن کی جگہ درکشیدن نہ چاہیے۔ (آ)

برآورد: تخرجہ۔ (د)

بَرایہ: بیای مفتوح سبب۔ (د، دفغ)

بَرَنشت: بفتحتین، بمعنیٔ قاعدہ، قانون۔ (د، م)

برتافتن: برکاشتن۔

برجِ ثور: گاو۔

برجِ عقرب: کژدم۔

برجیس: زاوش، سعدِ اکبر، مشتری۔

بَرزخ: بمعنیٔ پارہ و لخت اسعا۔ وبرزخی بمعنیٔ لختی و پارہ۔ (فش، ق)

برخود بالیدن: کنایہ از نازکردن و فخر کردن۔ (پ)

بَرخی: بفتحتین بروزن وَرزِی، بمعنیٔ صدقہ و قربان۔ (ہر، پ)

برخیز: اُٹھو (ق)؛ بردار و برد: اُچکا، اُٹھائی گیرا۔ (تیغ)

بُردن، بُرد، بُردہ، بَرندہ بحرکت فتحی مرا، برندہ۔ (پ)

بَرزہ: کہ قافیۂ آرزو و مرز ست در فارسی بمعنیٔ زراعت آمدہ است۔ (فش، ق)

www.urduchannel.in

برزه: بہ زائے ہوز اسم فاعل زراعت است، بمعنی کشاورز، چنانکہ ناصر خسرو علوی فرماید:

چو ورزه به انبار بسپردن رود
یکی نان نگیرد ز بید بخیل

دیگری سرمایه باغ برزگری داشتی یکی تازه باغ - در شعر اول ورزه مبدل منہ برزه است - و انبار مخفف آبکار و آبکار مقلوب کار آب - حاصل آنکہ چون کشاورز بہر آب دادن کشت از ده به دشت میرود، نان با خود میبرد و این از اتفاقات است کہ بذر بذال منقوطہ بوزن و بصورت بذری در عربی تخم را گویند - و ہم از اینجاست کہ دبیران روزگار ہر کجا برزگر دیده اند بذرگر نوشتہ اند - (فش، ق)

بَرزَن: بہ رد و فتحہ، محلّہ - (د)

برسان: بمعنی است آمده - اما بی مضاف الیہ نیایند، یعنی برسان فلان نبی - و آن خود پیدا است کہ بر بمعنی علی و سان بمعنی طرز و اسلوب است - (فش، ق)

برشتم: بوسواک از روی مجاز کہتے ہیں - ورنہ وہ دانتوں نہیں جو داتن ما بخصے کا آلہ ہے - ایک روئیدگی خاص کی نرم نرم

www.urduchannel.in

شامل ہیں کہ ترنم پڑھتے وقت ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ (تیغ)

برشتن: بباء و رای مکسور، برشت۔ این را مضارع نباشد۔ (پ)

بُرِشِ دید: بضمہ بای موحدہ و تشدید رای قرشت مکسور بیش بین زدہ، ترجمۂ قطعِ نظر۔ (د، م)

برشکستن محفل: عبارت از پراگندہ شدن مردم آن مجمع (پ)

برق: آذرگشسب، بجلی۔ (د، قن)

برکاشتن: مرادف برتافتن و گردانیدن و گردانیدن مصحف۔ و تا این کلمہ ثنائی، یعنی بای ابجد و پای فارسی قرشت، در اول نفزایند، معنی گردانیدن ندہد۔ و تا لفظ ’’بر‘‘ در اول نیارند، تنہا ’’برکاشتن‘‘ معنی روگردانیدن زنہار ندہد۔ (قش، ق)

برکت شدن: بفتح با و فتح را و فتح کاف، بمعنی تمام شدن آید۔[1] (پ)

برکردنِ چراغ: بمعنی افروختن چراغ۔ (پ)

بِرکہ: بکسرۂ بای موحدہ و فتحۂ کاف تازی و اخفای ہای ہوز، بمعنی حوض۔ (م)

۱۔ لیکن دقیقؔ میں بحرکت شین، لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

برگ : پتا سازوسامان۔ (ق)

برگ ریزہ : پائیز، خزاں۔

برگِ عافیت : مایۂ آرام۔ (ع)

بُرنا : نوجوان۔ (د، نظ، ق)

بُرنہاد : بمعنیٔ دستور و قانون و قاعدہ۔ (د، م)

بروت : سبلت، مونچھ۔ (ق)

بُرون : بمعنیٔ سوا۔ (د)

بروی ہم نہادن : انبودن۔

بَرہ : حمل، میکھ۔ (د)

برہنہ : ننگا، عریاں۔

بُرید : بروزنِ بعید، بمعنیٔ قاصد۔ (م)

بریدن : کاٹنا، برید، بریدہ، بر وزن بای مضموم، برندہ
این بحث بتشدید را نیز می آید۔ (پ، ن)

بریدم من از فراغ : یعنی قطعِ نظر کردم از فراغ و نومید شدم از فراغ۔ (آ، پ، ق)

بزیبی : علوی۔ بزیبیان : علویان۔ (د)

بزرگ : فربود، مہ۔

www.urduchannel.in

بزرگی : فرتاب، پرتاب

بزور در آغوش کشیدن : افشردن، فشردن، بھینچنا۔

بزور فرو کردن چیزی در چیزی : سپوختن۔

بزہ مند : یعنی مجرم۔ (م)

بَست : بفتح با، صیغۂ ماضی، و اسم طنابی است کہ در اِصطبلِ خسروانِ ایران بندند و ہر گنہگار کہ خود را بوی رساند، از انتقام ایمن باشد![1] (پ)

بِشت : بیس، تومان، ثمن۔ (قن)

بِستر : بچھونا۔ (قن)

بَستن : باندھنا۔ بست، بستہ، بندد، بندندہ، بند۔ فاعلِ این در عبارت بکار رفتی ر ند۔ (پ، قن)

بسر زلف سخن رفتن : یعنی بنازش تکبر حرف زدن۔ (پ)

بسفر رفتن : پا خالی کردن۔

بسیار بد : بدا۔

---

[1] انجمن آرای میں لکھا ہے: "و در این زمان اصطلاح شدہ کہ مردی کہ از بیم باصطبلِ پادشاہ گریزد یا در مرقد امامزادہ پناہ بردہ بنشیند تا بحقیقت امرا او برسند، گویند: بست نشستہ"

www.urduchannel.in

پتہل : لغتی است یا مثالی و لفظی است قدیم بجا ماند یا پشتہ و
گلو بریدہ - (قش ، ق)

پیچ : لغت فارسی ، بمعنی تصرف است - (ہ ، قش ، ق ، م)

بسیط : آروند ، آلوند -

پشانچہ کشیدن : افشردن ، فشردن ، بھینچنا -

بشو : صیغہ امر است از شدن - ترجمہ کن ، بمعنی ، ہوجا - (دقش)

بطئی السّیر : دیرپا ۔

بگریز : بھاگ ، (قش)

بگزار : فروہل -

بگو بشنو : دو صیغہ امر ہیں گفتن و شنیدن کے اور ان پر واو
زائدہ ہے - مضارع گوید و شنود اور امر گو اور شنو - (تیغ)

بلبل : ہزار ، ہزار دستان ، ہزار آوا -

بلند آوازہ گشتن : بمعنی شہرت - (قش ، ق)

بنا بآب رسیدن : لازمی اور بنا بہ آب رسانیدن ، متعدی
باجماع جمہور اہل زبان ہے - یعنی ہم بمعنی استحکام و ہم بمعنی

---

۱ - انجمن آرا : با اول مفتوح و ثانی مکسور و یای مجہول " در لغت فرس :
۲ " بیانی فارسی "

www.urduchannel.in

انہدام۔ درصورتِ استحکام نیو کا گہرا کھودنا مقصود ہے۔
اور درصورتِ انہدام، لطمۂ امواجِ سیلاب مدِّ نظر ہے۔
آب در بنا رسیدن، بمعنیٔ خرابیِ بنیاد قیاس ہے۔ اساتذہ کے
کلام میں میں نے نہیں دیکھا۔ اگر آیا ہو تو درست ہے۔ ہاں،
بآب رسانیدنِ بنا کہ بظاہر "آب در بنا رسیدن" کا متعدی
فیہ ہے، بلغا کے کلام میں نظر آیا ہے۔ لیکن اضداد میں سے
ہے۔ بمعنیٔ ویرانی۔ بنا مستعمل و ہم بمعنیٔ استحکامِ بنا۔ اس کا
لازم ڈھونڈیے، تو رسیدنِ بنا بآب ہے، نہ رسیدنِ آب
در بنا، جیسا کہ نعمت خانِ عالی کہتا ہے:

نیست محکم، گر رسد بنیادِ دنیا تا بہ آب
چون حباب، این خانہ بی بنیاد میدانیم ما

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسیدنِ بنا تا آب موجبِ استحکام
ہے۔ اور شاعر باوجود دلیلِ استحکام بنا کو نا استوار جانتا
ہے۔ صائب کہتا ہے:

چگونہ شمعِ تجلی ز رشک نگدازد؟
رُخِ تو خانۂ آیینہ را بآب رساند

حاجی محمد جان قدسی:

www.urduchannel.in

بگوشِ عطایش رساند این خطاب
کہ بنیادِ کان را رساند بہ آب

یہ دونوں شعر مفیدِ معنیٔ ویرانی ہیں۔ قصہ مختصر، بآب رسیدنِ بنا، خرابیٔ خانہ و بآب رسانیدن، متعدیٔ آن و رسیدنِ آب در بنا، نامسموع۔ (رع، عس)

بنابران: لاجرم۔

بنازونکبر حرف زدن: بسبر زلفِ سخن رفتن۔

بُندار: بمعنیٔ داروغۂ توشک (توشہ) خانہ۔ (ایا، پب، س)

بُندباز: بمعنیٔ رسن باز۔ ودریسمان باز نیز گویند۔ وآن را بہندی نٹ گویند۔ (پ)

بندگی: عبادت۔ (فن)

بُنده: ببای موحدۂ مضموم است۔ بُنده بروزن گُنده، و بند بروزنِ تند، چنانکہ بوند در ہندی باندک تغیراز توافقِ لسانین است۔ (فش، ق)

بنوا آوردن: چنگ ونی وامثال این را نواختن۔

بُوار: ببای مفتوحہ بمعنیٔ مانند۔ (م)

بودن: بود، بوده، بُود بجز کسِ دادہ۔ چون از بن مضارع

www.urduchannel.in

استخراجِ فاعل و امر نخواستند، این مصدر را مضارع دیگر داد ند. و فاعل و امر ازان بدر کشیدند. باشد، باشندہ، باش۔ (پ)

بود اور باشد کہ دونوں صیغے مضارع کے ہیں، بمعنیٔ ہست البتہ آتے ہیں۔ (آ)

بوسہ: چھی، ترجمۂ قُبلہ۔ (قن، م)

بوسیدن: بوسید، بوسیدہ، بوسد، بوسندہ، بوس۔ و آن بدو معنی است۔ و فاعلِ آن بمعنیٔ دوم رسم نیست۔ (پ)

بوشاسپ: و بوشپاس[1] ۔قلبِ ہمدیگر و درمعنی ترجمۂ رویاست و دولغت نیست، یک لغت است کہ بصفتِ قلب در دو صورت پذیرفتہ است، مانند: پلارک و پرالک و کنارہ کران و نیام و میان۔ (قش، ق)

بول کردن: آب تاختن۔

بُوم: بموحدۂ مضموم، در پارسی زمین را گویند، و در ہندی "بھوم" بتغییرِ لہجہ و آمیختنِ موحدہ بہای ہوز۔ (قش، ق)

بومادران: ژاپیز۔

۱۔ انجمن آرا میں با اول مضموم و واو مجہول اور دری کشا میں بواو معروف لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

بہا: قیمت، مول، نرخ۔ (ق)

بہبود: عافیت۔ طلبِ عافیت۔ (د)

بہرام: مریخ۔ (د)

بہرام روز: بسکونِ ہم، سہ شنبہ، منگل۔ (د، ق)

بہرہ: بخش، حصہ۔

بہم آوردن: انبودن۔

بہشت: جنت، روضۂ رضوان، فردوس، مینو۔ (فش، ق)

بی آرام: نعل در آتش، بی چین (ق)

بیابان: جنگل۔ دشت، صحرا۔

بیجاره: بیای مفتوح[2] آن رو شیدگی را گویند کہ ساقش افراختہ نبود، مثل خربزه و خیار و کدو۔ و بہندی آن را بیل گویند بیای مکسور۔ (پ)

بی پیرز: تو دانی کچھ ہاں ہندی ترا دکا تراشا ہوا ہے ۔ ۔ ۔ ۔

۱۔ کلیات نثر فارسی میں دستنبو کے خاتمے پر فرہنگ الفاظ دی گئی ہے۔ معنی اول اس میں مندرج ہیں۔ معنی ثانی دستنبو کے جداگانہ چھپے ہوئے نسخے میں غالب نے اپنے قلم سے حاشیے پر لکھے ہیں۔

۲۔ انجمن آرا "بروزنِ شماره بمعنی درختی کہ ساق آن افراشتہ نبود"

www.urduchannel.in

میرزا جلال علیہ الرحمہ مختار ہیں اور اُن کا کلام مستند ہے، بھلا کیا مجال ہے کہ اُن کے ہاتھ سے ہوئے لفظ کو غلط کہوں۔ لیکن تعجب ہے اور بہت تعجب ہے کہ امیرزادۂ ایران ایسا لفظ لکھے ۔ ۔ ۔ ۔ یہ پھر ایک لفظ ٹکسال باہر ہے۔ (آخ)

بیت الحرام: کعبہ (قن)

بی حرکت و بی حس: فنا کے ، افتادہ۔

بی خبری: سونا۔

بپختن[1]: بپخت، بپخنہ، بپزد، بپزندہ، بپز۔ این معنی گرد را فرا لیا چیزہای خشک است از پارچہ مثل آرد وغیرہ۔ (بپ)

بیخود: مدہوش۔

بیدار بودن: جاگنا۔ (قن)

بیرنگ: خاکا۔ (بپادر)

بیرون کشیدن: آ کھاڑنا۔

بالش: بیای موحدہ، نام قسمی از اقسام زہر۔ (قن، ق)

---

[1] پنج آہنگ کے نسخہ مطبوعہ ۱۸۵۳ء میں پختن کے مشتقات بای فارسی سے لکھا ہے، اور کلیات نثر مطبوعۂ نولکشور ۱۸۶۸ء میں صرف مصدر بای ابجد سے اور بقیہ مشتقات بای فارسی سے لکھے ہیں۔

www.urduchannel.in

بیشہ: گمنام۔

بیضہ: خایہ، خایک۔ ہاگ۔

بیقرار کردن: آبگینہ در جگر شکستن، خار بہ پیرہن ریختن، شرار بہ پیرہن ریختن۔ شیشہ در جگر شکستن، نعل در آتش نہادن۔

بیکار: آنکہ کار نباید۔ (فش، ق)

بیکس: آنکہ ہیچ یار و غمخوار نداشتہ باشد۔ (فش۔ ق)

بیل: پھاوڑا۔ (د، نغ، فن)

بیمارداری: تیمار۔

بیمر: یعنی بیشمار، بیحد۔ (د، م)

بیمراد: آنکہ ہیچ مراد نداشتہ باشد۔ واین کمالِ غناست، غنی۔[1]
(ع، فش، ق)

بینوا: رُت۔ نہیدست۔

بینی: ناک (فن)

بَیُوْ: ببای موحدۂ مفتوح و یای تحتانیٔ مضموم و واوِ معروف، عُروس راگویند۔ و بیوگانی عروسی راخوانند[2]۔ و ہمین پیوست

۱۔ میرزا صاحب فرماتے ہیں: "وہ کہ جس کا صفحۂ ضمیر نقوشِ مدعا سے سادہ ہو" از قسم بے مدعا، و بے غرض و بے مطلب۔ (ع س)

۲۔ لغتِ فرس: ۲۲۸، ۵۲۸، "بیوگ عروس و بیوگانی عروسی"

www.urduchannel.in

کہ در ہندوستان بہای ہونا اشتہار دارد، یعنی بہو۔
چنانکہ بانو کہ لفظِ فارسی الاصل است، در ہند بحذفِ الف
و تشدیدِ نون مشہورست۔ ۔ ۔ این کہ مردم بیو را بیوگ گمان
کردہ و کافِ پارسی راجزءِ کلمہ دانستہ اند، ناشی از فریبی است کہ در
لفظِ بیوگانی خوردہ اند چنانکہ از زندہ زندگانی و از مردہ مردگانی۔
حال آنکہ این قیاس غلط است۔ ہای مختفی خود در آخرِ این
اسم نیست کہ بجافِ فارسی بدل شود۔ کافِ پارسی نیز نیست
لاجرم اہلِ زبان وقتی کہ وضعِ مصدر خواستند، چون بیو، ہای
مختفی در آخر نداشت، دانستند کہ بغیر افزودنِ لفظی کہ با لفظ
پیوندد، الحاق یای مصدری محال است کاف فارسی
افزودند تا بیوگانی صورت گرفت۔ (قتیل، ق)

www.urduchannel.in

پ

پای: در ہندی پانو گویند که با گانو قافیه تواند شد۔ (فش، ق، فن)

پا از پیش رفتن: بمعنی لغزیدن پا و افتادن شخص (بپ)

پا افزار: اسم کفش است، یعنی آلهٔ پا۔ (فش، ق)

پا افشردن: پا استوار کردن، گاڑھنا۔

پاجامه: اسم شلوار است، یعنی جامهٔ پا۔ (فش، ق)

پاچپایه: بجیم تازی، اسم شتراغ است۔ و این که در عرف منشیان را پاخانه گویند، همان تصحیف پاچایه است که شهرت

۱۔ میرزا صاحب نے تیغ تیز میں لکھا ہے کہ "فارسی میں رحل کو پای کہتے ہیں اور بصورت تخفیف، تحتانی کو حذف کر کے پا کہتے ہیں"۔

www.urduchannel.in

پافشا۔ (فش، ق)

پاجفت دویدن: برابر دویدن دوکس۔ (پ)

پاچاک: غوشاک، اُپلا۔

پاچشگاہ: کراع بروزن غُراب، جمع اکارع۔ (تیغ)

پاخالی کردن: بمعنی بسفر رفتن۔ (پ)

پای باف: جولاہہ۔ (پ)

پایچوان: بمعنی ترجمہ۔ (د، فش، ق، م)

پاد: بمعنی بزرگ، پادشاہ یعنی سلطان عظیم، پادشاہ

۱۔ میرزا صاحب تیغ تیز میں لکھتے ہیں: "پاخانہ و پاجایہ دونوں متحد المعنی ہیں۔ وہ پانو کا گھر، یہ پانو کی جگہ۔ قدم جای و قدم خانہ دونوں اُن کے مرادف۔ یعنی ایک اور اسم جاہ ۔۔۔ پاجایہ میں ہای ہوز نسبتی نہیں، ہا ہی زائدہ ہے، جیسے پوس و پوسہ، آتش گیر و آتش گیرہ۔ بلکہ عربی لغات میں بھی جیسے موج و موجہ، یا جیسے سبز کے آگے ہای ہوز بڑھا کر سبزہ ایک اسم قرار دیا ہے۔ اسی طرح پاجای کے آگے ہای ہوز لا کر اسم بنا دیا۔ در اصل نہ پاخانہ پانو کا گھر نہ پانو کی جگہ۔ پای اور پا زبانِ فارسی میں اروان اور اراذل چیز کو کہتے ہیں۔ جیسے کناس کو پاکار۔ چونکہ یہ گھر اور جگہ ذلیل ہے، اس کو پاخانہ اور پاجایہ کہا۔"

www.urduchannel.in

بموحدہ غلط[1]، مخففِ پادیاب، بمعنیٔ شستن۔ پادزہر یعنی شوئیندۂ زہر[2]۔ (تیغ)

پاداش: بمعنیٔ جزای عملِ نیک آید۔ (پ، د، م)

پادیاب: و پادیاو ہر دو لغت بدالِ ابجد، اول بہای موحدہ در آخر و دوم بواو در آخر، در زبانِ فارسیٔ قدیم شست و شو را گویند و بس[3]۔ (نش، ق)

پادیر: بدالِ بی نقطہ، چوبی را گویند کہ در زیرِ سقفِ شکستہ نہند، و آن را در ہندی اڑواڑ گویند۔ (نش، ق)

پارُدُم: دمچی۔ (قن، م)

پارسا: در ہندی سادہ بہای مختلط در آخر۔ (نش، ق)

پارہ: برخ، لخت، لتہ۔

پازاج: بجیم سہ نقطہ زنی را گویند کہ خدمتِ زنانِ باردار کند

۱۔ میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "پاد بڑا پرانا لغت بمعنے بزرگ ہے۔ اور اسی سے مرکب ہے پادشاہ یعنی سلطانِ عظیم۔ بادشاہ بموحدہ غلط ہے۔ چونکہ ہندوستان میں پادگوزکو کہتے ہیں، اس لیے بای فارسی کی جگہ موحدہ لگا دی ہے۔" (تیغ)

۲۔ میرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ازالۂ سمیت کا استعارہ ہے۔

۳۔ میرزا صاحب نے تیغِ تیز میں لکھا ہے کہ "جزنم اور کشتی دھونے کو پادیاب کہتے ہیں۔"

www.urduchannel.in

و بچہ از شکم برون آرد۔ و در عربی آنرا قابلہ گویند، و در ہندی دائی جنائی۔ و آنرا پیش نشین نیز گویند۔ (پ، تیغ، فرہ، ق)

پاساد: بمعنیٔ حفظ و ضبط۔ (پ، د)

پاسپز: بمعنیٔ دلیل و رہنما۔ (پ)

پاشیدن: پاشید، پاشیدہ، پاشنده، پاشندہ، پاش (پ)

پاغند: روئی کی پونی۔ (قن)

پاغوش: بغین مضموم و واو مجہول، بمعنیٔ مغولہ۔ (پ، م)

پاک: دیزہ، پاکیزہ۔

پاکار: خاکروب۔ کنّاس۔ (تیغ، د)

پالا: امر ست از پالودن۔ و اسپ کوتل را گویند۔ (پ)

پالاآہنگ و پالہنگ: مخفف پالاآہنگ است۔ یعنی کشندهٔ اسپ کوتل۔ و این اسم دیسا نیست کہ آنرا بہندی باگ ڈور نامند۔ (پ، م)

پالوان و پالوانہ: در یک فرہنگ ہر دو بنون اسم طائری سیاہ رنگ می نویسد کہ غیر پرستوک است۔ (فش، ق)

پالودن: پالود، پالودہ، پالاید، پالایندہ، پالای۔ این بمعنیٔ گزرا ندن سائلات است از پارچہ مثل آب و شراب۔ (پ)

www.urduchannel.in

پاہنگ: بہای مفتوح، اسم دیگر آن پا افزار، عبارت از کفش پاست۔ (پ)

پاییز: قافیہ کا ریز، اسم خزان ست۔ دمہزان وعقرب و قوس، این سہ ماہ فصلِ خزانست۔ و این را پاییز و برگریز نیز نامند (پ، فق، ق)

پایاب: معروف۔ و بمعنی طاقت و مقدور۔ (پ)

پتیا: بادلِ مفتوح، در پارسیٔ قدیم بمعنیٔ پیام۔ و پاتی در ہندی بمعنیٔ مکتوب۔ (فق، ق)

پختن: پخنتہ، پختہ، پزد، پزندہ، پز۔ (پ)

پخچیدن: بمعنیٔ با زمین ہموار شدنِ چیزیست کہ آنرا بزور بہ زمین زدہ باشند و پخشیدن مبدل منہ آن۔ (فق، ق)

پخسیدن: بہای فارسیٔ مفتوح و سین مہملۂ مکسور بر وزن بخشیدن، بمعنیٔ پژمردن است از گرمیٔ بادِ سموم و تفِ آتش تیز۔ و پخسانیدن و پخسانیدن باضافۂ تحتانی متعدیٔ آن۔ (فق، ق)

پدرزن: بکاف اضافت، سسرے کو کہتے ہیں۔ خسر لغت عربی نہیں۔ ہندی ہے مفرس۔ (رخ)

پدرود: رخصت شد۔ (پ)

پرافشاں: بمعنی بیتاب۔ (ع)

پرچین کاری: خاتم بندی۔ (د)

پراگندہ شدن مردم: برشکستن محفل۔

پرالک: چالاک، (تیغ)

پرخوار: کتہ انبان، شکم بندہ۔

پرداختن: پرداختہ، پرداختہ، پرداز، پردازندہ، پرداخت۔ (پ)

پردہ از روی کار افتادن: بمعنی ظاہر شدن امری پوشیدہ

(پ، قتیل)

پرسش: پوچھنا۔ (ک)

پرستوک: بہای فارسی مفتوح و رای مفتوح و سین زدہ و تای مضموم، ابابیل۔ پرستک بحذف واو نیز اسم ابابیل

است۔ (پ، د)

پرسش: پوچھنا۔ (ک)

پرگرا: ہتھیلی۔ (ق، دہلی اردو اخبار)

پرگالہ: بہای فارسی مفتوح خاصہ آبستانی چھوا دار۔ (پ، د، تیغ)

اردوی کشا: ۱۹ - بردن فرسودہ۔

www.urduchannel.in

پرویزن: غربال، چھلنی (ق ن)

پرّہ: نتھنا۔ (ق ن)

پرہیزگار: خشک دامن، متورع۔

پری افسای و پریخوان: کسی را گویند که علمِ تسخیرِ جنات داشته باشد۔ (قش، ق)

پریدار: آنست که یکی از ارواحِ خبیثه یا دیو یار شده باشد و او معرکه گیری کند و بساطی گسترد و گل بر افشاند و بصدای دف و دہل برقص آید و سر جنباند و در آن حالت از مکنوناتِ ضمیرِ مردم خبر دہد و ظہورِ این حالت از بہرِ وی اختیاری باشد۔ ہرگاہ خواہد، چنین کند، ورنہ دائم ہوشمند باشد و بکارہای دنیا پردازد۔ (قش، ق)

پری زده و پری گرفته: کسی را گویند که ارواحِ خبیثه او را بقہر و تسلط فرو گیرند۔ لاجرم این چنین کس پیوسته رنجور و مجنون و بیخود باشد۔ بلکه بسا مردم درین رنج بمیرند و در عرف این علت را آسیب نامند۔ (قش، ق)

پریدن: پرید، پریده، پرد، پرنده، پر، (پ)

پریشیدن: مصدرِ اصلی حقیقی نیست۔ از بہرِ ضرورت یا برای

لفظِ پریشان را کہ اسم جامد است متصرف ساختہ اند، پریشد
صیغۂ مضارع است از پریشیدن۔ (فش، ق)

پُژُوش: پوزش، عجز، استمداد۔

پژہ و پوزہ دان: چیزی کہ بر آن دُرون و میدہ باشند۔ (فش، ق)

پزیرفتن: پزیرفت، پزیرفتہ، پزیرد، پزیرندہ، پزیرہ نوشتن بذال
نزد نامہ نگار خطا است، گرفتم کہ در پزرفتن و پزیرفتن ذال
عربی بجای زای ہوز منقوط مشہور است۔ (سپ، فش، ق)

۱۔ لغتِ فرس: ۱۳۵۔ دری کشا: ۱۹ میں پراشیدن کے معنی پریشان شدن
و بیجا گشتن لکھے ہیں۔ اور صفحہ ۲ پر پرشیدن کے معنی پریشان کردن اشیاء
و بیجا گشتن بتاتے ہیں۔

۲۔ میرزا صاحب تیغ تیز میں فرماتے ہیں: "خلاصہ میری تحقیق کا یہ ہے کہ پزیرفتن
گزاشتن، گزشتن، گزاردن اور ان کے مجموع مشتقات اور اسمای مشہور
وا ہام مثل آذر و اسفند ارمز وغیرہ سب زای ہوز سے ہیں۔ اور نمدہ
اور کاغذ اور گنبد یہ تین لفظ بھی دال ہیں۔ اور یہ فارسی قدیم کے
موافق ہے۔ گنبد کی دال پر نہ اصلاً نقطہ دیتے نہ اختلاف دیتے
ہیں۔ نمدہ کی دال پر نقطہ دینے والے لغو اور پوچ اور بےخبر ہیں۔ کاغذ
کو نقطہ دینا اور پڑھنا ناچار قبول کرنا پڑا، اور مرگِ انبوہ کو جشن سمجھنا پڑا۔"

www.urduchannel.in

پذیرہ: بہای ہوز، بمعنی استقبال و استقبال کنندہ[1]۔ (د، م)

پزشک: ببای و زای فارسی مکسور، بمعنی طبیب و حکیم۔ پزشکان جمع آن، حکما۔ (پ، د، قغ)

پژمردن از گرمی: پخسیدن۔

پژمردہ: نژند۔

پژوہیدن[2]: پژوہید، پژوہیدہ، پژوہندہ، پژوہ۔ (پ)

پساوند[3]: در نظم ردیف را گویند۔ (د، غش، ق)

پشت: ببای مکسور، عربی سویق، وہندی آن ستّو۔ و آن آردی ست بریان۔ (پ، قن)

پسودن[4]: ببای فارسی، ترجمۂ لمس و مساس است، چھونا

۱۔ لغت فرس: ۴۷۷، پذیرہ بالذال و ہای ہوز در آخر بمعنی استقبال و

دری کشا: ۲۰، پذیرا بفتح اول و الف در آخر بمعنی استقبال کنندہ میری

دانست میں دستنبو، طبع نولکشور کے کاتب نے غلطی سے الف کی جگہ ہای ہوز

لکھ دی ہے۔

۲۔ دری کشا: ۲۰، بکسر اول بمعنی تجسس کردن، عربی تفحص۔

۳۔ دری کشا: ۲۱ بفتح اول۔ لیکن دستنبو صفحہ ۲۵ میں میرزا صاحب نے بمعنی قافیہ لکھا ہے۔

۴۔ دری کشا: بر وزن ستودن۔ صفحہ ۲۱

www.urduchannel.in

و پسودہ مفعولِ آن، چھوا ہوا۔ و ناپسودہ نقیضِ آن، یعنی اچھوتا۔ (د، قغ، فش، ق)

پشتِ چشم نازک کردن: یعنی آزردہ شدن از راہِ ناز۔ (پ)

پُشتہ: کریوہ، تل۔

پُشتہ و پوشتہ: چیزی کہ دُرون برآن دمیدہ باشند۔ (نش، ق)

پُشک[1]: مینگنی۔ (قن)

پشہ: مچھر۔ (قن)

پشیمانی: ندامت۔

پلارک[2]: ہم تیغ و ہم جوہرِ تیغ، تلوار۔ (بہ، پ، د، قغ)

پلہ: بہای فارسیٔ مفتوحہ و لامِ مفتوحہ، ہندیٔ آن پیوسی۔ (پ)

پن: بہای فارسیٔ مفتوح، لیکن۔ (د)

پناہ: بہای فارسیٔ مفتوح و نونِ بالف و میمِ زدہ، مجازاً تعویذ را نامند۔ (فش، ق)

پناہ: ہندی آسرا۔ (آ)

پنبہ: روئی۔ (قن)

ا۔ لغتِ فرس: ۲۹۳، بضمِ بای فارسی۔

۲۔ بروزن تبارک۔ دری کتا: ۲۱۔

www.urduchannel.in

پنبہ دانہ : بنولا۔ (قن) پنجاہ : پچاس۔ (قن)

پند : اندرز، نصیحت۔ (قن)

پونت : ببای پارسیٔ مضموم و واو معروف، در پارسی جگر را گویند و در ہندی پسر را۔۔۔ ہمانا پونت فارسیٔ قدیم است۔ (فش)

پود : بانا۔ (قن)

پودنہ : اسم طائری است مشہور۔ (فش، ق)

پوپینہ : بروزن موئینہ، تزہ را گویند کہ عربیٔ آن نعناع است (فش، ق)

پوزش : پزش، عجز، استغدار۔ (فش، ق)

پوست : کھال۔ (قن)

پوشیدن : ببای فارسیٔ مضموم و واو مجہول، و پشیدن بی واو، مصدری است پارسی الاصل، و مضارع نیز دو صورت دارد: پوزد و پزد۔ ہر آینہ مصدر مضارعی نیز دوگونہ مبتدان ساختند: پوزیدن و پزیدن۔ اما معنیٔ این ہر چہار، دعا خواندن و بر آب و شربت دمیدنست۔ و این چنین دعا را در پارسی "دُردن" گویند بدال مضموم و رای مضموم و واو معروف۔ و چیزی را کہ دُردن بران دمیدہ باشند، پوشتہ و پشتہ و پوزہ و پزہ گویند۔ و پوزش و پزش حاصل

www.urduchannel.in

بالمصدر پوزیدن و پژدن است کہ مجازاً بمعنی عجز و استمداد آید۔ (فش، ق)

پوشتہ و پشتہ: چیزی کہ دُردن بران دمیدہ باشند۔ (فش، ق)

پوشیدن: ہم لازمی و ہم متعدی۔ پوشید، پوشیدہ، پوشندہ، پوش۔ (پ)

پولاد: ہمان مبدل منہ فولاد ست کہ لغتی است در ہر شہر و دہ مشہور (فش، ق)

پولہ: ہا ثانی مجهول، مشعل۔ در ہندی نیز بدین معنی شہرت دارد (فش، ق)

پوییدن: پویید، پوییدہ، پوید، پویندہ، پوی۔ (پ)

پہنا: عرض۔ (د)

پیام: پتیا۔

پیر: سالخوردہ، بوڑھا۔ (فن)

پیراستن: پیراستہ، پیراستند، پیراید، پیرایندہ، پیرا صیغۂ امر استنباط از پیراستن۔ و این مصدر مع مشتقات بفتح بای فارسی است۔ (پ، فش، ق)

پیرامن: گرداگرد۔ (دق)

www.urduchannel.in

پیرخرف: ستر ابہترا۔ (آ، خ)

پیرہ وخشور: امام۔ (فش، ق)

پیشرو: مقدمہ، الاپ۔ (بر، س، ق)

پیش نشین: ہندی آن دالئ جنائی۔ (پ)

پیغارہ: بفتحۂ بای پارسی، بمعنئ طعنہ۔ (پ، د، م)

پیغمبر: وخشور، ایلچی، پیمبر، رہنما۔ (فش، ق، فن)

پیغولہ: بیای فارسئ مفتوح، بمعنی گوشۂ از دشت دصحرا۔ گھاٹی، وبمعنی گوشۂ چشم نیز آید۔ (پ، د، فغ)

پی کورکردن: بکافِ تازی مضموم، مرادفِ پی گم کردن۔ (پ، م)

پیل: ہاتھی۔ (د، فن)

پیمبر: پیغمبر، دخشور، ایلچی، رہنما۔

پیمودن: پیمود، پیمودہ، پیماید، پیمایندہ، پیمای۔ (پ)

پینہ: پوزن تخنہ، پیوندِ جیر بین خصوصًا وہر پیوند عمومًا۔ وبہندی آن تھگلی۔ مرادفِ تگل۔ (پ، فش، کم)

پیوستن: پیوست، پیوستہ، پیوندد۔ فاعلِ این ازین جا کہ تلفظِ این شنا فرتادہ مسموع نیست۔ پیوند امر (زپیا)

www.urduchannel.in

پپوند: در نظم قافیہ را گویند[1]۔ (د، فش، ق)

پپیہ: چمڑی۔ (ق)

۱- لیکن دستنبو ص ۲۰ میں میرزا صاحب نے بمعنی ردیف لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

ت : ضمیر مخاطب تنہا تای قرشت است، ترا یت۔ مثلاً غلامت و تامت، یا دلت و طلعت۔ (ع، فن، ق)

تابدان : بالکانہ۔

تاپیار : ہندی جھرنکا۔ (پ)

تاپہ : توا۔ (فن)

تاثیر : در ایش۔

تاختن : دوڑنا۔ تاخت، تاختہ، تازد، تازندہ، تاز (پ، فن)

تار : تاگا۔ (فن)

تاریخ[1] : ہندی کوہر۔ (م)

تارو : بپای مضموم و واو معروف، ہندی آن پچھڑی۔ (پ)

۱۔ دری گشتا : ۲۲۳، پیدائش یا مرنچ۔

www.urduchannel.in

تارومار: بمعنیٔ ویران۔ (د، م)

تاری[1]: مخففِ تاریک۔ (پ)

تازی: مرادفِ عربی، و تیزی الالہٗ آن۔ و این لفظ بعضے بضرورتِ رعایتِ قافیہ بر زبان و کلکِ سخنوران گزرد۔ در صورتِ الالہ ہمان معنیٔ عربی نژاد دہد۔ (قن، ق)[2]

تازیانہ: کوڑا۔ (قن)

تافتن: چمکنا۔ تافت، تافتہ، تابد، تابندہ، تاب۔ تابیدن مصدرِ مضارعی۔ (پ، قن)

تال: در ہر دو زبان بمعنیٔ آب گیر۔ و تالاب مزید علیہ۔ (قن)

تالار: پاڑ۔ (قن)

تاہو: شراب را گویند کہ آن را در عرفِ ہند "ٹھرّا" نامند۔ (آپ)

تباہ: وشم، تژند۔

تباہ شدنِ کار: آبی شدنِ کار۔

۱۔ لطیفہ فر(۳): ۹۱، دوری کتاب: ۴۳، بر وزنِ کارو بار۔

۲۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی تحریر فرماتے ہیں: "تیزی بمان تازی است و تیزی قدیم تر از تازی ہست۔" (حاشیہ در قن کا وہ ایک ملوکہ خود)

www.urduchannel.in

تبرزد: مصری[1]۔ (آ)

تبیر: بوزنِ فقیر، و تبیرہ بوزنِ تبیرہ، بمعنیٔ طبل و کوس[2]۔ (پ)

تپاس: در پارسی بمعنیٔ ریاضت۔ و در سنسکرت تپسیا بفوقانی
مفتوح و بای فارسیٔ مکسور بسینِ سادۂ مشددِ مکسور پیوستہ
و تحتانی بالفِ زدہ۔ (نش، ق)

تپیدن: تڑپنا۔ تپید، تپیدہ، تپد، تپندہ، تپ۔ امر این بمعنیٔ
حقیقی مسموع نیست۔ و نوشتن بطای حطی خطاست۔ (پ، خ)

تجرید: آستین افشاندن، مشورہ با کلاہ کردن

تحسین: آفرین، آباد۔

تحیر: دست زیر زنخ داشتن، دست ستونِ زنخ داشتن۔

تخت: اورنگ[3]۔

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں کہ "ان معنوں میں کہ یہ مانند قند اور
بتاشوں کے جلد ٹوٹنے والی نہیں۔ جب تک اس کو تبر سے نہ توڑو،
مدعا حاصل نہیں ہوتا۔" (آ)

۲۔ لغت فرس: ۱۲۵، بمعنیٔ دہل و در نسخۂ دیگر طبل و دمسر۔ دری کشا: ۴۲، بمعنی
دہل و کوس۔

۳۔ ملاحظہ ہو حاشیہ بر اورنگ۔

www.urduchannel.in

تذرو: در فارسی طائری را گویند کہ بہتر ہندی آنست[1] ۔ تذرو کہ معرب تدرو است ۔ (فش، ق)

تذو: بدالِ بی نقطہ، وتذو بدالِ نقطہ دار، اسم کرمی است کہ در گرمابہا متکون می شود ۔ و این ہر دو لغت عربیست[2] ۔ (فش، ق)

تر: لفظ فارسی است، ترجمہ طاری ۔ ط تری بتای فوقانی نوشت ہمان لفظ تر است باضافۂ یای مصدری، ترجمۂ رطوبت ۔ (فش، ق)

تراج: بتای مکسور[3] بروزنِ سراج، آہن ۔ (د، فغ)

ترازیدن، ترازید، ترازیدہ، ترازندہ، ترازندہ، تراز ۔ املای این لغای خطی جائز نیست ۔ (پ)

تراویدن: براد، وترابیدن، بیای موحدہ، بدلِ آن (فش، ق)

ترب: متولی ۔ (فن)

۱۔ لغت فرس : ۲۱۲، "مرغی سخت رنگین است"۔

۲۔ انجمن آرای ناصری : "بفتح اول وثانی جانوریست سرخ رنگ و پردار کہ اغلب در حمامہای باشد ۔ وا درا بعربی این درو ان گویند" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تدر اور تذر عربی لفظ نہیں ہیں ۔

۳۔ انجمن آرا اور درہ کشا میں بفتحِ اول بتایا ہے ۔

www.urduchannel.in

ترت و مرت: بفتحهٔ اول و سکونِ ثانی و ثالث، ویران۔ (دانغ)

ترجمه: پای خوان۔ ترجمه نگار: پانجوان نویس۔

ترخان: کسی که از پادشاه درآمد و شد اجازتِ بلا قید داشته باشد۔ (پ)

تردامن: بمعنی فاسق و گنهگار۔ (فش، ق)

ترس: بتای مضموم، اسم پیشہ۔ (پ)

ترسیدن: ہراسیدن، ڈرنا۔ (قن)

ترفند: بقای مفتوح، بروزنِ فرزند، بمعنی سخنهای بی اصل است۔ (قن، ق)

ترکردنِ جامه: جامه تمازی کردن۔

ترک و تجرید: آستین افشاندن، مشوره باکلاه کردن۔

ترکِ دعوی: سهلت سست کردن۔

ترّه: راکه عربی آن نعناع است، پودینه گویند بروزنِ سوینه ساگ۔ (ق فش، قن)

ترّهات: لغتِ فارسی است مرکب از "تره" و "آت" که لفظی است بمعنی مثل و مانند۔ اما ترّه، پودینه و گندنا و امثال اینها را

۱۔ میرزا صاحب کا یہ خیال درست نہیں ہے، اس لیے کہ اس صورت میں ترہات کی [illegible] معنی ہونا [illegible] یہ ہے کہ یہ لفظ فارسی نہیں، عربی، اور ترّہ [illegible] بالضم [illegible] کی جمع ہے جس کے معنی چھوٹی باتیں ہیں۔

گویند کہ بطریق تفنن خورند۔ لاجرم کلمات نشاط انگیز را ترہات
گویند، بمعنیٔ جز انبساط خاطر مدعای دیگر در ضمن آن مضمر
نیست۔ (رشق، قن)

تشہ: نمد زفش، ق)

تشت: لغت فارسی الاصل ہے۔ املا اس کی طوسے غلط ہے (آ)

تصریح: دیباس۔

تعظیم: آدلیش۔

تعیّن: ہرنیز، تقرر۔

تغیر حال: جادہ گردش، انقلاب۔

تفرقہ: جدا شناس، مابہ الامتیاز۔

تقرر: ہرنیز، تعیین۔

تکریم: آدلیش۔

تکلتو: نمد زین را گویند۔ و در عرف اہل ہند خوگیر اسم

تکیہ: لفظ عربی الاصل ہے۔ فارسی و اردو میں مستعمل۔ دونوں
زبانوں میں ہم بمعنیٔ بالش اور ہم بمعنیٔ مکان فقیر آیا ہے۔
ایران میں تکیہ مرزا صائب مشہور ہے۔ (آ)

تکیۂ فقیر: آستان۔ (رشق، ق)

۳۵۷۸

www.urduchannel.in

تگرگ : اولا۔ (د)

تگل : بادلِ مکسور و ثانی مفتوح، مرادف پیند یعنی پیوند۔ و در ہندی تھگلی باوردن ہای ہوز در وسط و تحتانی در آخر۔ (فش)

تل : بفتح تای فرشتہ، کربیہ، پشتہ۔ (پ)

تلمذ : در پیش زانو نشستن۔

تلنگ دائرہ : بتای مکسور و لام مفتوح، تال سری۔ (آ)

تمایل : رفتار کہ از روی ناز و ادا باشد و جنبیدن شاخہای نہال از باد مانند۔ (فش، ق)

تمام شدن : برکت شدن۔

تمر : بفوقانی مکسور و میم مضموم، در ترکی فولاد را گویند، و اسم شاہیست از اولادِ آلتمغا۔ و این کہ تیمور نویسند، طرزِ املا است اعراب با حروف۔ (مک)

تمسخر : کلاغ گرفتن۔

تمغا : بدہ معنی مشہور است، نخست باجی کہ در راہ ہا از رہروان گیرند، محصول، دوم مُہر۔ (د، فش، ن)

تمکین[1] : آہستہ، اردند، ثابت قدمی۔ (پ، فش، ق، ن)

۱۔ فرہنگِ رشیدی میں تکیسرتین لکھا ہے۔

تَمُول: آب در جگر داشتن۔

تَنانی: جسمی، جسمانی۔ (د)

تَنبَل: بالفتح، بمعنی سست و کاہل۔ (بر، س)

تن تن، اور تننا: اصوات ہیں تار کے ہندی و فارسی میں مشترک۔ (آ)

تُندَر: بتای مضموم و دال مفتوح، عربی رعد۔ (پہ، د، م)

تن در دادن: بمعنی رضا مند شدن۔ (پہ)

تن زدن: بمعنی خموشیدن۔ (پ، د، فش، ق)

تندیسہ: بمعنی تصویر۔ (م)

تُنُک شراب و تُنُک بادہ: ہر دو بتای مضموم و نون مفتوح[2]، زود مست شوندہ را گویند۔ (فش، ق)

۱۔ یہ عبارت پنج آہنگ کی ہے۔ مہر نیمروز صفحہ میں "بتای مضموم اسم رعد" اور دستنبو صفحہ ۱۵ میں "بدال مضموم رعد" لکھا ہے۔ فرہنگ رشیدی ۱: ۲۱۵ میں لکھا ہے: "تندر و تندور، بالضم و دال مضموم و ثانی و مفتوح در اول" خان آرزو سراج اللغۃ میں سروری کے حوالے سے دونوں جگہ بفتح دال ہی کو صحیح بتاتے ہیں۔

۲۔ انجمن آرای ناصری میں بروزن "سبک" لکھا ہے اور سبک کو بفتح اول و ضم ثانی بتایا ہے۔

www.urduchannel.in

تنک شکیب: بمعنیٔ کم صبر۔ (م)

تُنگ: باوجود معانیٔ دیگر، اسم ظرفی نیز ہست کہ دران گلاب و شراب و عرق نگاہدارند۔ الاجرم، خم خم، و سبو سبو، و تنگ تنگ بفید معنیٔ کثرت است۔ (ق، ق)

تنیدۂ عنکبوت: نسج، قماشِ عنکبوت۔

توختن: توختت، توختہ، توزد، توزندہ، توز۔ توختی، بمعنیٔ اندوختن۔ (پ، د)

توس: بتای قرشت، در زبانِ انگریزی پارۂ نان را گویند (ق، ق)

توسط: میانجی گری، وساطت۔

توشہ: نوا، ترجمۂ زاد۔ (آ)

توضیح: دیباس، تصریح۔

تومان: لفظ ترکی است۔ و در تحریر لغاتِ ترکی اعراب بالحروف نوشتن رسم افتادہ است۔ واو علامتِ ضمۂ تای فوقانی و الف علامتِ فتحۂ میم۔ ہر آئینہ تومان نویسند و تمن خوانند بتای مضموم و میم مفتوح و تمن در ترکی بیست را گویند (ق، ق)

تونگر شدن: بچراغ رسیدن۔

www.urduchannel.in

تو و یزدان: یعنی، ترا بیزدان سوگند۔ (م)

تہم: بفتحتین بروزنِ بہم، در پارسیِ قدیم اسم فلکِ نہم است کہ آن را بلسانِ شرع عرش نامند۔ و تہمتن مرکب ازین اسمٔ چون پیلتن و روئین تن و سیمین تن۔ درین صورت مرد قوی ہیکل را تہمتن خوانند۔۔۔ چون رستم از روی خلقت جسیم بود او را تہمتن می گفتند، یعنی تنی دارد چون فلک الافلاک[1]۔ (قتِ، ق)

تہنیت: چشم روشنی، مبارکباد۔

تہیدست: رتا، بینوا۔

تیر: اسم عطارد۔ (آ)

تیر و کمانہ: تیری را گویند کہ برہدف نہ نشیند و خطا کند۔ (م)

تیلیشہ: ہندی لیسولا۔ (پ)

تیغ: پلارک، تلوار۔ (فن)

---

[1] میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "تہمتن بر دزنِ قلمزن ہے۔ فردوسی نے سوجگہ شاہ نامے میں تہمتن بسکونِ ہای ہوز لکھا ہے لیس کیا اس لغت کی دو صورتیں قرار پاگئیں؟ لاحول ولا قوۃ۔ لغت وہی بحرکت ہای ہوز ہے۔" (آ)

www.urduchannel.in

تیغِ دو دستی: آن را گویند کہ چون ہنگامۂ پیکار گرمی پذیرد و دو لشکر در ہم افتند، جوانمردانِ نبرد مندِ دلاور عنانِ تگاور بدندان گیرند و بہر دو دست تیغ زنند، چنانکہ در شجاعانِ عرب مردی بود طاہر نام کہ در کار زار بہر دو دست شمشیر میزد۔ ازان جا کہ تیغ زنی کار دستِ راست است، اہلِ عرب طاہر را ذوالیمینین می گفتند، یعنی از ہر دو کار یمین می گیرد۔

و دیگر تیغِ دو دستی آن را نیز توان گفت کہ یک تیغ بہر دو دست بر جا نورِ تنومند زنند۔ (قش، ق)

تیغِ ہندی: ہمان سروہی است۔ (قش، ق)

تیمار: بمعنٔی بیمار داری و غم خواری[1]۔ (آ)

تیمسار: بر وزنِ نیم کار، مرادفِ دشت، کہ ترجمۂ حضرت است۔ (قش، ق)

تیہو: کوا۔ (ق)

---

[1] میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "یہ لفظ خود افادہ بمعنٔی مصدر ہی کرتا ہے۔"

www.urduchannel.in

ثابت قدمی: تمکین، آسا، اروند۔
ثُؤلُول: آژخ، مَسّا۔

www.urduchannel.in

ج

جادّہ: اور دُرّاعہ دونوں عربی لغت ہیں۔ دو دال کی تشدید سے اور یہ رے کی تشدید سے۔ مگر جبر جادہ اور دراعہ بھی لکھتے ہیں۔ (آ)

جال: در ہر دو زبان (ہندی و فارسی) بمعنیٔ دام۔ (فش)

جامہ: کپڑا۔ (فن)

جاگی خوار: اُس نوکر کو کہتے ہیں کہ جس کی تنخواہ کچھ نہ ہو، روٹی کپڑے پر اُس سے کام لیتے ہوں۔ جاگی خواران: نوکران۔ (آ، د)

جامۂ سرخ بر سرِ چوب کردن: استغاثہ و دادخواہی۔ (پ)

جامۂ کاغذی پوشیدن: عبارت از استغاثہ و دادخواہی۔ (پ)

www.urduchannel.in

جامہ گزاشتن: بمعنیٔ مردن۔ جامہ گزاشت، یعنی مُرد[1]۔ (پ، د، م)
جامہ نمازی کردن: عبارت از نزر کردنِ جامہ۔ (م)
جانبدار: سوگیر۔
جاوَر: بروزنِ باوَر، بمعنیٔ حال۔ و جاور گردش، بمعنیٔ تغیر حال، یعنی انقلاب۔ (پ، د تغ، س، م)
جاوَرس: ہندیٔ آن باجرا۔ (پ)
جاہ: فر، فرہ۔
جای فلان سبز است: یعنی جای فلان خالی است۔ (د)
جَبہہ: بروزنِ چشمہ ہے، یعنی دو ہای ہوز ہیں۔ (آ، خ)
جَبین: پیشانی۔ (تن)
جَدّ: نیا۔ پدر جد، پردادا۔ در عربی و فارسی از بہر پدر جد اسمی خاص معین نیست۔ در عربی آن سوتر از جد صیغۂ جمع نویسند،

ا۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "کالپی کے نواب زادوں میں سے ایک صاحب قتیل کے شاگرد تھے۔ میں نے ایک رقعہ قتیل کا اُن کے نام دیکھا ہے کہ قتیل اُن کو لکھتا ہے کہ جامہ گزاشتن بمعنیٔ مردن مسلم، لیکن بہت احتیاط کیا کرو، موقع دیکھ لیا کرو۔ میں کہتا ہوں کہ احتیاط کیا اور موقع کیا۔ فلان مرد، بہمان جامہ گزاشت۔" (عس)

www.urduchannel.in

یعنی اجداد در فارسی جمع نیا نویسند، یعنی نیاگان۔ (فش، ق)

جدِّ پدر: پردادا۔ (فش، ق)

جدِ فاسد: نانا۔ (فش، ق)

جدا شناس: مابہ الامتیاز، یعنی تفرقہ۔ (د، م)

جدکارہ: بجیم عربی مضموم[1]، بمعنی پشتارہ، بمعنی راہہای مختلف آمدہ است۔ (فش، ق)

جَدوار: ماہ پروین۔

جدید: نئی چیز۔ (فن)

جراحت: ریش، زخم، گھاو۔ (فن)

جرگہ: بجیم مکسور، مجمع۔ (د، قط)

جزا: پاداش۔

جسم: سرپر، کالبد۔

۱۔ فرہنگ رشیدی اور سراج اللغۃ میں "جدگارہ" بفتح اول وکاف فارسی ثبت کیا ہے۔ البتہ رشیدی میں معنی مختلف ہیں، یعنی بجای راہ ہای مختلف کے راہ ہای مختلف لکھا ہے۔ سراج اللغۃ میں فرہنگ قوسی کے حوالے سے اس کی تردید کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کہ اس کے معنی مختلف راہیں اور تدبیریں ہی صحیح ہیں۔ راہ ہای مختلف تصحیف ہے۔

www.urduchannel.in

جَستن : بجیم مفتوح، کودنا۔ جَست، جَستہ، جَہد، جَہندہ، جَہ (پ، قن)

جُستن : بجیم مضموم، ڈھونڈھنا۔ جُست، جُستہ، جُوید، جُویندہ، جُوی۔ (پ، قن)

جَسمی، جَہمائی : تتائی۔

جَشن سَدہ : نام جشنی است کہ پارسیان در آتش بسیار فروزی کنند (بہ س)

جُغراتِ : دہی۔ (آ)

جَغبُت : بمعنی حشوِ نہالی، یعنی توشک، است۔ (قن، ق)

جُغتہ گردان : لڑکھڑاتا ہوا۔ (د)

جَلاجِل[۲] : جلب، جھانجھ، سنج (قن)

جَلَب : بجیم تازی، زنِ فاجرہ را گویند۔ (پ)

جِلَوہ : بجیم مکسور و لامِ مفتوح، عنان، یعنی باگ۔ (د)

جَم : ترجمۂ قادر، باضافۂ لفظِ شید، اسمِ شہنشاہ (آ)

جُملہ : سب۔ (قن)

جُنبیدن : جنبید، جنبیدہ، جنبد، جنبندہ، جنب۔ (پ)

۱۔ رشیدی اور سراج میں پر ح کے ساتھ لکھا ہے اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ صحیح جُغبُت ہے۔ ۲۔ جلاجل کی تحقیق "جلب" میں دیکھیے۔

www.urduchannel.in

جنگ: حرب، لڑائی۔ جنگیدن، لڑنا۔ (قن)

جنگل: بمعنی بیابان باشتراکِ لسانین است۔ (فش، ق)

جُجۂ: سپر۔ (قن)

جوان مرد: جوان بخت، جوان دولت، جوان عمر، جوان سال، جوان خرد، جوان مرگ: یہ الفاظ مقررۂ اہلِ زبان ہیں۔ کبھی مقلوب و معکوس نہیں آتے۔ (رغ)

جُود: لغتِ عربی، بمعنی بخشش۔ جواد صیغۂ صفتِ مشبہہ، بی تشدید[1]۔ (آخ)

جَوز: لغتِ عربی ست۔ (فش، ق)

جَوزا: دو پیکر

جولاہ و جولہ: بافندہ را گویند کہ عربی آن حائک است۔ و جہانا کلاش را گویند کہ عربی آن عنکبوت است۔ جولا ہم ہمان

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "عجب اتفاق ہے۔ آج ... دو پہر کو رضی الدین نیشاپوری کا کلام ایک شخص بیچتا ہوا لایا۔ میں تو کتاب دیکھ لیتا ہوں، مول نہیں لیتا۔ خیر ازراہِ حسب میں نے اس کو کھولا، اس ورق میں یہ مطلع نکلا:

اگر بہ گنج گہر ملیم او فتاد، چہ باک کہ بن جوادِ ترا از برای آن دایم"

www.urduchannel.in

جولاہ است کہ ہای ثانی دران افزودہ اند، مثلِ بیجارہ بیچارہ
این جا پالغزی است کہ بسیار فرزانگان رافتادہ است۔
درین چنین الفاظ ہای آخر را تای تانیث می اندیشند و مرد
را بیکس و زن را بیکسہ می نویسند، حال آنکہ در الفاظِ فارسی
این قاعدہ ہیچ گونہ انضمامی نوائد پزیرفت، بلکہ فارسیان
در الفاظِ عربی نیز تصرف کردہ ہا در آخرِ لفظ آرند و تانیث
منظور ندارند، چنانکہ موج و موجہ و معشوق و معشوقہ ہمان
موج و ہمان معشوق، نہ این کہ مرد را معشوق گویند و زن را
معشوقہ۔ و گواہِ من درین دعوی ازین رباعی شعرِ ثانی
است۔ و این رباعی از میرزا محمد قلی سلیم طہرانی است شعر

مفلس چو شدیم، رو بدو آوردیم
معشوقۂ روزِ بینوائی است ندا

کوتاہی سخن۔۔۔ جولاہ لغت است و جولاہہ مزید علیہ و جولہ
مخفف۔ (فش، ق)

جوہر: معرب گوہر است۔۔۔ و در عربی مقابلِ عرض است۔ (فش، ق)

جوہرِ تیغ: پلارک۔

جھٹا: نری، طرفہ۔

www.urduchannel.in

جی: بکسرۂ جیم و یای معروف، در فارسی بمعنی لطیف و مقدس و در ہندی بمعنی روح و حیات آید۔ (ف، ق)

چیغہ چیغہ کردن ابرو: آن است کہ تارہای ذہ ہیچہ را ریزہ ریزہ کردہ برابرو فشاندہ۔ (م)

www.urduchannel.in

چ

چالو : بضمۂ تای قرشت ، ریسمانی است کہ مجرم را بدان ببند
آویزند ، تا خفہ شود و بمیرد ۔ و آن را پھانسی گویند (پ ، د)

چارسو : چوک ۔ (د)

چالیپا : بیای معروف ، نام بازیچہ ایست ، ہندی آن
گلی ڈنڈا[1] ۔ (پ)

چامہ : غزل[2] ۔ چامہ سرائی ، غزل خوانی ۔ (پ ، د ، فش ، تن ، م)

چانہ : بمعنی استخوان زیر زنخ ۔ (پ)

چاوش : بر وزن طاؤس ۔ نقیب ۔ (م)

چاہ : کنواں ۔ (تن)

---

۱ ۔ دری کتا : ۴۷ ، بواو معروف ۔

۲ ۔ لغت فرس : ۴۴۵ ، بمعنی شعر مطلقا و در نسخۂ دیگر : بیت شعر و سرود ۔

www.urduchannel.in

چُپُش : بفتح جیم و بای فارسی مضموم ا، گوسپندِ یک ساله را گویند (پ) [1]

چرا : کیوں۔ (ق)

چراغ از چشم جستن : عبارت از حالتی است کہ در وقتِ رسیدن صدمۂ قوی بر دماغ روی دہد۔ (پ)

چراگاہ : کنام۔

چرخ : آسمان، فلکِ چنبر واژ گوشۂ گردون۔ (د، ق)

چرگر : بجیم فارسی مفتوح و کافِ پارسی مفتوح، ترجمۂ مُغَنّی و مطرب و مرادفِ خُنیاگر و رامشگر است [2]۔ (د، فش، ق)

۱- انجمن آرا: بروزنِ طپش۔

۲- میرزا صاحب کی رای یہ ہے کہ صاحب برہانِ قاطع کا یہ لکھنا غلط ہے کہ چرگر کے دو معنی ہیں: مغنی اور مفتی۔ مفتی کا فارسی ترجمہ تو چترگر (بواوِ مفتوح دساول) ہے۔ لیکن اسدی طوسی نے لغتِ فرس: ۱۶۲ میں لکھا ہے کہ چرگر، سرود گو اور مفتی دونوں معنی رکھتا ہے، اور پہلے معنی کی مثال میں زینبی کا یہ شعر نقل کیا ہے:

بوسہ و نظرت حلال باشد یاری ـ حجت دارم بر این سخن از دو چرگر

رشیدی کی رای میں اولاً تو یہ لفظ بضمِ جیم فارسی ہے، دوم اس کے معنی مغنی ہیں، مفتی تصحیف سے پیدا ہوا ہے۔ سروری نے بمعنی مغنی و مطرب لکھا ہے۔ صاحب انجمن آرای ناصری نے رشیدی سروری کے اقوال نقل کر کے لکھ دیا ہے کہ "در باب مغنی و مفتی تصحیف خوانی شدہ است، معنی درستی بدست نیامدہ است" خان آرزو نے سراج اللغۃ میں بوزن سرود لکھ کر یہ بتایا ہے کہ میری رای میں یہ چارہ گر کا مخفف ہے، صاحبِ چلم (؟) نے (مفتی) کے معنی مجازی ہیں اور مغنی مفتی کی تصحیف ہے

www.urduchannel.in

چسپیدن: بجیم مفتوحِ فارسی، چسپید، چسپیدہ، چسپ، چسپندہ، چسپ۔ (پ)

چشم: آنکھ۔ (قن)

چشم بچیزی سیاہ کردن: بمعنیٔ طمع کردن وران چیز۔ (پ)

چشم روشنی: بمعنیٔ تہنیت و مبارکباد۔ (پ، د، م)

چقماق: در ترکی، آتش زنہ۔

چک: بجیم فارسیٔ مفتوح، امر است از چکیدن، و بمعنیٔ قبالہ نیز آید، و قفای سر را نیز گویند۔ (پ)

چکسہ: بجیم فارسیٔ مفتوحِ بکاف پیوستہ و سینِ مفتوحِ بہای زدہ کاغذی فرو پیچیدہ کہ آن را بہندی "پڑیا" گویند۔ (پ، قن)

چکیدن: ٹپکنا۔ (قن)

چکامہ: قصیدہ۔ (د، فش، ق)

چگل: ظرفی را کہ بہر نگاہداشتنِ آب از چرم سازند، در فارسی بجیم فارسیٔ مفتوح و کافِ فارسیٔ مفتوح، و در ہندی چھاگل بہ افزودنِ الف و ہای ہوز در میانۂ جیم و گاف و چگل یا فارسیٔ مستحدث است یا مفرس۔ (فش)

چلب: بجیم فارسی، ہندیٔ آن جھانجھ است۔ و آن را

www.urduchannel.in

بفارسی جلاجل نیز گویند[1]۔ (پ، فن)

چلغد: چلغہ۔ (م)

چم: بجیم فارسی مکسور، بمعنیٔ معنی۔ (د، فش، ق)

چمانی: بمعنیٔ ساقی۔ (بر)

چمر: بہر دو فتحہ، بزبانِ دری یا ہویدا و نمودار و آشکار مترادف بالمعنی است۔ (فش، ق)

چمن از چشم چکیدن: خونفشانیٔ چشم۔ (آ - خ)

چمیدن: چمید، چمیدہ، چمد، چم، چمندہ[2]۔ (پ)

چنبر واژگونہ: آسمان۔ (د)

چنگالی[3]: مالیدہ را گویند کہ ملیدہ مخففِ آنست۔ و بہمین شہرت دارد۔ (فش، ق)

چو: کبھا۔ (فن)

چہرہ شدن: بمعنیٔ مقابل شدن و مقابلہ کردن۔ (پ، د)

چہل: چالیس۔ (فن)

چیدن: چید، چیدہ، چیند، چینندہ، چین۔ (پ)

چیرگی: غلبہ۔ (د)

چیپود: باعرابِ جھولا، بمعنیٔ پل صراط۔ (فش، ق)

۱- جلاجل عربی ہے فارسی نہیں، اور جُلجُل بضم ہر دو جیم گھونگرو کو کہتے ہیں۔ لیس جُلاجِل کے معنی پانوؤں میں پہننے کے گھونگرو یا پازیب ہوئے۔

۲- میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "چمید صیغہ ماضی کا ہے چمیدن سے اور چمیدن ایک مصدر ہے صحیح اور مسلم۔ چمد مضارع، چم امر۔" (آ - خ)

۳- انجمن آرای ناصری میں چنگال لکھا ہے

www.urduchannel.in

ح

حارث : بمعنی کشاورز۔ (فش، ق)

حارس : بمعنی نگہبان۔ (فش، ق)

حاش، و حاش للہ : پارسیوں نے از راہ تصرف کے بمعنی زنہار قرار دیا ہے، یعنی تاکید۔ اگر منفی پر آئے، تو نفی کی تاکید اور مثبت پر آئے تو اثبات کی تاکید (عس)

حاکم : کارکیا، کُنارنگ، مرزبان۔

حاکم شہر : شہرکیا۔

حال : جادر۔ حال کی جگہ حالات یا احوال لکھنا فصیح نہیں ہے خصوصاً احوال کہ بمعنی واحد مستعمل ہے۔ اور یہ استعمال یہاں تک پہنچا ہے کہ احوال بمعنی جمع مستعمل نہیں ہوتا۔ (آ، د، م)

www.urduchannel.in

حاملہ : آبستن، آبستنی، زنِ باردار۔

حائض : دُشتان۔

حائک : جولاہ، جولہ، بافندہ، پای باف، ہمگر، جلاہہ۔

حجامت : آژدن، خستنِ تن با سترہ۔

حدید : آہن، لوہا۔ (قن)

حرب : جنگ، لڑائی۔ (قن)

حریف : بمعنی دوست کے بھی مستعمل ہے۔ (ع)

حشوِ قبا : آگنہ۔

حشوِ نہالی : آگنہ، تونشک، جغبت۔

حصہ : بخش۔ بہرہ۔

حضرت : زرگاہ، بارگاہ، تیمار، شفتہ۔

حفظِ وضع : پاساد۔

حقیقت : آمیغ۔ حقیقی : آمیغی۔

حکمت : فرزیود۔

حکومت : کارکیائی۔

حَمَل : برّہ، بیگھ۔

حَنجَرہ : گلا۔ (قن)

www.urduchannel.in

حنظل: شرنگ، اندراین۔

حوت: ماہی، مچھلی۔ (قن)

حور: بمعنی حورا کے اہلِ فارس اس کو صیغہ واحد کا قرار دیکر الف نون کے ساتھ اس کی جمع لاتے ہیں۔ سعدی کہتا ہے:

حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف
از دوزخیان پرس، کہ اعراف بہشت است

بلکہ حور کو حوری کہہ کر اس کی جمع حوریاں لاتے ہیں۔ حافظ کہتا ہے:

حوریان رقص کنان ساغر مستانہ زدند (آ)

حیات: زندگانی۔ (قن)

www.urduchannel.in

خ

خاتم : انگشتری۔ بمعنیٔ نگین غلط ۔ (آ)

خاتم بندی : پرچین کاری۔

خاتون : بانو، بنّو۔

خاد : زغن، غلیواژ، چیل۔ (ق)

خار : کانٹا۔ (ق)

خار پیراہن ریختن : بمعنیٔ بیقرار کردن ۔ (پ)

خاریدن : بلی واو، خارید، خارید، خاریده، خارد، خارنده، خار (پ)

خاستن : بلی واو، خاست، خاستند، خیزد، خیزنده، خیز (پ)

خاص، خاصہ : ویژه خاصگان، ویژگان ۔

خاک : بمعنیٔ مٹی (د.ک)

www.urduchannel.in

خاکروب: پاکار۔

خاکم بدہن: واسطے اقوال کے ہے۔ جب کوئی کلمۂ کردہ قبیح کہتے ہیں، "تو خاکم بدہن" کہہ لیتے ہیں۔ عمر خیام:

بر خاک بہ تخنی می ناب مرا
خاکم بدہن، مگر تو مستی، ربی

اور "خاکم بسر" اور "خاکم بفرق" عام ہے، جیسا کہ میں ایک شہزادے کے مرثیے میں کہتا ہوں:

ای اہلِ شہر مدفنِ این دودمان کجاست؟
خاکم بفرق، خوابگہِ خسروان کجاست؟ (آ)

خاگینہ: خاگینہ، خورشِ مرغوب و مشہور۔ (فش، ق)

خالص: ناب، ویژہ۔

خالقِ معنی: بمعنئ معنی آفرین۔ (خ)

خالی: تہی ست۔

خاموش: چپ۔ (فن)

خاموش شدن: مغز در سر کردن۔ (پ)

خامہ: قلم۔ (فن) خانقاہ: سنجرستان۔

خانہ: کدہ، گھر۔ (فش، ق، فن)

www.urduchannel.in

خانۂ تابستانی : پروار۔
خانۂ عنکبوت : نسیج، تنیدۂ عنکبوت۔
خانۂ کاہ : کومہ، کازہ، چھپر
خانۂ گل : کازہ، مٹی کا گھر۔
خاور : بمعنی مشرق است۔ (د، تغ، قش، ق، م)
خایہ و خایک : باضافۂ کاف تصغیر بیضہ را گویند۔ خاگینہ کہ نانخورشی است مرغوب و مشہور، مرکب این است، چون زرینہ و سیمینہ۔ بسبب کثرت استعمال یای تحتانی از میان رفتہ و خاگینہ ماندہ۔ یا آنکہ بسبب کراہیت لفظ خایہ، یای تحتانی از میان بر انداختہ اند۔ می باید فہمید کہ بر وایتی ضعیف، بیضۂ مرغ را خاگ گویند۔ و چون تبدیل ہای ہوز بجای تخذ دستور است، خاگ نیز بمعنی توان گفت، و خاگینہ را ازین اسم مرکب توان دانست۔ (زخق، ق)
خبر خوش : مژدہ، نوید، تہنیت۔
خجالت : شرمندگی۔ (ع)
خداوند : کی، کیا۔ خداوندگار : کاریگا۔
خدا بخش : بخشیدۂ خدا۔ (فق، ق)

www.urduchannel.in

خدائی: ایسا خدا۔ (عس)

خر: اُلاغ، گدھا۔ (ق)

خرابہ: مزید علیہ، اصل لغت عربی الاصل بمعنیٔ ویران و ویرانہ، ہندی اُدجڑ۔ (غ)

خراج: ساو، باج۔

خراماں: نازاں، گرازاں۔

خرچنگ: سرطان۔ (د)

خُرُدہ: بخای مضموم بی واو، دقیقہ، نقدی۔ (تیغ)

خُرہ: بخای مضموم درای مفتوح و ہای مختفی، نورِ قاہر را گویند و ازین جاست کہ خُر اسم آفتاب ست۔ و شید بشین مکسور و یای معروف در آخر آن افزودہ اند مثل جم و جمشید۔ باید دانست کہ شید بمعنی با فروغ مستعمل است[1]۔

۱۔ ایک خط میں میرزا صاحب لکھتے ہیں: "وہ پارسی قدیم جو ہوشنگ وجمشید و کیخسرو کے عہد میں مروج تھی، اس میں خُر بخای مضموم نورِ قاہر کو کہتے ہیں،" اور چونکہ پارسیوں کی دید و دانست میں بعد خدا کے آفتاب سے زیادہ کوئی بزرگ نہیں ہے، اس واسطے آفتاب کو خُر لکھا اور

شید کا لفظ بڑھا دیا۔ شید بشینِ مکسور و یائے معروف بر وزنِ عید،
روشنی کو کہتے ہیں۔ یعنی یہ اُس نورِ قاہرِ ایزدی کی روشنی ہے۔
خر اور خرشید یہ دونوں اسم آفتاب کے ٹھہرے۔ جب عرب و عجم
مل گئے، تو اکابرِ عرب نے کہ وہ منبعِ علوم ہوئے، واسطے رفعِ
التباس کے خر میں واوِ معدولہ بڑھا کر خور لکھنا شروع کیا۔ ہر آئینہ
متاخرین نے اس قاعدے کو پسند کیا اور منظور کیا۔ اور فی الحقیقت
یہ قاعدہ بہت مستحسن ہے۔ فقیر خر جہاں بے اضافۂ لفظِ شید لکھتا ہے،
موافق قانونِ فضلائے عرب بواوِ معدولہ لکھتا ہے، یعنی خور۔ اور جہاں
باضافۂ لفظِ شید لکھتا ہے، وہاں بہ پیروی بزرگانِ پارسی سر بسر لفظ
خور کو بے واو لکھتا ہے، یعنی خرشید۔ خور کا قافیہ دُر اور بر کے ساتھ
جائز اور روا ہے۔ خود میں نے دو چار جگہ باندھا ہوگا۔ وہاں بھی
بے واو کیوں لکھوں۔ رہا خورشید، چاہو بے واو لکھو، چاہو مع الواو
لکھو۔ میں بے واو لکھتا ہوں، مگر مع الواو کو غلط نہیں جانتا اور خر کو
کبھی بے واو نہ لکھوں گا، قافیہ ہو یا نہ ہو، یعنی نظم میں وسطِ شعر میں آ پڑے
یا نثر کی عبارت میں واقع ہو، خور لکھوں گا۔
یہ بات بھی تم کو معلوم رہے کہ جس طرح خُر ترجمہ نورِ قاہر کا ہے، اسی طرح جم
ترجمہ قادر کا ہے کہ باضافۂ لفظِ شید اسمِ شہنشاہِ وقت قرار پایا ہے۔ (رخ ہس)

www.urduchannel.in

دیگر ہم بدین صورت یعنی، خُرہ، بخای مضموم بمعنیٔ صوبہ و ضلع نیز آمدہ است۔ چنانکہ در قلمرو ایران کہ بر پنج صوبہ مشتمل است، خُرۂ استخر و خرۂ اردشیر و خرۂ داراب و خرۂ قباد و خرۂ شاپور نویسند۔

و خَرہ بخای مفتوح و ہای اُنہای حرکت کُنارۂ کنجد و بذور دیگر را گویند۔ و آن چیزیست کہ پس از کشیدن روغن باز ماند۔ و درین لغت رای قرشت را ہم بتخفیف تون خوانند و ہم بتشدید۔ (قش، ق)

خزان: پائیز، برگ ریز۔

خزیدن: خزید، خزیدہ، خزد، خزندہ، خز (پ)

خس بدندان گرفتن: بمعنیٔ زینہار خواستن، اظہارِ عجز۔ (ب ل ع)

خشتن: خشت، خستہ: نژندہ۔ این را مضارع نبود۔ (پ)

خُستو[1]: بمعنیٔ اقرار کنندہ۔ (پ)

خُسُر: پدرزن، بفکِّ اضافت[2]۔ (آ)

۱۔ دری کشا: ۲۹ میں بفتح اول و ضم تا و واوِ معروف لکھا ہے۔

۲۔ لغت فرس: ۱۳۵ و دری کشا: ۳۰، میں لکھا ہے: خسر بضم اول و ثالث و واوِ معروف، پدرزن، پدر شوہر، مادر زن، مادر شوہر۔

www.urduchannel.in

خُسران : بمعنی نقصان ۔ (خ)

خِشتِ : اینٹ ۔ خشتِ شراب : مہرِ خُم ۔ (قن)

خشک دامن : بمعنی متورع و پرہیزگار است ۔ (قش، ق)

خَشم : غصہ، بدخوئی ۔

خَشن خانہ : خانہ را گویند کہ بیابانیان از نمد و پلاس و گلیم سازند
و خشن خانہ ماندن جای مفلسان ۔ (قش، ق)

خُصوصاً : وغیرہ ۔

خط کشیدن : مطلق بمعنی باطل کردن و محو کردنِ چیزی باشد ۔
(پ)

خط بہ بینی کشیدن : عبارتست ازان کہ اقرار بعجز خود کنند
(پ)

خط دادن : اقرار و اعتراف کردن ۔ (پ)

خطاب : مہر خوان[1] ۔

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "خطاب کے مراتب ہیں پہلے تو خانی کا خطاب ہے، اور یہ بہت ضعیف اور بہت کم ہے۔ مثلاً ایک شخص کا نام ہے میر محمد علی یا شیخ محمد علی یا محمد علی بیگ، اور اس کو خانی بھی خانی نہیں حاصل ۔ پس جب اس کو بادشاہ وقت محمد علی خان کہدے، تو

www.urduchannel.in

خطوطِ شعاعی: یعنی سورج کی کرن۔ (آ)

خفتن: سونا۔ خفت، خفتہ، خسپد، خسپندہ، خسپ، و خسپیدن مصدرِ مضارعی۔ و این کہ خوابیدن نیز بمعنی دارد، اصل این است کہ خواب اسمِ جامد است در پارسی بمعنی نوم۔ فآن را متصرف گردانیدہ اند۔ و این چنین در پارسی بسیار است۔ اما این کہ قبلۂ اہلِ سخن سعدی شیرازی در بوستان میفرماید، شعر

شتر بچہ با ما در خویش گفت — پس از رفتن آخر زمانی بخفت

بقیہ صلا۱۲ ۔ گویا اُس کو خانی کا خطاب ملا۔ اور جو شخص کہ اُس کا اصلی نام محمد علی خاں ہے، یا تو وہ قوم افغان (سے) ہے، یا خانی اُس کو خاندانی ہے، بادشاہ نے اُس کو محمد علی خاں بہادر کہا۔ پس یہ خطاب بہادری کا ہے۔ اس کو بہادری کا خطاب کہتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر خطاب دولگی کا ہے۔ یعنی مثلاً محمد علی خاں بہادر، اُس کو منیرالدولہ محمد علی خاں بہادر کہا۔ اب یہ خطاب دولگی کا ہوا۔ اس کو بہادری کا خطاب نہیں کہتے۔ اب اس خطاب پر افزایش جنگ کی ہوگی ہے۔ منیرالدولہ محمد علی خاں بہادر شوکت جنگ۔ ابھی خطاب پورا نہیں ہوا۔ پورا جب ہوگا کہ جب ملک بھی ہو۔ پس پورے خطاب کو خطابِ بہادری کہنا غلط ہے (آ۔خ)

www.urduchannel.in

ازین جا گمان کردہ می شود کہ مگر مضارع خفتن، خفتد خواہد بود کہ شیخ امر آن را بخفت استعمال کردہ۔ سخن این است کہ این از بہر ضرورت قافیہ شعر است، ورنہ ماضی و امر بیک صورت نمی تواند بود۔ (بہ، قن)

خفچاق: نام دشتی است کہ در اقصای ترکستان است۔ و آن دشت مسکن و موطن ترکان است۔ (فق، ق)

خلاصہ: اردونہ، زبدہ، وغیرہ۔

خلج: نام ایلی است از مغول۔ (فق، ق)

خلخال: جھانجن۔ (دہلی اردو اخبار)

خم: مٹکا۔ (قن)

خم وچم: ہندوستان کے باتونی لوگوں کو خم وچم بولتے سنا ہے۔ آج تک کسی نظم و نثر فارسی میں یہ لفظ نہیں دیکھا۔ لفظ پیارا مجھ کو بھی پسند، مگر کیا کروں، جو اپنے پیشواؤں سے نہ سنا ہو، اس کو کیونکر صحیح جانوں۔ (آ)

خموشیدن: تن زدن۔

خمیازہ: چیزیست کہ آن را در اردو انگڑائی گویند۔ (فق، ق، قن)

خندق: کھائی کندہ کہ صیغہ مفعول است از کندن یعنی خندق آبہ دگویند کہ خندق معرب است (فق، قن)

www.urduchannel.in

خندۂ دندان نما: اس ہنسی کو کہتے ہیں جو تبسم سے بڑھ کر ہو اور اس میں دانت ہنسنے والے کے دکھائی دیں۔ (آ)

خندیدن: ہنسنا۔ (قن) خنزیر: گراز، خوک

خنیاگر: چرگر، رامشگر، مغنی، مطرب۔ (آ، بر)

خواستن: بواو معدولہ، چاہنا۔ خواستن، خواستہ، خواہد، خواہندہ، خواہ۔ (بہ، قن)

خواندن: خواند، خواندہ، خوانند بحرکتِ نون۔ خوانندہ، خوان (بہ)

خواہش: آرزو، اشتیاق، شاد خواست۔

خوب: فرہیدہ، اچھا۔

خودستائی } سپاہی زدن۔
خودنمائی }

خوردن: بواو معدولہ، خورد، خوردہ، بواو صیغہ مفعول خوردن خورد بحرکتِ را، خورندہ، خور، امر این باضافہ الف نیز آید۔ (بہا، تیغ)

خورہ: بواو معدولہ، جذام، و اسم مرضی است کہ آن را داء الثعلب گویند۔ و آن فرو ریختن موی ریش و بروت دائم و است در انتہای جذام۔ و نیز اسم کرمی است

کہ آن را در عربی آرزمنہ نامند۔ (فق، ق)

خوشہ: برنج، سنبلہ، کتیان۔ (د) خوک: گراز، خنزیر۔

خوی: بواوِ معدولہ و تحتانی، ترجمۂ عرق۔ (فق، ق)

خوی گیر: نمدِ زین را گویند کہ اسمِ دیگرِ آن تکلتو است و در عرفِ اہلِ ہند خوگیر اسمِ اوست۔ (فق، ق)

خویلہ: بیای تحتانی بعد از واو ۔۔۔ ہمان لفظ است کہ بی واوِ معدولہ و الف در آخر زبان زدِ زنانِ ہند است یعنی خیلا۔ و این از توافقِ لسانین نیست۔ بعد استیلای مغول در ہند، چون مردم این قلمرو شنیدند، یاد گرفتند و تصرف واوِ معدولہ منظور نداشتہ بحسبِ سماعتِ خویش احمق و ناہموار را خیلا گفتند۔ (فق، ق)

خہی: آشفتہ، آمیختہ۔

خیارہ: ککڑی۔ (ق)

خیش خانہ: بیای تحتانی مجہول بر وزنِ پیش خانہ، خانہ کہ از جامہ تنک سازند، و آن خانہ را بپاشیدنِ آب تر دارند۔ خیش خانہ آرامگاہِ صیفان است۔ (فق، ق)

خیکسا: بخای مکسور، پکھال۔ (د)

www.urduchannel.in

د

دادخواہ : کاغذی پیرہن - دادخواہی، جامۂ کاغذی پوشیدن استغاثہ، مشغلِ کیف گرفتن -

دادستای : انصاف کی تعریف کرنے والا - (د)

دادن : داد، دادہ، دِہد، دِہندہ، دہ - (پ)

داروغۂ توشک خانہ : تحویلدار -

داس : ہندی آن درانتی - (پ، فن)

داشتن : رکھنا - داشت، داشتہ، دارد، دارندہ، دار صیغۂ امر است از داشتن - اہلِ زبان بمعنیٔ بایستن بھی استعمال کرتے ہیں - ظہوری :

گر اسیرِ تہلکت در کاکل گفتہ باشم خویش را
گفتہ باشم این قدر بر خویشتن بستن ندا شتیا

(آ، سپ، فش، ق، فق)

www.urduchannel.in

داغ: دھبّا۔ (ق)

دام: جال۔ (ق)

دامن بدندان گرفتن: عجز کردن، و آمادۂ گریز شدن۔ (پ)

دامن زیر سنگ آمدن } عبارت از درماندہ شدن و عاجز
دامن زیر کوہ آمدن } شدن۔ (پ)

دانستن: دانست، دانستہ، داند، دانندہ، دان۔ دانم صیغۂ متکلم است از مضارع دانستن۔ (پ، فش، ق)

دانگ: در جہانگیری اسم خورشی است کہ در شادی ہی دندان برآوردنِ کودکان سیر خوار پزند۔ (فش، ق)

داءُ الثعلب: خورہ۔

دایہ: زنِ شیر دہندہ را در عربی "مرضعہ"، و در فارسی "دایہ" و در ہندی دائی و دھائی بدالِ مختلط التلفظ بہای ہوز و در روز مرّۂ اردو "اَنّا" گویند بر وزنِ بنّا کہ مرادفِ معارست۔ (فش، ق)

دبدبہ: شکوہ۔

دختر: در ہندوستان "چھوکری" گویند بجیم فارسی مختلط التلفظ و واو مجہول۔ (فش، ق)

www.urduchannel.in

دخمہ: بدالِ مفتوح، قبرستان۔ (د، قغ)

دَر: بدالِ مفتوح برای فرشتہ زدہ، بزبانِ پہلوی درست بجای باب آبد۔ و صیغۂ امر ست از دریدن۔ (فش، ق)

دَرا: گھنٹا لا۔ (ق)

در آب و آتش بودن: اشارہ با فراطِ زحمت و رنج۔ (پ)

دَرّاعہ: اصل لغت مشدّد ہے۔۔۔ مخفف بھی باندھتے ہیں (آ، ج)

دَرایش: بدالِ مفتوح[2]، تاثیر۔ (د)

در پس زانو نشستن: مراقبہ راگویند و تلمذ واستغنا دو را۔ (پ)

درچۂ عمارت: اشکوب۔

درخط شدن: عبارت از شرمندہ شدن و درہم گشتن۔ (پ)

درخواہ: درخواست۔ (د)

درخود فرو رفتن: بمعنیٔ متفکر و متحیر بودن۔ (پ)

۱۔ لغتِ فرس: ۲۸۴، میں گورخانۂ گبران لکھا ہے، جو زیادہ صحیح تعبیر ہے۔ عام گورگاہ کا مفہوم تو قبرستان سے ادا ہوتا ہے اس لیے کہ آتش پرستوں میں مردے کو قبر میں دفن نہیں کرتے اور یہ دخمے سے ادا ہوتا ہے کیوں کہ مسلمانوں میں مردے کو کسی عمارت کے طاق میں نہیں رکھتے۔

۲۔ مطبوعہ دستنبو کے حاشیے پر غالب نے اپنے قلم سے "بفتح دال" لکھا ہے۔ مگر دری کشا: ۲۱۷، میں بکسرِ اول درج ہے۔

www.urduchannel.in

دُردِ شراب : لای۔
دِرَشت : بہر دو فتحہ، اشرفی۔ (د، تغ)
دَر فراز کردن : بستن در۔
دَر گیرنده : مثنوی۔ (د)
دَر ماندہ شدن : دامن زیر سنگ آمدن، دامن زیر کوہ آمدن۔
دُرْدا۔ اندروا، سرنگون، معلّق۔ (پ، د)
درودن : بفتح دال وضم را[1]، درود، درودہ، بدِرَوَد بکسر دال وفتح را[2]، درونده، بدرو۔ (پ)
دُروغ : مساست۔
دُرودن : بدال مضموم و رای مضموم و واو معروف، بودن چنان کہ آنچہ برخوردنی دارد شامید نی دہند۔ ہر آئینہ دربارۂ دُرودن، کارگر افتادن وکارگر نیفتادن سرایند، یعنی تاثیر وعدم تاثیر۔ (فق، ق)
دُرُوَنده : بدال ابجد مضموم بوزن آژدندہ خرسندہ، مرد بیگانہ کیش، مخالف ملت خویش را گویند۔ (فق، ق)

۱۔ رشیدی، سراج اللغۃ اور انجمن آرای ناصری میں بضم دال و را لکھا ہے۔
۲۔ رشیدی، سراج اللغۃ اور انجمن آرای میں بضم دال و را لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

درہم گشتن : درخط شدن۔

دَرَیچہ[1] : کھڑکی۔ درِ کوچک کہ تا زیان غُرفہ گویند۔ طغرا کی سرائے

روز و شب دریچہ مشرق و مغرب باز است
ورنہ از تنگی این خانہ نفس می گیرد

(فش، ق، قن)

دَری خانہ : دیوانِ خاص۔ (د)

دریدن : فتاریدن، فتریدن، فتالیدن، فتلیدن، پھاڑنا۔ (قن)

دریغ[2] : افسوس۔

دریوزہ گر : کاسہ گردان۔

دزد : شبرو، چور۔ (قن)

دزدِ افشار : کسی را گویند کہ دزد را با مال بگیرد و چیزی از
وی بزور بستاند و بگذارد۔

۱۔ انجمن آرای ناصری میں لکھا ہے کہ اصل لغت دریچہ بکسر را ہے۔ اہلِ زبان حروف کی طرح حرکت میں بھی تغیر و تبدل کر دیتے ہیں طغرا کے شعر میں دریچہ، بحرکتِ "یا" اسی قبیل سے ہے۔

۲۔ دری کتا: ۳۳، میں بکسرِ اول و تحتانی و مجہول ضبط کیا ہے۔

www.urduchannel.in

و این لفظ مرکب است از دزد و افشار کہ صیغۂ امر ست از افشردن بمعنی افشردۂ دزد۔ و ترجمۂ آن در ہندی چور کا نچوڑنے والا۔ یعنی چنانکہ بہ پیچ و تاب دادن از جامۂ نمناک آب گیرند، ہم چنین مال از دزد گرفت۔ (فن، ق)

دِژ: بدال مکسور[1] قلعہ را گویند۔ (پ، د، فن)

دِژخیم: بروزن[2] اقلیم۔ بمعنی[3] بدخو۔ (م)

دِژَم: بدال مکسور و زای فارسی مفتوح، بروزن دِرَم، شخص دشوم و بدو تباہ و زشت۔ (د، فغ، م)

۱۔ سراج اللغۃ میں لکھا ہے کہ "دژ بکسر قلعہ۔ و بعض بزای فارسی گفتہ اول اصح است۔" رشیدی اور انجمن آرا میں بھی زای ہوز ہی کو افتیار کیا ہے۔

۲۔ رشیدی نے لکھا ہے کہ یہ لفظ دژ بضم دال ہے۔ انجمن آرا رشیدی کا ہمخیال ہے۔ سراج اللغۃ میں لکھا ہے کہ دال پر زبر، زیر، پیش تینوں حرکتیں ہیں۔ اس لیے اس کے مرکبات میں بھی تینوں حرکتیں لغات میں پائی جاتی ہیں۔ مگر "خیم" کے تحت دژخیم کو بضم دال ہی لکھا ہے۔ اور یہی درست اور صحیح بھی ہے اس لیے کہ دژ اور دُش دونوں کے معنے بُرے کے ہیں اور خیم عادت کو کہتے ہیں۔

۳۔ رشیدی، سراج اور انجمن نے بضم دال لکھا ہے اور دژ سے مرکب بنایا ہے۔

www.urduchannel.in

دساتیر: صحیفہ چند است کہ بر پیمبران پارس نازل شدہ است و آن زبان بہیچ زبان متشابہ نیست ساسانِ پنجم آن را در زبانِ پارسی تا آمیختہ بعربی ترجمہ کردہ است۔ (دفع)

دست: ترجمہ ید ہے، جس کی ہندی ہاتھ، اور بمعنیٔ قسم و زرع اور بمعنیٔ سند بھی مستعمل ہے۔ (قن، لن)

دستار: پگڑی۔ (قن)

دَستان: بدالِ مفتوح بمعنیٔ آوازِ خوش، افسانہ نہیں۔ دستان کے تین معنی ہیں: ایک تو رستم کے باپ کا نام، اور وہ علم ہے۔ دوسرے ۔۔۔ تیسرے آوازِ خوش۔ اور ۔ جو بلبل کو ہزار داستان کہتے ہیں، سوتی اور فرد مایہ لوگ کہتے ہیں صحیح ہزار دستان ہے، یعنی بہت طرح کی آوازیں بولتا ہے (اجنبع)

دستِ برنجن: یارہ، کڑا۔

دست بند زدن: بمعنیٔ فراہم آمدن گروہی از انسان خواہ از حیوان۔ (دب)

دست بہم دادن: بمعنیٔ میسر آمدن۔ (دب)

دستِ مرنجاد: دعا۔ (د)

www.urduchannel.in

دست زیرِ تیغ داشتن } اشارہ بحالتِ تحیر و سکوت است
دست ستون تیغ گشتن } (پ)

دست و دہن آب کشیدن: یعنی شستن دست و دہن۔
(پ)

دستور: بیرہناد، قاعدہ، قانون۔

دستوری: بمعنی رخصت و اجازت۔ (د، م)

دست یافتن: بمعنی غالب آمدن۔ (پ)

دشت: صحرا، جنگل۔ (ق)

دُشت: بدالِ مضموم، بی تغیرِ صورت در ہر دو زبان بمعنی مکروہ
جمع و ناپاک۔ (فن، ق)

دِشت: بروزن زِشت در ہندی بمعنی نگاہ۔ (فن، ق)

دُشتان[1]: بدالِ مضموم، زن حائض۔ مرکب از دُشت بضمِ دال
بمعنی زشت و نجس، و الف و نون حالیہ۔ (د، فن، ق)

دُشتی اگرہ: بکافِ پارسیِ مکسورہ... اسم شہریست کہ بر قراءِ

۱۔ انجمن آرا میں بفتحِ دال لکھا ہے۔ سراج میں بالفتح لکھ کر یہ بھی کہا ہے کہ
"می تواند کہ بضمِ اول باشد مرکب از دُشت بمعنی زشت و بید و الف
و نون نسبتی، یعنی کسی کہ منسوب بہ بید و زشتی است۔"

www.urduchannel.in

کوہی آباد کردہ اند۔ ہما تا گر مخفف گرد، و گرد با دہ جود افادۂ
معنی بلند بر بعنی شہر تبریز می آید۔ و دشخوار گر ازان گفتند کہ
آن کوہ بلند رہگذر ہای دشوار گزار دارد۔ (فش، ق)
دِشِشت: بر وزن برشت یعنی بہر دو کسرہ، در فارسی چیزی
کہ حس بصر مدرک آن تواند بود![1] (فش، ق)
دفتر حساب: اوار، اوارجہ۔
دقیقہ: خردہ۔
دل: ترجمۂ قلب، و استعارۂ وسط، متن۔ (فش، ق)
دلیل: پاسبر، رہنما، رہبر۔
دِماغہ: کلاہی کہ بر سر باز و شاہین نہند۔ (بہ)
دُم گرفتن: کمر پیچ کردن، کمر راست کردن۔
دمیدن: اُگنا۔ دمید، دمیدہ، دمد، دمندہ، دم۔ (بہ، قن)
دندان: دانت۔ (قن)
دو پیکر: جوزا۔ (د)
دو تخمہ: آمیزش، مجنس۔
دوچار شدن: بہم رسیدن دو کس را باعتبار آن کہ دو چشم

[1] دری کتا: دِشِشت بکسر اول و دوم بمعنی محسوس۔

چوں با دو چشم دگر پیوست ہر آئینہ چار شود، در چار شدن گویند۔ و این
معنی وقتی حاصل آید کہ بعد از دال واو نویسند تا تلفظ پدید
آید۔ (فق، ق)

دوختن: سینا۔ دوخت، دوختہ، دوزد، دوزندہ، دوز
(پ، فق)

دود: دھواں۔ (فن)

دودِلہ: متفکر، مشوش۔ (د)

دُودَہ: گھرانا۔ (د، تغ)

دورباش: مخالفت۔ (د)

دوروزی: بمعنی تنگدستی۔ (بہ، م)

دوش: کل کی رات، کندھا۔ (فن)

دوشیدن: دوشید، دوشیدہ، دوشد، دوشندہ، دوش (پ)

دُوک: تکلا (فن)

دول: بمعنی ظرفی کہ بدان از چاہ آب کشند، فارسی یا سنسکرتیست
کہ در ہندی بدال ثقیلہ شہرت دارد (فق، ق)

دویدن: دوید، دویدہ، دود، دوندہ، دو۔ (پ)

دویم: بروزن جویم غلط۔ دُوُم ہے بغیر تحتانی یا بفرض تحتانی بھی

www.urduchannel.in

لکھیں گے، تو دُیم پڑھیں گے۔ اگرچہ لکھیں گے دویم۔ واو کا اعلان ٹکسال باہر ہے۔ ہاں، دومی درست ہے۔ مگر نہ بحذفِ تحتانی مثلِ زمین بحذفِ نون، بلکہ بطریقِ قلب بعض دویم کا دومی ہوگیا۔ (آ، خ)

دہ آک[1]: ضحاک (د)

دَہان دَرَہ: دم ساہان فاژہ است کہ بہندی جمائی گویند و در عربی تثاؤب و تمطی خوانند۔ (بہ، فش، ق، فن)

دِہ کیا: مضاف اور مضاف الیہ مقلوب ہے۔ یعنی کیای دہ اور حاکمِ دہ، مالکِ دہ (آ، ق، م)

دی: بدال مکسور، روزِ گزشتہ۔ (د)

دیدن: دیکھنا مصدر ہے۔ دید، دیدہ، بینید، بینندہ، بینا۔ (بہ، فش، ق، فن)

دیر باز: بمعنی مدتِ کثیر است در ماضی۔ (فش، ق)

۱۔ رشیدی، سراج اور دری کشا: ۴۳، میں لکھا ہے کہ دہ آک کے معنی ہیں عیب۔ اس میں دس عیب تھے، اس لیے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ میرزا صاحب نے اپنے قلم سے دستنبو کے حاشیے پر ضحاک کو بضمِ اول لکھ دیا ہے، جو سہوِ قلم ہے۔ صحیح بفتحِ ضاد ہے۔

www.urduchannel.in

دیریانہ: ترجمۂ بطی السیر است، بطی الحرکۃ۔ (فق، ق)

دِیس: بیالِ مکسور و یای مجہول، لغتیست فارسی بمعنی مثل و مانند، و دیز بزای ہوز بدلِ آنست چون ایاز و ایاس۔ لاجرم معنی شبدیز مانا بشب است۔ چون توسن خسرو پرویز سیاہ رنگ بود کہ آنرا در عرفِ ہند مشکی نامند، آنرا شبدیز می گفتند۔ (فق، ق)

دیگدان: آتیاغ، چولھا۔ (فن)

دیباس[۱]: لغتی است دری و پہلوی، بمعنی توضیح و تفریح تیسار ساسان پنجم کہ ترجمۂ دساتیر رقم کردہ اند، دیباس را بمعنی توضیح چند جا آوردہ اند۔ (فق، ق)

دیوانگیِ محبت: یعنی وہ جنون جو فرطِ محبت میں بہم پہنچا۔ (ملی)

۱۔ دری کشا: ۳۵، بکسرِ اول و تحتانی معروف بمعنی ترجمہ و توضیح انجمن آرا کے مصنف کو اس لفظ کی تحقیق نہ ہو سکی۔

www.urduchannel.in

ذ

ذَبْح : عبارت از گلو بریدن است۔ (ق، ف)

ذخیرہ : یخنی۔

ذَقَن : زنخ، ٹھوڑی۔ (ق ف)

www.urduchannel.in

ر

راد: بمعنیٔ مردِ کریم، سخی (پچ ، م)

راستہ: سڑک۔ (د)

راشو: نیولا۔ (فن)

رامشگر: چرگر، خنیاگر، مطرب، مغنی۔

راندن: راند، رانده، راند بحرکتِ نون، راننده، رانندہ (پ)

راہ بر: قلاوز، راہ نما۔ پاسبز، دلیل۔

راہِ خفتہ: و راہ خوابیدہ، راہی را گویند کہ آمد و شد مردم
از ان راہ نبود، و ہیچ کس دران راہ تردد نہ کند۔
(فن، ق)

راہ نما: قلاوز، راہ بر، پاسبز، دلیل۔

رایت: نشان۔

www.urduchannel.in

رُبان: لفظِ صحیح، رُبا مخفف۔ (آ، خ)

رُبع: پاتو۔ (قن، ق)

رُت: بفتح، برہنہ و عریان، و بضم تہیدست و بینوا و برہنہ و خالی۔ (فش، ق)

رِجل: پا، پاتو۔ (تیغ)

رُخ: گال۔ (قن)

رَخت: کاچار، کاچالہ۔

رخت آرایش کردن: بمعنیٔ رخت بدل کردن۔ (م)

رخشا و رخشان: ہر دو برای مہملۂ مفتوح است۔ بنای دعویٰ ما بر آن است کہ رخشیدن مصدری است از مصادر، درخشد مضارع آن۔ و این تمام بحث بفتح رای قرشت است۔ بعد افگندن دال کہ علامت مضارع است۔ رخش باقی می ماند کہ کہ صیغۂ امر است چون الف در آخر آن در آرند، افادۂ معنیٔ فاعلیت می کند، مانندِ گویا و بینا و دانا۔ و ہم چنین چون در آخر صیغۂ امر الف و نون بیفزایند، معنیٔ حالیہ دہد

مثل گریان و خندان
دیگر باید دانست کہ این مصدر با مجموع مشتقات باضافہ
دال سادہ نیز می آید، یعنی درخشیدن، درآمیختہ و درخشا و
درخشان نیز گویند۔ رای غیر منقوط در ہر دو صورت
مفتوح مقبول و مضموم۔ نامعلوم ا (پ، خش، ق)۔

رخنہ: روزن، چھید۔ (فن)

ردہ: بہ ہر دو فتحہ، صف۔ و ردہ ردہ، صف در صف۔ و
خشتہای دیوار را کہ باہم برابر نہند، نیز ردہ گویند
در فارسی، و ردّہ بتشدید دال در ہندی۔ (پ، د، فن
ق، م)

ردیف: پیازتہ۔

رزہ: بتقدیم رای بی نقطہ بر زای نقطہ دار۔ بفتحتین۔ و مبدل
منہ آن ریجہ بجیم مفتوح، آنگشی۔ (فش، ق)

۱۔ لیکن فرہنگ انجمن آرای ناصری میں درخشان کو بضم دال و را لکھ کر
بتایا ہے کہ "بفتح را و دال نیز گفتہ اند"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اہل ایران ضمہ کو ترجیح دیتے ہیں۔

۲۔ لغت فرس: ۵۰۲/ بزای فارسی رژہ۔

www.urduchannel.in

رُستاد: بروزنِ اُستاد، روزینہ، مرکب از رُستی و داد است۔ و رُستی، برای مفہوم، بمعنی "احضر" و داد، صیغہ ماضی از دادن۔ و در این جا بمعنی مصدر و مفعول۔ بسبب کثرتِ استعمال رستاد شد۔ چون در دو حرف قریب المخرج برافگندنِ احد المتجانسین رسم است، رستاد ماند۔ (در فتح ۲ قش، ق)

رُستن: برای مفہوم مصدرِ اصلی، رسیدن، رستن، روئیدن، بالیدن اردی۔ و روئیدن مصدرِ مضارعی نکلا ہوا "روید" سے جو رستن کا مضارع ہے۔ (پ، تیغ، ق)

رُستخیز: یعنی قیامت۔ (رخ)

رُستخیز اندازہ: قیامت کے مثل۔ (ن)

رَستن: بفتحِ را، رستن، رستہ، چھوٹنا، رہا شدہ، رہ۔ و درینجا مضارع را مکسور می گردد۔ (پ)

۱۔ رشیدی، سراج اللغۃ، انجمن آرای اور دری کشا میں راستاد کا مخفف لکھا ہے۔ اس لیے بفتحِ اول ہونا چاہیے۔

۲۔ دری کشا: ۳۲۶، میں رستی کے معنی راحت، فراغ، شجاعت اور استیلا لکھے ہیں۔

www.urduchannel.in

رسن باز: بندباز، ریسمان باز، نٹ۔

رسول: وخشور۔ پیغمبر۔

رسیدن: رسید، رسیدہ، رسد، رسندہ، رس، رساندن متعدی ورسانیدن نیز۔ (پ)

رسیدنِ بنا بآب: ہم بمعنئ استحکام بنا وہم بمعنئ انہدام۔ (ع)

رشتن: بکسر را، کاتنا۔ رشت، رشتہ، ریسد، ریسندہ، ریس۔ (پ، فن)

رشتہ: دھاگا۔ (فن)

رصد: ہودل۔ اصدبند، ہودل بند۔

رضامند شدن: تن در دادن۔

رُعب: شکوہ۔

رعد: آسمان غریو، تندر۔

رفتن: بفتح را، رفت، رفتہ۔ رود، روندہ، رو۔ (پ)

رفتنِ انتظام: از پرکار افتادن۔

رفتن: بضم را، جھاڑنا۔ رُفت، رُفتہ، روبد، روبندہ، روب۔ (پ)

رفیق: سنگم۔ ہمراہ

رقیب: بمعنئ مخالف۔ (ع)

رَم : بہ اصطلاح اہلِ دری چیزے را کہ عربی رم می گویند، رمیدہ امر است از رمیدن، و مثلِ سوز و گداز بمعنی مصدری مستعمل۔ و رمیدن، مصدرِ مشہورِ فارسی است۔ (نش)

رمیدن : بھاگنا۔ رمید، رمیدہ، رمد، رمندہ، رم۔ (پ، قن)

رنجور : نشر زدہ۔

رنجیدن : خفا ہونا۔ (قن)

رندِ عالم سوز : بمعنی رندِ بی نام و ننگ۔ استاد: "رندِ عالم سوز را با مصلحت بینی چہ کار؟" (ع)

رنگ : بوزنِ سنگ، بمعنی لون، و دیگر طرز۔ و بمعنی محنت بہانہ

۱۔ میرزا صاحب تیغِ تیز میں لکھتے ہیں: "رم" امر ہے رمیدن کا، اور بمعنی مصدری بھی مثلِ سوز و گداز مستعمل۔ مخفف رمہ بھی ہے"

۲۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "رنگ۔۔ لفظ فارسی الاصل ہے جب اس کو اردو میں منصرف یا بقولِ بعض متصرف کریں۔ تو نون کا تلفظ بھی ہم سادہ جائے گا۔ رنگنا بوزنِ چندا نہ کہیں گے۔ بلکہ وہ لہجہ اور ہے جیسا کہ اس مصرع میں: ہم نے کپڑے رنگے ہیں شنگرفی۔ یہ صحیح ہے اور فصیح ہے۔ مع ہم نے رنگے ہیں کپڑے شنگرفی۔ یہ اعلانِ نون گنواری بولی اور غیر فصیح اور قبیح ہے۔" (آ)

www.urduchannel.in

مبدل مندرج است۔ (فق۔ ق)

رَوان: جان۔ (قن)

رَوانِ گویا: شید اسپہبد، اسپہبدی شید، نفسِ ناطقہ۔

روباہ: لومڑی۔ (قن)

رود بار: جائیکہ جوبہا و رودہا باشد۔ (د، قط)

روز: یوم، دن۔ (قن)

روزِ آیندہ: فردا۔

روزِ اول: تا آغازِ روز۔

روزِ گزشتہ: دی۔

روزن: رخنہ، چھید۔ (قن)

رُوسا ختن: یعنی شرمندہ شدن۔ (پ)

روستا: گانو۔ (د)

رُونگار: دیباچہ۔ (د)

روم: برای مضموم دواوِ مجہول،[1] و مُوم برای فرشتہ، دیبارکی بمعنی موی زہار است، و در ہندی ترجمہ مُسام۔ (فق، فش، ق)

۱۔ سراج و دری کتاب: یاو مجہول۔

www.urduchannel.in

رونق : بارنامہ، فرجام، رنگ۔

رؤیا : پوشاسپ، پوشپاس۔

روآورد : بمعنی سوغات۔ (برہان، د)

رہ انجام : ترکیب[1]۔ (آ، د)

رہبر، رہنما : پاسبر، دلیل، راہ نما، قلاوز۔ (پ، فش، ق)

رہی : بمعنی غلام۔ (بر، د)

ریاضت : تپاس، تپسیا۔

ریچار و ریچال : براے مکسور و یای معروف، بمعنی اچار۔ (پ)

ریختن : ہم لازم و ہم متعدی۔ ریغتن، ریختہ، ریزندہ، ریزیدہ، ریزہ، (پ)

ریدہ[2] : ولد، ترجمہ طفل است۔ (فش، ق)

ریسمان باز : بندباز، رسن باز، شط۔

ریسمان گرہ دار : ہندی گورکھ دھندا۔ (تیغ)

۱۔ دری کشا، ص ۳۲، نیا دور، ماخذ۔

۲۔ سراج، دری کشا : ۳۹، بکسر را و تحتانی مفتوحہ۔ لیکن سراج میں ریدک ریدن سے مشتق بتایا ہے۔ اور اس کے معنی فضلہ اور کھاد کے لکھے ہیں۔

www.urduchannel.in

ریش : جراحت، زخم، گھاو۔
ریش : داڑھی۔ (ق)
ریمن : بیای مکسورہ و میم مفتوح، پلید۔ (۱، ق غ)

۱ : سراج اللغۃ میں بکسر اول و یای معروف و فتح میم لکھ کر چرکن معنی بتاتے ہیں۔

www.urduchannel.in

زبانِ اسرائیش[1]: زبانِ قال، و زبانِ ناسرائیش، زبانِ حال را نامند۔ (رخش، ق)

زباشہ: شعلہ۔ (قن)

زُبدہ: اردو میں خلاصہ۔

زچہ: بجیم سہ نقطہ، بفتحتین زنِ نوزائیدہ۔ در ہندی نیز جچا گویند۔ (تیغ، م)

زُحل: کیوان۔

زَجیر: کُمناک۔

زخم: جراحت، ریش، گھاؤ۔ (قن)

زخمہ: بمعنیٔ مضراب۔ (ق، د)

زدست: ای زدہ است۔ (کم)

زدن: لازمی، ہندی لگنا، جانا، متعدی، مارنا۔[2] زد، زدہ،

۱۔ سراج اللغہ میں لکھا ہے: "در رشیدی بالضم، آلیت گفتار، و روزمرہ و محاورۂ قومی۔ و بہر دو معنی ترجمۂ لسان است۔ مولف گوید: تخصیص بضم خطا ست۔ بفتح نیز آمدہ، بلکہ لہجۂ ایران ہمین است۔ غالبش بفرو ریختہ"

۲۔ مرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے "زدن، لازمی بھی ہے اور متعدی بھی۔ لازمی کے معنی ہندی میں لگ جانا، اور متعدی کے مارنا۔" (آ)

www.urduchannel.in

زند، زننده، زن۔ (آ پ)

زدودن: مصدر اصلی است، مانجھنا۔ و زداییدن مصدر جعلی، اما قیاسی نہ سماعی۔ بزدود، زدوده، زداید، زداییده، زدای۔ (پ، قش، قن)

زرہ: سوتا۔ (قن)

زراعت: کھیتی کاشت۔

زرپاشش: کشیدن۔ (تیغ)

زرّت: بشیم را، جوار۔ (پ)

زردشت: باعتقادِ مجوس پیمبر۔ (آ)

زرگر: سنار۔ (قن)

زشت: دژم، بد، نژند، برا۔ (قن)

زغن: خاد، غلیواژ، چیل۔ (قن)

زغنگ: عربی فواق، ہندی ہچکی۔ (پ)

زمان: لفظِ عربی، آ زیشہ برچی زمانے، یک زمان، ہر زمان، زمان زمان، درین زمان، دران زمان، سب صحیح اور فصیح۔ چہ اس کو ملاکے دو گرد ہا۔ اہل فارس نے مثل موج و موجہ، یہاں بھی "ہ" بڑھا کر زمانہ استعمال کیا ہے۔

www.urduchannel.in

زبان و زمانہ لکھوں میں پاگل ہوں جو غلط کہوں گا؟ ہزار جگہ
میں نے نظم و نثر میں زبان و زمانہ کہا ہوگا۔ (آ، خ)

زمین لرزہ: بھونچال: (د)

زنِ باردار: آبستن، آبستنی، حاملہ۔

زنبور: بھڑ۔ (ق)

زنبیل: جھولی۔ (ق)

زنخ: ذقن۔ ٹھوڑی۔ (ق)

زنِ فاجرہ: جلب۔

زنِ نوزائیدہ: زچہ، جچا۔

زنہار: پناہ۔ (د)

زنہاری: بمعنی مستامن۔ (د)

زوال: ڈھلنا[1] آ، د[1]۔ (قش، ق)

زوجہ: جورو۔ (ق)

زود: بہت جلد۔ (د)

زود مست: تنک شراب، تنک بادہ۔

زہر آلا: آلودہ زہر پذ (ق، ق) زہی: آفت، آسیب۔

[1] رشیدی کا "الفتح وادلام خمیری کہ ازجہت ثان د آسیں مدور کنند و بہندیا پیڑا گویند۔"

www.urduchannel.in

زی: بزای مکسور و یای معروف، بروزنِ سی، جہت و طرف۔
(د، قغ)

زیرپیچ: پطانۂ دستار را گویند۔ (پ)

زیستن: جینا، زیست، زیستہ، زیید، زیندہ، زی۔ (د، پ، قن)

زیلو: بزای مکسور و لام مضموم، بروزنِ لیمو، شطرنجی۔ (د)

زینہار خواستن: خس بدندان گرفتن۔

زیورہ: گہنا۔ (قن)

۱۔ رشیدی: "بفتحِ اول" سراج: "بیای معروف و لام بواو رسیدہ"
انجمن آرا: "بکسرِ اول و ثانی مجہول بروزنِ نیکو، پلاس و گلیم و قالی را گویند" دری کتا: [illegible] "بتحتانی معروف و لام بواو معروف"

www.urduchannel.in

ژ

ژاپیر[1]: بزای نخستین پارسی و ژای آخر تازی، بمعنی شرارهٔ آتش۔ و پیاوران[2] را پیژ گویند۔ (فش، ق)

ژالہ: میخچہ رنگارنگ۔

ژرف[3]: عمیق، گہرا۔ (ق)

ژکیدن: بزای فارسی مفتوح و کاف تازی مکسور و یای معروف، مصدر بیست فارسی بمعنی سخنہای زیرلبی کہ از روی خشم و غضب باشد۔ ترجمۂ آن در ہندی بڑبڑانا۔ (فش، ق)

ژوبیا: ضرب۔ (د)

۱۔ سراج: بہ بای ابجد بوزن قالیز۔

۲۔ پیاوران: نگلی است یا کہ برنجا سپ است۔ و پیاوران جمع آنست الخ

۳۔ دری کشا: ۱۳۴ بروزن حرفا۔

www.urduchannel.in

س

ساتگین[1] : پیالہ راگویند۔ ومخففِ آن ساتگن، چون آستین
مخففِ آستین۔ (فق اق، م)

ساتچہ : چھترا (د، فع)

ساحل : کرارا۔ (آ)

ساختن : بنانا۔ لازمی ومتعدی۔ ساخت، ساختہ، سازد،
سازندہ، ساز۔ (پ، فق)

سازہ : باجا۔ (فق)

سازِ اسپ : ستام۔

ساسان : در فارسی دستیاسی بتغیرِ صورتِ لفظ در ہندی،
بمعنی درویشِ مجرد تا مقید است و این کہ ساسان نام

۱۔ در حق گشتا : اسم، بہ تحتانی معروف۔

www.urduchannel.in

خسروی بود از خسروانِ ایران، ہم ازینجا ست کہ آن خسرو زادہ ترک لباس کردہ، بکسوتِ قلندران در آباد و ویران و کوہ و دشت می گشت۔ چون این چنین درویش را در ایران ساسان گفتندی، و او در ایران بہمان پوشش چہرہ شدہ لاجرم سمر شدہ و ہمین نام بر تخمۂ وے نژاد وی ماند۔ درویشی قلندری ریش و بروت وابرو سترده را نامند۔ (فق، ق)

ساعد: پہنچا۔ (عو)

ساق: پنڈلی۔ (ق)

ساکن: اجنبان۔

سالِ شمسی: منقسم بچہار فصل است، و ہر فصل مشتمل بر سہ ماہ، و ہر ماہ مدتِ ماندنِ آفتاب در یک برج۔ شروعِ سال از رسیدنِ آفتاب بحمل گیرند۔ حمل و ثور و جوزا این سہ ماہ فصلِ بہار است۔ سرطان و اسد و سنبلہ این سہ ماہ فصلِ تابستان۔ میزان و عقرب و قوس این سہ ماہ فصلِ خزان است۔ و این را پائیز و پائیزہ و برگریز نیز نامند۔ جدی و دلو و حوت، این سہ ماہ زمستان است۔ (فق، ق)

www.urduchannel.in

ساتگورو: بزاد معتمد ولہ، پیر و گرو۔ (ر، ف)

ساماکچھ: پوششی است مرزنان را کہ ہندی آن انگیا است۔ (پ)

ستان: بمعنی طرز و آشوب۔ (ق، ق)

ساو: باج، خراج۔ (ر، م)

سایہ: چھاؤں۔ (ق)

سباحت: سپشنا۔

سبد: ٹوکرا۔ (پ)

سبد چین: میوہ را گویند کہ پایان موسم بر شاخسار ماند و چون آن را چینند، شاخسار بی بار ماند۔ (س)[1]

سپر بودن جای: خالی بودن جای۔ (ر)

سبک: ہلکا پھلکا، ہلکی پھلکی۔ (آ)

۱۔ لغت فرس: ۱۸۶ "بمعنی یعنی انگور باشد کہ در باغ ماندہ بود جای جای" اس تشریح میں انگور کی صراحت صرف مثالی حیثیت رکھتی ہے یعنی وہی عام ہے۔ آم، امرود، ناشپاتی، کوئی پھل ہو، اختتام فصل پر دو چار پھل ادھر ادھر ضرور لگے رہ جاتے ہیں۔ باغ والے جب حقوق پورے کرکے انہیں توڑ لیں، تو یہ سب سبد چین کہلائیں گے۔

سبک دست: مشتاق۔ (ل)

سبک سر: چھچھورا۔ (د)

سبلتشا: بروت، مونچھ۔ (ق)

سپاہ سست کردن: عبارت از فروتنی و ترک دعوی است۔ (پ)

سپلو: سپلیا۔ (ق)

سپردن[2]: سپرد، سپرده، سپارد، سپارنده، سپار۔ بحیث مضارع بحذف الف نیز آید۔ (پ)

سپری[1]: بضم سین و بای فارسی، بمعنی آخر۔ (پ، د، ق)

سپنج: بمعنی عاریت، و نیز بمعنی خانہ کہ کشادر زبان بر کنایہ

۱۔ سراج اور انجمن آرا میں بکسر اول لکھا ہے، حالانکہ صحیح بفتح اول ہے

۲۔ اس مصدر اور اس کے مشتقات کے تلفظ میں اختلاف ہے۔ سراج میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ "سپردن بضم سین نہ کسر آن اتفاقیہ معزم است وہمچنین بای فارسی کہ بعضی مضموم خوانند و بعضی مفتوح۔ ازین جاست کہ سپاران بالف نیز صحیح است و بودن الف مخففہ این است۔ و سپردن و مردن نیز قافیہ کردہ اند۔" ان لغات میں سے غالب کے نزدیک بضم ہر دو صحیح معلوم ہوتا ہے۔

www.urduchannel.in

کشت ساز ند۔ از نی و غلت[۱]۔ (پ)

سپندان: ہندی رائی۔ (پ)

سپوختن: بزور فرو کردن چیزی در چیزی۔ سپوختنا، سپوختہ سپوزد، سپوزندہ، سپوز۔ (پ، ق)

سپہر: آسمان، چرخ، فلک، گردون۔

سپہرہ: طلسم۔ سپہرہ ساز، طلسم ساز۔ (پ)

سپہری سپیلہ: مریخ۔ (د، ق)

سپید توز: سپید لوہ لیس از امضای قاعدۂ ترخیم سپید لوہی مانند فردوسی در شاہ نامہ گوید:

سپید لوہ الوہلاک آمدست مرادر ز توز بخاک آمدست

(ش، ق)

سپید کردن خانہ: سیم گل کردن۔

۱۔ لغات فرس: ۶۵، میں بمعنی منزل یک شب، لکھا ہے۔

۲۔ سراج اور دری کشا: اسم، بکسر اول۔ مگر سراج میں یہ بھی صراحت کی ہے کہ بعض لوگ بفتح سین بھی بولتے ہیں۔

۳۔ میرزا صاحب اور ان کے معاصر صاحب دری کشا دونوں اس لفظ کو بضم یا لکھتے ہیں، لیکن صحیح بفتح یا ہے۔

www.urduchannel.in

ستارۂ روز: آفتاب، سورج۔ (د، قغ، فش، ق)

ستاک[1]: شاخ نورستہ۔ ہندی کونپل۔ (دم)

ستام: سازِ اسپ، گھوڑے کا ساز۔ (د، قغ)

ستان: بکسرہ، چت۔ و در فارسیٔ قدیم لغتی است بمعنیٔ مقام و محل، چون گلستان و دبستان۔ و نظائر این بسیار است آستان، بمعنیٔ دہلیز، ہمان ستانی است یا دردن الف ممدودہ قبل از آن۔ در ہندیٔ قدیم "استھان" بفوقانیٔ مختلط التلفظ بہائی ہوز، بمعنی تعیین و محل و مقام است علی الاطلاق کہ اکنون در عرفِ اہلِ ہند بہ تکیۂ فقیر اشتہار دارد۔ (د، قغ، فش، ق)

ستد: بسینِ مکسور و تای فوقانی مفتوح مضارع ستادن است (فش، ق)

سُتُدن: بسینِ مضموم و تای مضموم، در معنی باگرفتن مرادف ستد بفتحتین صیغۂ ماضی است از ستدن۔ و مضارع آن ستاند و امر آن ستان است۔ و ہم ازین مرکب

۱۔ لغتنامہ فرس: ۲۹۹ گمبریستن۔

www.urduchannel.in

سحر: اور صبح مرادف بالمعنی ہیں۔ اور وہ انجامِ لیل اور آغازِ
نہار ہے۔ مگر بخلافِ صبح، سحر بطریقِ مجاز بعدِ نصفِ
شب سے صبح تک مستعمل ہے۔ طعامِ آخرِ شب کو سحری
اور سحرگہی کہتے ہیں۔ (ک)

سُختن: بضمِ سین[1]، مصدرِ اصلی، بمعنیٔ وزن کردن۔ تولنا۔
سنجد، سنجیدہ، سنجندہ، سنج۔ سنجیدن مصدرِ
مضارعی۔ (پ، د، غ، م، ق)

سخن: کا دوسرا حرف مضموم بھی ہے اور مفتوح بھی ہے۔
اور اس پر متقدمین و متاخرین اور اہلِ ایران اور اہلِ
ہند کو اتفاق ہے۔ (ص)

سخنہای زیرلبی: ژکیدن، بڑبڑانا۔

سخی: راد، کریم۔

سدا بہار: ہمیشہ تازہ، دراصل [illegible] اصطلاح۔ (د)

۱۔ دری کتاب: ۴۴، بفتحِ اول و ضمِ آن نیز، لیکن سراج میں بعد لکھا
اور انجمن آرا میں فردوسی اور نظامی کے اشعار سے پیش لفظ بفتحِ سین ہی
کو صحیح قرار دیا ہے اور جن شعروں سے ضمہ ثابت ہوتا ہے ان کے متعلق
یہ لکھا ہے کہ یہاں معنی وزن کردن سمجھنا چاہیے، بلکہ سوختن کا مخفف ہے۔

www.urduchannel.in

سراپا: خلعت۔ (د)

سرایان: سرای صیغۂ امر است از سرودن، بالف و نون حالیہ پیوند یافتہ، مانند گریان و خندان و افتان و خیزان۔ (قش، ق)

سرایش: ترجمۂ قال است۔ (قش، ق)

سر چراغ افگندن: بمعنی گل گرفتن چراغ۔ (پ)

سرخ: آل۔

سر خاریدن: مفہوم این کلمہ آنست کہ انسان در آن حالت کہ فرو ماندہ باشد، و ہیچ کار نتواند کرد، بہ سر خاریدن گیرد چنانکہ عرفی فرماید۔

مرا زمانۂ طناز دست بستہ و تیغ

زند بفرقم و گوید کہ "ہان سری میخار"۔[1]

(قش، ق)

سردار سپاہ: اسپہبد

سرزنش: جھڑکی۔ (ق)

سرسبز: سرسبزی، سرسبزہ۔ این [illegible] از [illegible] خالی [illegible]۔

۱- در کشاف: [illegible]، بکسر یای مجہول و زبان قال و [illegible]۔

www.urduchannel.in

سرشار: لبریز۔ (ع)[1]

سرطان: خرچنگ، کیکڑا۔ (ق)

سرکشیدن، درکشیدن: بمعنی نافرمانی۔ (چ، ق، ا)

سرمست: کسی را گویند کہ شراب نوشیدہ باشد و دماغش رسیدہ باشد۔ (فش، ق)

سرمۂ سلیمانی: کتابی است موسوم بدین اسم۔ آن سرمہ کہ اسماء پری از قاف آوردہ در چشم عمرو عیار کشیدہ بود تا بسبب آن سرمہ او پری را می دید۔ (فش)

سرنگون: آونگاں، الٹا، اوندھا، شگفتگی۔

سرنہادن: بمعنی اطاعت کردن۔ (چ)

سروبرگ: بمعنی سازوسامان۔ (ج)

سرودن[2]: گانا، کہنا، سرود، سرودہ، سرایند، سرایندہ۔

۱- مرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں، "سرشار لسان فارسی میں ماخوذ ہے پیالے کی۔ معنی لفظی اس کے لبریز۔ لیکن شاعر کو لبریز کیوں کر کہیں گے۔ اور یہ جو اردو میں مستی و سرشار مترادف المعنی استعمال میں آتے ہیں، اہل اللہ نہ سمجھے۔ فارسی میں تتبع اردو کا ناجائز ہے۔"

۲- رشیدی، سراج اور انجمن آرا میں بفتح سین ثبت کیا ہے ۔

www.urduchannel.in

سرای ۔ (پ، قن)
سترہ مرد: کھرا آدمی ۔ (د، قط)
سہر بچہ: کراک، صعوہ، ممولا۔
سر پر: در ہر دو زبان بمعنیٔ جسم و کالبد است ۔ و در عربی تخت
را گویند۔ (قش، ق)
سزا: باد افراہ، کیفر۔
سعادت: نیک بختی ۔ (قن)
سعدِ اکبر: زاوش، برجیس، مشتری ۔
سفتن: سفت، سفتہ، این بحث را مضارع نیست ۔ (پ)
سفتہ: ہنڈوی ۔ (د)
سفتہ گوش: بمعنیٔ محکوم و فرمانبر ۔ (م)
سفیر روز: ایوار۔
سفیر شب: شبگیر۔
سقّا: آب کش ۔
سقف: آسمانہ، چھت ۔ (د، قن)
سگ: کتا ۔ (قن)
سگالیدن: بمعنیٔ اندیشیدن، با مجموعِ مشتقات، سگالیدہ،

www.urduchannel.in

سگالیدہ، سگالد، سگالندہ، کہ ازان جملہ سگال صیغۂ امر
ست و سگالش حاصل بالمصدر، ہمہ بکافِ فارسی است
نہ بکافِ کلمن - (پ، فش، ق)

سمراد: بسینِ مفتوح، وہم - (پ، د)

سمی: اداش، ہمنام -

سنبلہ: خوشہ، گلنبان -

سنج: بسینِ مفتوح، جھانجھ - (د)

سنجر: چنان کہ درویشِ قلندر ریش و بروت و ابرو سترده را
سامان نامند، سنجر نقیرِ متورع متشرعِ صاحبِ خرقہ
و عمامہ را خوانند - (فش، تن)

سنجرستان: خانقاہ - (فش، ق)

سنجیدن: سنجش، تولنا، مصدرِ مضارعی - سنجد مضارع - (د،
تغ، قن)

سنگ: پتھر - (قن)

سنگ پشت: کشف، باخہ، کچھوا - (پ، قن)

سنگچہ: اولا - (د)

سنگلاخ: جائی کہ سنگ بسیار بود - (د قط)

www.urduchannel.in

سنگم: بسین و کافِ پارسیِ مفتوح، در ہر دو زبان بمعنیِ رفیق و ہمراہ۔ (قش، ق)

سوختن: مصدر، جلنا، لازمی و متعدی، سوخت، سوختہ، سوزد مضارع، سوزندہ، سوز۔ امر، سوزش حاصل بالمصدر (آ، پ، قن)

سودن: سود، سودہ، ساید، سایندہ، سای۔ (پ)

سُوَر: خوشی[۱]۔ (د)

سُوَرنای: شہنائی۔ (د)

سُوزن: آلۂ بخیہ۔ (نش، ق)

سُوگیر: جانب دار۔ سُوگیری، بمعنیٔ طرفداری۔ (د، س)

سوم: بسینِ مضموم و واوِ مجہول، در ہر دو زبان اسم ماہ۔ (قش، ق)

سُومہ[۲]: خند۔ (د)

سولیس: بسینِ مفتوحہ و واوِ مکسورہ بیا زدہ بروزنِ انیس، بجری (د، قخ)

۱۔ لغتنیہ فرس، ۱۲۱، بمعنیٔ مہمانی باشد با نیوہی۔ دری کشا: بواوِ معروف و انجمن آرا بروزنِ شور، بمعنیٔ جشن و مہمانی و عروسی در ترکیب سُرخ۔

۲۔ دری کشا، ۴۴، بواوِ معروف۔

www.urduchannel.in

سَوِیق : پشت، ستّو، آردِ بریان۔ (قن)

سہ شنبہ : بہرام روز، منگل۔ (قن)

سَہلِ ممتنع : کسرۂ لامِ توصیفی، سہل موصوف، ممتنع صفت، اُس نظم و نثر کو کہتے ہیں کہ دیکھنے میں آسان نظر آئے، اور اُس کا جواب نہ ہو سکے![1] (آ، عس)

سہیتا : بروزنِ سعید، عمارت۔ (د)

سہی : نہیں۔ (قن)

سیاہہ : فہرست۔ (د)

۱۔ مرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں : "کسرۂ لام توصیفی ہے۔ سہل موصوف ممتنع صفت۔ اگرچہ بحسب ضرورتِ وزن مبنع ہو سکتا ہے، لیکن مخلِ فصاحت ہے۔ اور لام موقوف تو خود سراسر قباحت ہے۔ سہلِ ممتنع اُس نظم و نثر کو کہتے ہیں کہ دیکھنے میں آسان نظر آئے اور اُس کا جواب نہ ہو سکے۔ بالجملہ سہلِ ممتنع کمالِ حسنِ کلام ہے۔ اور بلاغت کی نہایت۔ ممتنع دراصل ممتنع النظیر ہے۔ شیخ سعدی کے بیشتر فقرے اُس صفت پر مشتمل ہیں، اور رشید و طواط وغیرہ شعرائے سلف نظم میں اس شیوے کی رعایت منظور رکھتے ہیں۔ خودستائی ہوتی ہے۔ اگر سخن فہم غور کرے گا، تو فقیر کی نظم و نثر میں سہلِ ممتنع اکثر پائے گا۔" (آ، عس)

www.urduchannel.in

سپاہی زدن: بمعنیٔ خود نمائی و خودستائی۔ (پ)

سپاہی کردن: بمعنیٔ ظاہر شدن۔ (پ)

سپیر: لہسن۔ (قن)

سپیل: نالا۔ (قن)

سیلاب چین: چلپچی۔[1] (ع)

سیلی: دھپیا۔ (قن)

سیم: چاندی۔ (قن)

سیمراخ: بوزنِ نیم باز، آنچہ از حق بتضرع خواہند۔ و سیمراخ را بہ پذیرفتہ شدن و ناپذیرفتہ شدن ستایند، یعنی اجابت و عدمِ اجابت۔ (فش، ق)

سیم گل: بکافِ پارسیٔ مکسور باضافۂ لفظِ کردن یعنی سپید کردن شاید۔ (پ، م)

سیمناد: بروزنِ پیرباد، بمعنیٔ سورہ (فش، ق)

سینہ: چھاتی۔ (قن)

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے: "سیلاب چین، ایک لفظ ہے ہندیوں فارسی دان کا۔ اصلی لغت چلپچی، اور یہ لغت ترکی ہے۔" (ع)

www.urduchannel.in

ش

شْ[1]: خطابِ واحدِ غائب۔ (غس)

شاپور: بپای فارسی و واو، مخفف شاہ پور یعنی پور شاہ، اسم پادشاہ (فش، فز)

شاخ: ٹہنی: (فق)

شاخابہ: اُس نہر کو کہتے ہیں کہ جو کسی دریا میں سے کاٹ کر

1۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "خطابِ واحدِ غائب، نہ "اش" بالف، اگر آخر لفظ مبنی بائی اظہاری حرکت پر ہو، مثلاً غمزہ و چشمہ و خانہ و دانہ، تو اُس کو یوں لکھتے ہیں: چشمہ اش، غمزہ اش، خانہ اش، دانہ اش اور باقی سب الفاظ کا حرفِ آخر شین سے مل جاتا ہے۔" (غس)

www.urduchannel.in

جاری کریں۔ (آ)

شاخِ نورستہ: شاک، کونپل۔

شاخُل: بخای مضموم۔ بروزنِ کاکل، اسم غلہ ایست کہ آن را در ہندی ادہر گویند۔ (پ، فش، ق)

شادخواست: خواہش از روی اشتیاق۔ (د، قغ)

شاد شدن: کلاہ انداختن۔ کلہ گوشہ بر آسمان سودن۔

شار: عمارت۔ و ازین مرکب است شارستان۔ و شارسان مخففِ آن است۔ و شارستان، عمارتہای بسیار۔[۲]

(پ، د، قغ، فش)

شانہ: کنگھی۔ (فن)

شاپور: بہر دو واو، مصوری بود در زمانِ خسرو پرویز کہ در شکارگاہ شیرین تصویر خسرو کشید، و پیام آن پیکرِ خاتون نزدِ خسرو مہر تمثال آورد۔ (فش، ق)

شاہین: عربی میں ایک باجے کا نام ہے۔ (غ)

۱۔ انجمن آرا میں داخل کا ہم وزن شاکر لکھا ہے کہ اسے شاخول بھی کہتے ہیں۔ سراج میں ہے کہ خ پر تینوں اعراب پڑھے جاتے ہیں مگر صحیح ضمہ ہے۔ اس لیے کہ شاخول لیا دکنی اسی معنی میں آتا ہے

۲۔ قغ میں شارستان کے معنی عمارت لکھے ہیں۔

www.urduchannel.in

شب : رات۔ (قن)

شب در میان دادن : عبارت از وعدہ کردن، خواہی وعدۂ یک روز، خواہی زیادہ۔ (پ)

شبدیز : مانا بشب۔ چون توسنِ خسرو پرویز سیاہ رنگ بود کآنرا درعرفِ ہند مشکی نامند، آن را شبدیز می گفتند۔ (قن، ق)

شَبْرَو : لفظِ مرکب است، کنایہ از دزد۔ شبروان، جمع است یعنی دزدان۔ (د، قن، ق)

شب غم کا جوش : بمعنیٔ اندھیرا ہی اندھیرا۔ (ع)

شب گرد : شحنہ و عسس و کوتوال را گویند۔ (د، قن، ق)

شب گیر : سفرِ شبانہ۔ (پ، د)[1]

شبنم : اوس۔ (قن)

شَت : بشینِ منقوطہ مفتوحہ، ترجمۂ حضرت است۔ (قن، ق)

شتاب رفتن : قطرہ زدن۔

شتافتن : شتافت، شتافتہ، شتابد، شتابندہ، شتاب۔ (پ)

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "شب گیر اس سفر کو کہتے ہیں کہ پہر ڈیڑھ پہر رات رہے چل دیں۔" (خ، عس)

www.urduchannel.in

شتالنگ: کعب، ٹخنا۔ (قن)
شتر سواری: ہیون۔
شتر مست: بجنی۔
شحنہ: شبگرد، عسس، کوتوال۔
شدن: در رفتن در یک معنی ترادف دارد، یعنی، جانا۔ چنانکہ
آمد و رفت، و آمد و شد، ہم بر زبان و ہم بر قلم جاریست
(قش، ق)
شدی: بیای مجہول، بمعنی می شد۔ (عس)
شراب: تاہو۔
شراب خرما: نبیذ۔
شرارۂ آتش: ژاپیر۔
شر بہ پیرہن افشاندن: بمعنی بیقرار کردن۔ (پ)
شرزہ: بشین و زای مفتوح، صفت شیر، بمعنی خشمگین۔ (آ)
شرق: خاور، پورب (قن)
شرق تا غرب: آفتاب گردش۔
شرمندہ شدن: درخط شدن، رو ساختن۔
شرمندگی: خجالت۔

شرنگ[۱] : ثمری است تلخ طعم کہ در صورت تحریرہ مانند پیہ آن در مسہلات بلغم و سودا بکار رود، و در عربی آن را حنظل گویند، و در فارسی شرنگ و در ہندی اندراین۔ (فن)

شریعت : فرسنداج۔

شستن : مخفف نشستن است بحذف نون و بقای شین متعدی نشستن و شستن نشاندن است و نشانیدن مزید علیہ۔ (فن، ق)

شستن دست و دہن : دست و دہن آب کشیدن۔

شست و شو : پاد یاب، پاد یاد۔

شعاع : سورج کی کرن۔ (فن)

شعلہ : زبانہ۔

شغال[۲] : گیدڑ۔ (فن)

۱۔ سراج اللغۃ: بفتحتین و نون ساکن و کاف فارسی، حنظل و بعضی گویند زہرہ کہ نباتی است معروف و بعضی بمعنی مطلق زہر گفتہ اند۔ اول اقوی است۔

۲۔ انجمن آرا میں بروزنِ زغال لکھا ہے۔ (وہ زغال کتاب میں مذکور نہیں) لیکن عام طور پر زغال کی زے مضموم پڑھی جاتی ہے، چنانچہ لغتِ فرس میں پروفیسر عباس اقبال (طہران) نے زغال کو بضمِ اول ہی ضبط کیا ہے۔ اس سے یہ قیاس کیا جائے گا کہ صاحب انجمن آرا کی رائے میں شغال بضمِ شین ہے لیکن سراج اللغۃ میں بکسرِ شین اور اشتائن گاس کی لغت میں بفتح شین لکھا ہے۔

شفشاهنگ: و شفشاهنج، تختهٔ فولادِ مشبّک که تارهای زرد سیم بدان درکشند۔ ہندی آن جنتری[1]۔ (پ)

شفق: سرخی که بر افقِ آسمان پدید آید، اگر بصبح است و در بشام، آن را شفق گویند، بی تفرقهٔ شام و بام۔ (فق)

شکرد: بشینِ مکسور و کافِ مفتوح و رای مفتوح بدال پیوسته، یعنی شکار کند۔ یارانِ خود را جز صید هم که شکار نیز مثلِ شکوه، اسمِ جامد بوده است، و آن را بعد حذفِ الف متصرف ساخته اند، یعنی شکاریدن و شکرد و دیگر مشتقات (د، فق، ق، م)

شکستن[2]: شکست، شکستم، شکنند، شکننده، شکن۔ (پ)

شکم: پیٹ۔ (فق)

شکم بنده: لت انبان، پرخوار۔

شکوه: بضمِ شین زینهار نیست۔ همان بکسرهٔ شین و ضمهٔ کاف و واوِ مجهول، اسمِ جامد است بمعنی دبدبه و شان و رعب و شکوهیدن، مصدرِ جعلی است بمعنی متاثر شدن از

۱۔ لغتِ فرس، ص ۱۰۵ / بمعنی شکنجه۔

۲۔ انجمن آرا: با اولِ مکسور۔

www.urduchannel.in

مہابت و عظمت ۔ ترجمۂ آن در ہندی رعب میں آنا[۱]۔
ہانا در قصیدہ بیتی دارم کہ نخستین مصرعش این است:
دانشش اندوز نباید کہ شکوہد ز سوال
چون آن قصیدہ شہرت یافت، یکی از علما در بزمی کہ
من نبودم، برین لفظ خردہ گرفت و گفت کہ شکوہ بمعنی
ندارد۔ ہم از اہلِ بزم پاسخ یافت کہ نظامی در سکندر نامہ
میفرماید:
شکوہید دارا ز نزلی چنان
خندہ زد و فرمود کہ شکوہید سند شکوہ بمعنی تواند بود، ہای
برین علم و فضل کہ ماضی را مسلم داشت و
مضارع را نا روا پنداشت۔ مردی سخت کوشش
گرم خون فردای آن روز برہانِ قاطع را بخانۂ آن فرزانہ
برد و شکوہد را یوی نمود، بخود فرو ماند۔ پنداری، برہانِ
قاطع کلام آسانی است کہ ہیچ کس را از تسلیم آن گزیر

۱۔ لغت فرس: ۴۵۳، میں بمعنی حشمت و بزرگی لکھا ہے اور مصحح کتاب نے شین پر ضمہ لگایا ہے۔ دری کشا: ۶۴ میں مندرج ہے کہ بمعنی حشمت و دبدبہ بضم شین اور بمعنی ترس و بیم بکسر شین ہے۔

www.urduchannel.in

نیست۔ دید و خندید و گفت کہ من میدانم۔ حاجت بدیدنِ
برہانِ قاطع نیست۔ دیروز ظریفانہ سخنی گفتہ بودم۔ زنہار
پیشِ میرزا حکایت نخواہی کرد۔ آہ، از عربی خوانانِ
فارسی ناشناس! (دفش، ق)

شگافتن: مصدر بیست، ترجمۂ آن چیرنا۔ ماضی، شگافت، و
مضارع شگافد و مفعول شگافتہ۔ (پ، فش، ق)

شِگرف: بشینِ مکسور، و اِشگرف، بہمزۂ مکسور، یعنی نادر و
عجیب است، و صفتِ خوبی و ندرت می افتد، چنانکہ
فتحِ شگرف، و شانِ شگرف، و شوکتِ شگرف۔ (فش، ق)

شِگفت: یعنی عجب، شگفتی، مزید علیہ۔ (پ، ع)

۱۔ پنج آہنگ مطبوعۂ ۱۸۵۳ء اور قاطع برہان میں بکافِ عربی لکھا ہے
اور درفش کاویانی اور کلیاتِ نثر (مطبع نولکشور، طبع دوم) میں بکافِ
فارسی۔ سراج میں ہے "مولف گوید، بکافِ تازی در اکثر فرہنگہا آمدہ
و شہرت بکافِ فارسی دارد"

۲۔ رشیدی و سراج میں بمعنیٔ عجیب شین اور کافِ عربی دونوں کے کسرے کے
ساتھ ضبط کیا ہے اور دری کشا ۴۶ میں شین مکسور و بکافِ عربی و
فارسی مفتوح لکھا ہے۔ فرہنج آہنگ کے ۱۸۵۳ء والے نسخے میں بکافِ عربی
اور کلیاتِ نثر میں بکافِ فارسی درج ہے۔

www.urduchannel.in

شگفتن: شگفت، شگفتہ، مضارع شگفد۔ امر ندارد۔ (پ)

شگوہ کردن: بمعنیٔ قی کردن۔ (پ، م)

شلوار: پاجامہ یعنی جامۂ پا۔

شمردن: شمرد، شمردہ، شمارد، شمارندہ، شمار۔ بحث مضارع بحذف الف نیز آید۔ (پ)

شمس: آفتاب، خورشید، مہر، نیر، ہور، سورج (تن)

شمن: بوزن چمن، بت پرست۔ (پ)

شمیدن: بمعنی پوشیدن، ٹکسال باہر ہے[2]۔ (تیغ)

شنا: بوزن بنا در فارسی ترجمۂ سباحت است۔ و آشناہ و آشنا ہم بمعنیٔ مصدر ست و ہم بمعنیٔ فاعل۔ در ہندی اشنان بفتحۂ اول و اضافۂ نون، غسل، ارتماس در دریا را گویند خصوصاً و ہر گونہ غسل را گویند عموماً۔ (قش، ق)

۱۔ لغت فرس: ۳۴۴، سراج، رشیدی اور دری کشا وغیرہ میں شمیدن کے معنی رمیدن لکھے ہیں۔ سراج میں یہ بھی لکھا ہے کہ: بمعنیٔ پوشیدن، شنیدن بنون پیش ابیاسیر فصاحت شہرت دارد۔ ہر چند ماخوذ از شم کہ لفظ عربیت نیز می تواند شد از عالم طلبیدن و فہمیدن و طبعیدن چنانکہ روزمرۂ بعضی عوام است۔

۲۔ لغت فرس: ۹۔

www.urduchannel.in

شِناختن: شناخت، شناختہ، شناسد، شناسندہ، شناس۔ (پ)
شَنُودن: شنود، شنودہ، مضارع ہردو (شنیدن و شنودن) یکی است، شنود بکسرِ شین و فتحِ نون و فتحِ واو، شنودہ: سُنتو۔ (پ)
شَنوسہ[1]: بشینِ مکسور و نونِ مفتوح و ہای مختفی، عطسہ را گویند۔ (فش، ق)
شنیدن: سُننا، سونگھنا، حاخظ۔

بوی خوش تو ہر کہ ز بادِ صبا شنید
از یارِ آشنا سخنِ آشنا شنید

شنید، شنیدہ۔ این بحث بواو نیز آید و درین حالت نون مضموم گردد، شنودن، شنود، مضارع ہردو یکی است

---

[1] قاطع برہان میں شنوسہ اور درفشِ کاویانی میں اشنوسہ ہے۔ سراج میں بالفتح اول و شین معجمہ بعد واو اختیار کر کے لکھا ہے کہ بعضے بکسر اول بھی پڑھتے ہیں اور برہان میں واو کے بعد سین کو بھی صحیح بتایا ہے۔ فرہنگ انجمن آرای ناصری میں دونوں کو صحیح بتایا ہے، مگر حرفِ اول ہر دو صورت مفتوح ہے لغتِ فرس: ۱۹۱ ھ میں شنوسہ ہی اختیار کیا ہے، اور رودکی کا ایک قطعہ مثال میں پیش کیا ہے، جس کے پہلے شعر کا قافیہ آفرد شہ ہے۔

www.urduchannel.in

شنود بکسر شین و فتح نون و فتح واو، شنونده (پ)
شور و غوغا کردن: نمک بر آتش افگندن۔
شوق کردن: کلاہ انداختن، کلہ گوشہ بر آسمان سودن۔
شوکت: اروند، اورند۔
شوم: بفتحتین، ترجمۂ سبب۔ (د، م)
شوی: خاوند۔ (رقن)
شہتیر: فرسب۔
شہر: گرد۔
شہرکیا: بکاف عربی مفتوح، حاکم شہر۔ (د)
شہ نشان: نشانندۂ شاہ۔ (د)
شید: بشین مکسور و یای معروف، بر وزن عید، در معنی با فروغ متحد است۔ روشنی۔ (خ، د، فن، ق)
شید اسپہبدا[1] و اسپہبدی شید: عبارت از نفس ناطقہ است کہ پارسیان آن را روان گویا نیز گویند۔ (فتق، ق)

۱۔ میرزا صاحب اور ان کے معاصر صاحب برہان کی سادونوں اسپہبد کی ب کو مضموم قرار دیتے ہیں، لیکن صحیح بفتح با ہے، اور یہ نسخہ موبد و بابد وغیرہ دوسرے مرکبات میں بھی پایا جاتا ہے۔

www.urduchannel.in

شبستان : بشینِ مکسور، ترجمۂ نورالانوار - (م)

شیر : دودھ - (ق)

شیشہ در جگر شکستن : بمعنی بیقرار کردن - (پ)

شیلان[۱] : مائدہ دعوت - (م)

شیون : رونا، نوحہ -

شیہہ : بمعنی صدای اسپ، لغتِ فارسی، بشینِ مکسور و یای معروف و ہای ہوز مفتوح و ہای ثانی زدہ - عربی صہیل - (خ)

۱- سراج : "بروزن گیلان"

www.urduchannel.in

ص

صحابی: دوست۔ جمع اصحاب۔ (ق)

صبح: سحر، انجامِ لیل، آغازِ نہار۔

صحرا: دشت، جنگل۔ (ق)

صدا: آواز۔ نوبتی در مدرسۂ دہلی چنانکہ قانون و قاعدۂ مدارس است، بزمِ امتحان آراستند و کارِ امتحان بیکی از علمای جلیل القدرِ اسلامیہ کہ دران عہد از بہرِ این مہم بطریقِ دورہ از کلکتہ بدہلی رسیدہ بود، حوالت داشت۔ یکی از طلبۂ علم بچشمداشتِ عرضِ جوہرِ لیاقتِ خویش عبارتی عربی بنظرِ آن بزرگوارِ ممتحن گزرانید۔ مگر لفظِ "صدا" دران عبارت داخل بود۔ ممتحن خشمگین شد و فرمود کہ اندراجِ لفظِ پارسی در عبارتِ عربی گمراہی است۔ اشعارِ شعرای نامآور

www.urduchannel.in

عرب و قاموس و منتہی الارب آوردند، تا صدا را در اشعارِ عربی و کتبِ لغات عربی دید و خشم فرو خورد۔ چون این حکایت بمن رسید، گفتم: "این بزرگ بیتر از فریب خوردگان و گمراه کردگانِ جامعِ برہان قاطع خواہد بود۔ و بالِ این گمراہی نیز بر گردنِ اوست۔" (فش، ق)

صَدَقَہ: بر حق۔

صرصر: آندھی۔ (قن)

صعوہ: کراک، صربچہ، ممولا۔

صفا: زدہ۔ صفت و رصفت: ردہ ردہ۔

صلوٰۃ: نماز (فش، ق، قن)

صمد: اسم صفت، معنی، نہ چیزی از وی بیرون رود و نہ چیزی بدرون آید۔ نہ زیادہ شود، نہ کم گردد۔ (تیغ)

صوبہ: خرہ۔

صورت: پاڑند، ہیئت۔

صوم: روزہ۔ (فش، ق، قن)

صَہِیل[1]: آوازِ اسپ را گویند، بصادِ مفتوح و ہای مکسور و یای

---

[1] تیغ تیز میں میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "عربی میں گھوڑے کے ہنہنانے کو صہیل بوزن دلیل کہتے ہیں۔"

معروف، در لسانِ عرب، وشیہہ، بشینِ مکسور و یای معروف و های ہوزِ مفتوح بہای ہوزِ دیگر پیوسته، در زبانِ پارس۔

اینک دبیرانِ دسخنورانِ ہند را می بینم که صیحه را بوزنِ شیہہ یعنی بصادِ مکسور، آوازِ اسپ می گویند و بفارسی بودن معترفند و نمی فہمند که صیحه بصاد لغتِ پارسی نمی تواند بود، عربی است، و در عربی نیز بمعنیٔ آوازِ اسپ نیست۔ (فش، ق)

صیحه: بصاد و تحتانی و حای حطی بر وزنِ بیضه، لغتی است عربی بمعنیٔ آوازِ ہولناک، چنانکه خروشِ تندر و آسمان غریو، که تازیان آن را رعد گویند، و دیگر اصواتِ سہمگین۔

(ع، فش، ق، ن)

۱۔ عود میں میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "بوزنِ بیضه عموماً بمعنی ہر صدای ہولناک و مہیب"۔

www.urduchannel.in

ض

ضَحّاک : دہ آک۔

ضرب : تروپ۔

ضَغْطہ : فِشارِ قبر۔

ضِلع : خُرہ۔

ضَمان : مصدرِ عربیست و افادۂ معنیٔ فاعلیت نیز کند و بمعنیٔ ضامن آید۔ آنانکہ از تصرفِ پارسیان ناآگہند، در صحتِ لفظِ ضمانت تامل دارند۔ ماکہ پیروِ فارسی گویانیم، تصرفِ آنان را چون نپذیریم و آنچہ پیشروانِ ما گفتہ اند ما چرا نگوئیم۔ صاحب قدرتان نہ تنہا آخرِ لفظِ ضمان فوقانی افزودہ اند، بلکہ فارغ را فراغت و قرب را قربت و باب

www.urduchannel.in

را بابت نیز نوشتہ اند۔ یکی از شیوا بیانان ایران در بہاریہ گوید:

شد از داغِ شقائق تا پرِ زاغ
ضمانت نامۂ سرسبزیٔ باغ

ہمچنین یای مصدری در آخر مصادرِ عربی آوردہ اند، و انتظار را انتظاری و حضور را حضوری و سلامت را سلامتی و حیرانی را بمعنیٔ حیرت بلکہ ہمانا بمعنیٔ حیران و نقصانی بجای نقصان آرند و مارا از تسلیم گزیر نیست۔
(قش، ق)

ضیمران : بروزنِ زرگران، لغت عربی ہے نہ معرب۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ پھول ہندوستان میں ہوتا ہے یا نہیں۔ اس کی تحقیقات از روی الفاظ الادویہ ممکن ہے
(آ۔ ح۔ غ)

www.urduchannel.in

ط

طارمِ نُہم : عرش است (فش، ق)

طارمِ ہشتم : کرسی را گویند (فش، ق)

طافت : پایاب۔

طالع : شبھ گھڑی، بری گھڑی۔ (رخ)

طاؤس : مور۔ (فن)

طَبل : تبیرہ، نبیرہ، کوس۔

طبیب : پزشک، حکیم۔

طَرح : بسکونِ رای قرشت، بمعنیٔ فریب ہے۔ لیکن اردو میں یہ لفظ مستعمل نہیں۔ وہ دوسرا لفظ ہے طَرَح بحرکتِ رای قرشت بروزنِ فَرَح۔ اس کو بسکونِ رای بولنا

www.urduchannel.in

عوام کا منطق ہے ... غزل کی طرح، زمین کی طرح بہ سکون ہے۔ اور بمعنیٔ روش و طرز طَرَح ہے بفتحتین۔ طرح بالفتح، بمعنیٔ نمونہ اور بمعنیٔ فریب، سچ۔ لیکن طَرَح بفتحتین اور چیز ہے۔
طَرح، بفتح اول و سکونِ ثانی، بمعنیٔ فریب ہے۔ اور تصویر کے خاکے کو بھی کہتے ہیں۔ اور بمعنیٔ آسایشِ دنیا بھی مجاز ہے۔ طرح بفتحتین مرادف طرز و روش (خ، عس)

طرز: سان، اسلوب۔
طرف شدن: بمعنیٔ مقابل شدن۔ (پ)
طُرّہ: زلف۔ (خ)
طُری: ز بطا می حطی لغت عربی است بمعنی تازہ و تر (فش، ق)
طفل: زیرک، زید، لڑکا۔ (فش، ق، قن)
طلبا[1]: یعنی طلب، مانگ۔ (ع)
طلسم: سپہرہ۔ طلسم ساز: سپہرہ ساز۔

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "طلب لفظ عربی الاصل ہے۔ یہ کلیہ ہے کہ لغتِ اصلِ عربی آخر کو امر بن جاتا ہے" (آ)

www.urduchannel.in

طمع کردن : چشم بچیزی سیاہ کردن۔

طواف : گرد پھرنا۔ (قن)

طوس : نام پہلوانی بودہ است از گردان ایران، و اسم شہریست از بلاد خراسان۔ واو معروف است نہ مجہول۔ (قن، ق)

طیّار : صیغہ مبالغہ کا ہے لغت عربی۔ املا اس کی طا ی حطی سے طیر ثلاثی مجرد، طائر فاعل، طیور جمع۔ بازداروں میں اس لفظ نے جنم لیا۔ حقیقت بدل گئی۔ طو سے، سے تے بن گئی۔ یعنی جب کوئی شکاری جانور شکار کرنے لگا، بازداروں نے بادشاہ سے عرض کی کہ "فلان باز فلان شکرہ طیار شدہ است و صید میگیرد" بہرحال اب تازی فرہنگ سے یہ لفظ نیا نکل آیا۔ اس لفظ کو مستحدث اور دراصل اردو اور تازی فرہنگ اور معنی آمادہ اشخاص و اشیا پر عام تصور کرنا چاہیے۔ اور عبارت فارسی میں اس کا استعمال کبھی جائز نہ ہوگا۱ (آ)

---

۱ - میرزا صاحب کا یہ بیان فان آرزو کی تحقیق پر مبنی ہے۔ ملاحظہ ہو سراج اللغۃ اور چراغ ہدایت۔ مگر میرزا صاحب کا اس لفظ کو بمعنی آمادہ و مہیا اردو قرار دینا اور فارسی عبارت میں اس کے استعمال سے

www.urduchannel.in

(بقیہ ص۱۷۱) رد کرنا درست نہیں۔ یہ لفظ بمعنیٔ مذکورہ ایران ہی میں
پیدا ہوا ہے، چنانچہ بہارِ عجم میں جمال الدین سلمان کا یہ شعر نقل کیا گیا
ہے:

چنان بعہدِ تو میزانِ عدل شد طیار کہ میل سوی کبوتر نمی کند شاہین

اس کے علاوہ محمد سعید اشرف اور ملا طغرا نے بھی بمعنیٔ آمادہ ہی
استعمال کیا ہے۔ چراغِ ہدایت میں آرزو نے اپنے کسی دوست
کے حوالے سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ عربی میں تیار، بتائی قرشت
کے معنی جہندہ (تڑپنے والا، بالفاظ دیگر تیز رو) آتے ہیں، اس
صورت میں اسے ت کے ساتھ لکھنا چاہیے۔ میں اس کی تائید میں
لسان العرب کے حوالے سے یہ اضافہ کرتا ہوں کہ تیّار کے معنی
عربی میں موج یا سمندر کی موج ہیں، اور ایک محاورہ "قطع
عرقاً تیاراً" بھی پایا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے
تیزی سے خون بہانے والی رگ کاٹ ڈالی۔ دوسری دلچسپ بات
یہ ہے کہ آج کل ہوائی جہاز کو طیارہ کہتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات
نہیں ہے۔ پہلے پانی کے جہاز کے لیے بھی لفظ استعمال کیا جاتا رہا
ہے۔ اب اس سے زیادہ تیز رو ہوائی کشتی کو طیارہ کہنے لگے ہیں۔

www.urduchannel.in

ظ

ظاہر شدن: سیاہی کردن، گل کردن۔ ظاہر شدن امری پوشیدہ: بخیہ بر روی کار افتادن۔ ظاہر شدن راز: بچہ گل کردن۔

ظرف: آوند، برتن۔

www.urduchannel.in

ع

عاجز شدن : دامن زیر سنگ آمدن، دامن زیر کوہ آمدن۔

عاریت : سپنج۔

عافیت : بہباد۔

عبادت : بندگی۔

عجب : شگفت۔

عجب نیست : نشگفت

عجز : پوزش، نیاز۔ (ق)

عجز کردن : دامن بدامان گرفتن۔

عجیب : شگرف۔

عربی : تازی۔

عرش : نہم، طارم نہم، فلک نہم۔

www.urduchannel.in

عرض: پہنا۔
عُرفت: مہرخوان۔
عَروس: بیُو، بہو۔ عروسی: بیوگانی۔
عُریان: تُرت، برہنہ۔
عَسَس: شبگرد، شحنہ، کوتوال۔
عَسَل: انگبین، شہد۔
عَلسہ: شنوسہ۔
عظمت: ادوند، الوند۔
عقرب: کژدم، بچھو۔
عقیمہ: استرون، سترون، بانجھ۔ (ق)
عَلَوی: بربنی۔
عَلیٰ: ابر، بر، فرا۔
علی الخصوص: ویژہ۔
عَمّ: اودر، چچا۔
عمیق: ژرف، گہرا۔
عنان: جلو، باگ۔
عُنُق: گردن، (ق)

www.urduchannel.in

عنکبوت : جولاہ ، کارتن ، کلاش ، مکڑی ۔ (فن)

عوض : آلیش ۔

www.urduchannel.in

غ

غالب آمدن: دست یافتن۔

غرب: پچھم۔ (ق)

غربال: غینِ نقطہ دارِ مکسور اور رای قرشت اور بای موحدہ اور لام، یہ لغت فارسی ہے، ہندی اس کی چھلنی اور مرادف اس کا پرویزن۔ یعنی فارسی میں چھلنی کو غربال اور پرویزن کہتے ہیں۔ غربال بمعنی چھلنی کے لفظِ فارسی الاصل صحیح اور فصیح ہے۔ (آ، ق)

غُرفہ: دریچہ۔ کھڑکی۔

غزل: چامہ۔ غزل خوانی: چامہ سرائی۔ غزلِ دراز: چکامہ (پ، د، فق، ق، م)

www.urduchannel.in

غژگک و غژغاک : تام معانہ۔ (قتق، ق)

غسل : آشنان۔ غلبہ : چیرگی۔

غلطیدن[1] : غلتید، غلتیدہ، غلتد، غلتندہ، غلت، سہ شکا را باوکہ نوشتن این بطای حطی غلط است۔ بلکہ چون این را بطای حطی نویسند خود بصورت غلطیدن می شود بمعنی غلط کردن۔ (پ)

غلّہ : اناج۔ (قن)

غلیواژ : غاد، زغن، چیل۔ (قن)

غمخواری : تیمار۔

غمزدہ : تُژند۔

غمگین : تُژند۔

غنودن : اونگھنا۔ غنود، غنودہ، غنود، غنوندہ، غنو۔ (پ، قن)

غنی : بے پروا۔ (تیغ)

غوشاک : بغین مفتوح[2]، اسم پاچک است کہ اُپلا، پاتھی

۱۔ سراج، بفتح عین پروزن رسیدن۔

۲۔ لغت فرس، رشیدی، سراج اور انجمن آرا میں بضم غین و واؤ مجہول لکھ کر بتایا ہے کہ بعض لوگ بفتح عین کہتے ہیں۔

www.urduchannel.in

مضمحل، ہندی میں آلسنا۔ (ف، ق)

شوطہ: پاغوش۔

ثبیت کردن: بہ پیوستن افتادن۔

ثیراندادی: اخواستن۔

www.urduchannel.in

فاسق: تر دامن، گنہ گار۔

فائدہ: وایہ، نفع۔

فِتاریدن[1]: مبدلِ آں فتالیدن، بمعنیٔ دریدن و گسستن آمدہ است۔ و آں را فتریدن و فتلیدن ہم گفتہ اند۔ و چون مصدر بتبدیل و تخفیف چہار صورت دارد، لاجرم سراسر مشتقات نیز بچہار صورت خواہد بود۔ (فتخ، ق)

فتویٰ: دچر۔ فتویٰ دہندہ: دچرگر، مفتی۔

فخر کردن: بہ خود بالیدن۔

فدک: بفتحتین ریسمان کہ بران جامہ اندازند۔ آں را در ہندی الگنی گویند۔ (ق)

فر، فرہ: لفظِ فارسی، مرادفِ جاہ[2]۔ (آ، غ، ق)

۱۔ رشیدی، سراج میں بفتح فا اور انجمن آرا میں بالکسر لکھا ہے، مگر صاحبِ سراج نے بقولِ بعض کسرۂ فا بھی درج کیا ہے۔

۲۔ اس لفظ کی تحقیق کے لیے ردیفِ واو کا ملاحظہ ضروری ہے۔

۳۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "فرّ اور فرہ لفظِ فارسی ہے مرادفِ جاہ۔ پس جاہ کو اور اس کو کس نے کہا ہے کہ بغیر ترکیب دیے نہ لکھے عالی جاہ اور بلند جاہ اور مظفر فر اور فریدون فر یوں بھی درست اور عزت جاہ اور فر، یوں بھی درست ہے۔"

www.urduchannel.in

فرا: مرادفِ بر بمعنیٔ علیٰ / اَبر۔ (فش، ق)

فراز: بند۔ باید دانست که ضدِ نشیب است۔ چون هنگام بستن تخته های دراز هر دو سه مرئی می شود و در آن صورت بلندی است۔ هر آئینه بستن در را "در فراز کردن" گویند چنانکه سعدی گوید:

بروی خود درِ طمّاع باز نتوان کرد
چو باز شد، بدرشتی فراز نتوان کرد

باز کردن بمعنیٔ کشادن و فراز کردن بمعنیٔ بستن یعنی طمّاع مبرم را سوی خود راه مده، و چون چنین اتفاق افتاد، دیگر در بروی وی مبند۔ (آ، فش، ق)

فَرازمان: حکم۔ (د)

فرشا: بروزنِ تماشا که تشعریه عربی آنست۔ (فش، ق)

فرامشت: مزید علیه فرامش است۔ (فش، ق)

فراہم آمدن: دست بہم زدن۔ فراہم آمدن اسباب مراد: نان بروغن افتادن۔

فرتاب: پرتاب، در ہر دو زبان بمعنیٔ بزرگی و قدرت و وجه و کرامت۔ (آ، بپ، د، س، فش، ق، م)

www.urduchannel.in

فرتاش: وجود۔ (د)

فرجام: ہم بمعنیٔ رنگ و رونق و ہم بمعنیٔ انجام گزارش۔ (پ)

فرجود: لغتی است پہلوی بمعنی کرامت۔ و فرجد، بضم جیم
مخفف آن و درین مصرعِ امیر خسرو ع:

فرجد از فرجدِ خود یافتہ

ہمان فرجد است بضم جیم۔ و معنیٔ مصرع اینکہ ممدوحِ من
فرجد، یعنی سلطنتِ جد، از کرامت و یاوری اقبال
یافت۔ (فخ، ق)

فردا: روزِ آیندہ۔ (د)

فرزبود: بفای مفتوحہ رای زدہ وزای موقوفہ، حکمت۔
(د، تخ، م)

فرسب[1]: بفا و رای مفتوحہ و سین و بای موقوفہ، شہتیر۔ (د)

فرستادن: مصدر، فرستاد، ماضی، فرستادہ، فرستد مضارع،
فرستندہ، فرست امر۔ و این را مضارع "فریسد" نیز گویند
لاجرم فاعل فریسندہ و امر نیز فریس خواہد بود۔ لیکن
الاول افصح۔ (پ، تخ)

۱- سراج میں فرسپ لکھا ہے اور بقولِ بعض فرسب بتایا ہے۔

www.urduchannel.in

فرستادلج: ہم بمعنی امت و ہم بمعنی شریعت۔ (فش، ق)

فرسودن: فرسود، فرسوده، فرساید، فرساینده، فرسای۔ (پ)

فرشاد: و پرشاد، ہم در پارسی باستانی و ہم در ہندی قدیم ترجمہ

خبرک۔ (فش، ق)

فرشتۂ رحمت: امشاسپند۔

فرفر: یا دفر یا دفره۔ پھرکی۔ (پ، دہلی اردو اخبار، قن)

فرقدان: ایک صورت ہے یا ایک کوکب ہے آٹھویں آسمان

پر۔ (آ، خ)

فرگاه: بمعنی بارگاه و ترجمۂ حضرت۔ (پ، د، س، فش، ق)

فرگفت: بمعنی حکم۔ (دام)

فرمانبردار: شفتہ گوش۔

فرمودن: مصدر اصلی فارسی، فرمود، فرموده، فرماید، فرمائندہ

فرماینده، فرمای، امر، حاصل بالمصدر فرمایش۔ (آ، پ)

فروتنی: ستیلات سشستہ کردن۔

فروختار: لغتیست اصلی است مرکب از صیغۂ ماضی و آر ربانندہ

خریدار و پرستار۔ (فش، ق)

فروغ دین: مدت ماندن آفتاب در حمل۔ (د)

www.urduchannel.in

فرو زدہ[1]: ترجمۂ صفت۔ (دام)

فروغ: سپیدی، روشنی۔

فروکاس[2]: مرادف فرومایہ۔ (دا)

فروہل: بمعنی بگزار۔ (مکت)

فریبیدہ: بمعنی خوب و نیکو، اچھا۔ (پ، د)

فژہ: شکوہ، جاہ۔ (پ، د)

فرہنگاخ: درمیان، وسط۔ (ود، تیغ)

فریور: صاحب دبدبہ، بزرگ۔ (پ، د، تیغ)

فسانہ: کہانی۔ (ق)

فسوس: بہر دو ضمہ و واو معروف لفظی است فارسی ترجمہ استہزا۔۔۔ این نیز دانستنی است کہ فسوس در فارسی لفظی است جامد مصدر ندارد۔ آری بمانند شکار و شکوہ و خواب و آرام، اگر این را از راہ تفنن متصرف گردانند روا ست۔ اما ہمان بمعنی استہزا۔ (فق، ق)

۱۔ دری کشا۔ ۸۴ بضم اول و ضم با و واو مجہول۔

۲۔ دری کشا: ۹۴ بفتح اول و رای مہملہ و کاف تازی با الف و سین مہملہ۔ اردوی معلی میں فرد کاش چھپ گیا ہے۔

www.urduchannel.in

فشارِ قبر: ترجمۂ ضغطہ است۔ (نش، ق)
فضل: نمک۔
فغ: بفتحِ فای سعفص[۱]، در فارسی بت را گویند۔ (فش، ق)
فغاک: مرکب از "فغ" و "اک" کہ افادۂ معنیِ نسبت کند، چون
خوراک و پوشاک، مردِ بجس و حرکت را گویند، خواہی از راہِ
تکبیر باشد وخواہی بعارضۂ دیگر۔ (فش، ق)
فغستان: مرکب از "فغ" و "ستان" بمعنی بتخانہ۔ (فش، ق)
فغفور: فغپور ست، یعنی پسرِ بت۔ پادشاہی را پسر نمی
زیست۔ کلیا، چون زنش پسر زاد، اورا بہ بتخانہ برد و
در پای بت انداخت و گفت: "این فرزندِ بت است"۔
قضارا آن کودک نمرد و این قصہا ہمان صورت دارد

۱۔ انجمن آرای ناصری میں فغ کو بضم فا لکھا ہے اور اس لیے اس کے تمام
مرکبات بھی اس کے نزدیک مضموم الاول ہیں۔ فرہنگ رشیدی ۲: ۱۰۶ میں زیر اور پیش دونوں طرح ضبط کیا ہے، مگر ضمے کو قولِ ضعیف
بتایا ہے۔ سراج اللغۃ میں زیر کو قولِ بعض بتایا ہے، مگر آخر میں
یہ لکھدیا ہے کہ "چون حرکتِ حرفِ اولِ آن، بتحقیق نہ پیوستہ،
جمیع لغاتی کہ از ان ترکیب یافتہ بالفتح باشد یا بضم۔"

www.urduchannel.in

کہ ہندوستانیان دختر و پسر را برند و در صحن مسجد
اندازند و مبیتا و مبیتی نام نہند۔ آری، ظریفان
شخصِ مجہول الاب را بطریقِ طنز فغفور گویند۔ (قن، ق[1])

فکانہ[1]: کفانہ، بچہ را گویند کہ نارس از شکم بیفتد۔ (قش، ق)

فَلَق: بمعنیٔ دریدن است۔ و اندروی استعارہ، ظہورِ فروغِ
صبح را فلق گویند در عربی و چاکِ صبح در پارسی و پو
پھٹنا در ہندی۔ (قن)

فلک: آسمان۔ چرخ، چنبر، واژگونہ، گردون۔ (د، قن)

فلکِ ثوابت: عبارت از فلکِ ہشتم است۔ (م)

فلکِ نہم: عرش است۔ (ق)

فُوفَل: چھالیا۔ (قن)

فَولاد: پولاد

فُوَہ[2]: بفائی مضموم و واو بہائی زدہ، چیزی کہ
برائی افروزشِ رنگِ نگین زیرِ آن نہند، و

۱۔ اس لفظ کی تحقیق کفانہ کے تحت ملاحظہ کیجیے۔

۲۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے: "یعنی ڈانک کہ جوہری نگ کے تلے رکھتے ہیں"۔ (ذ ا

www.urduchannel.in

بھنڈی، ڈانک، گویند۔ (آ، پ)

فہمایش: کا لفظ میاں بدھا ولد میاں جیا اور لالہ گنگشی داس ولد لالہ بھیروں ناتھ کا گھڑا ہوا ہے۔ میری زبان سے کبھی تم نے سنا ہے؟ اب تفصیل سنو۔ امر کے پیچھے جب شین آتا ہے، تو وہ امر معنیٔ مصدری دیتا ہے اور اس کو حاصل بالمصدر کہتے ہیں۔ سوختن مصدر، سوزد مضارع، سوز امر، سوزش حاصل بالمصدر۔ اسی طرح ہیں خواہش و کاہش و گزارش و نگارش و آرایش و پیرایش و فہمایش۔ فہمیدن فارسی الاصل نہیں ہے، مصدر جعلی ہے۔ فہم لفظ عربی الاصل ہے، طلب، لفظ عربی الاصل ہے۔ ان کو موافق قاعدۂ تفریس فہمیدن و طلبیدن کر لیا ہے۔ اور اس قاعدے میں یہ کلیہ ہے کہ لفظ اصلی عربی آخر کو امر بنجاتا ہے۔ فہم یعنی بفہم، سمجھ، طلب یعنی بطلب، مانگ، فہمید

ا۔ صراح اللغۃ میں لکھا ہے کہ "بدین معنی عربی است کہ در زبان متاخرین بمعنی چیزی کہ زیر جواہر برای آنکہ دیا ید رنگینہ او قصب کنند آمدہ۔ و این را بھنڈی ڈانک گویند بیای ہندی و نون غنہ"

مضارع بنا، طلبد مضارع بنا۔ خیر، یہ فرض کیجیے کہ جب
تم نے مصدر اور مضارع اور امر بنا لیا، تو اب حاصل
بالمصدر کیوں نہ بنا لیا۔ سنو۔ حاصل بالمصدر فہمش
اور طلبش ہونا چاہیے۔ "فہم" تھا صیغۂ امر، "فہمد" سے
نکلا تھا۔ الف اور یے کہاں سے آیا؟ فہمائی تو نہیں ہے
جو فہمایش درست ہو۔ کہیں فرمایش کو نظیر گمان نہ کرنا۔
وہ مصدرِ اصلی فارسی فرمودن ہے۔ فرماید مضارع،
فرماے امر، حاصل بالمصدر فرمایش۔ (۳)

www.urduchannel.in

ق

قابلہ: بانا چ، پیش نشین، دائی، جنائی۔ (دیپ ریتنج، فنی، ق، قن)

قافیہ: پیوند۔

قافیۂ شایگان: عربی ایطا۔[1] (ع س)

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "قافیۂ شایگان کہ جس کو عربی میں ایطا کہتے ہیں، وہ دو طرح پہ ہے: خفی و جلی۔

ایطا وہ قافیہ ہے کہ جو دو حرف ایک صورت کے ہوں جیسے الفِ فاعل، گویا، و بینا و شنوا۔ شعر اسیرؔ

ای دانۂ تسبیح خیالت دلِ دانا | سر حلقۂ مستانِ رخت دیدۂ بینا

اور نون دالِ مضارع کا، جیسا استاد کے اس مطلع میں ہے:

دل شیشہ و چشمانِ تو ہر گوشہ بہ نوشند | مست است، مبادا کہ بیا گر شکستند

اور ایسا ہی الف و نون جمع کا: مثل چراغان و جوانان۔ اور ایسا ہی الف نون حالیہ، مانند گریان و خندان۔ پس اگر یہ مطلع میں آ پڑے، تو ایطای جلی ہے۔ اگر غزل یا قصیدے میں بطریقِ تکرار قافیہ میں آ پڑے تو ایطای خفی ہے۔" (ع س)

www.urduchannel.in

قالب: در عربی "کالبد" در فارسی بمعنی تن است، و چیزی را نیز گویند کہ آن را در ہندی "سانچا" نامند۔ (قش، ق)

قانون: لفظ عربی الاصل است[1]۔ جمع آن قوانین۔ قائل آن متقن۔ (قش، ق)

قبچاق: بفتح قاف، در اصل درخت میان تہی را گویند۔ چون سلطان آغور خان، جد آغلقوا پادشاہ شد مغول را فرقہ فرقہ ساختہ، و ہر فرقہ را نامی دیگر نہادہ ایغور، قنلج، کلانتہ، قبچاق۔۔۔ پس قبچاق نام گروہیست از مغول۔ (قش، ق)

قبلہ: بوسہ، چھچھی۔

قبہ خشخاش: پوست کے ڈوڈے۔ (غ، عس)

قتل عام: مرگ سرخ۔

---

[1] تاج العروس میں لکھا ہے کہ یہ لفظ بقول بعض رومی اور بقول دیگر فارسی الاصل ہے۔ صاحب محکم نے بھی اسے دخیل قرار دیا ہے۔ لغت الفاظ: ۳۰۶، میں رومی الاصل یعنی لاطینی اور بمعنی سیطر بتایا ہے۔ اصل اور قاعدہ یہ دونوں مجازی معنی ہیں۔ بہر حال میرزا صاحب کا اسے عربی الاصل کہنا درست نہیں، ہاں عربی کی وساطت سے فارسی میں آیا۔

قحط: نانِ شیرین، کلل۔ (قن)

قدح: کاس، کاسہ۔

قدر: ارج، ارز۔

قدرت: قرتاب، پرتاب۔

قدم افشردن: پا استوار کردن۔ گاڑھنا۔

قدیم: باستان۔

قُراب: لغتاً عربی الاصل صحیح[1]۔ (آ، رخ)

قشلاق: بمعنی لشکرگاہ زمستان۔ (قش، ق)

قصد: بسیج۔

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "قراب اور سراب دونوں لغتاً عربی الاصل صحیح ہیں" (آ۔ رخ) میں نے جستجو کی تو قراب کے معنی ہم قدر اور ہم قیمت معلوم ہو گئے، مگر سراب کوئی عربی لفظ نہ نکلا۔ اس سے میں یہ گمان کرتا ہوں کہ شراب کو کاتب نے سراب لکھ دیا ہے۔ چنانچہ سراج اللغۃ میں سراب کے متعلق آرزو نے بھی لکھا ہے کہ یہ عربی لفظ ہے۔ لیکن ادّی شیر نے "الفاظ الفارسیۃ المعربۃ" ۸۸ (طبع بیروت ۱۹۰۸ء) میں لکھا ہے کہ یہ فارسی لفظ ہے اور سر بمعنی فوق اور آب بمعنی پانی سے مرکب ہے لیکن ممکن یہ بھی ہے کہ یہ سریانی الاصل ہو۔

قصر: کوشک، محل۔

قصیدہ: چکامہ۔

قطرہ زدن: اشارتست بہ شتاب رفتن۔ (پ)

قفس: پنجرہ۔ (ق)

قلاوز[1]: راہبر و راہ نما را گویند۔ (پ)

قلب: بہترہ، کاسینہ، دل۔

قلعہ: بارہ، دژ (د، ق، م)

قلندر: ساسان، سنیاسی۔

قلم کشیدن: مطلق معنی باطل کردن و محو کردن چیزی باشد۔ (پ)

قمار: نیرنگ۔

قوی ہیکل: تہمتن۔

قیام: ایستادن، استادگی۔

قے کردن: شکوفہ کردن۔

قیمت: ارز، ارزش، نرخ، بہا، مول۔ (د، ق، ن، تن)

۱۔ رشیدی میں اس لفظ کی تین شکلیں اور لکھی ہیں، قلاوز، قلاغوز اور قلاوہ وز اور یہ بھی بتایا ہے کہ اصل میں یہ لفظ ترکی ہے۔

www.urduchannel.in

فرشتہ است، بمعنیٔ خداوندِ کار، مالک و حاکم، چوں وہ کیا بمعنیٔ مالک وہ کار کیا ئی: مالکی، حکومت۔ (آ، د، ق، م)

کازہ: خانۂ گل، کوخ، گوہا۔ چھپر مٹی کا گھر۔ (آ، پ، د، تغ، م)

کاس و کاسہ: مانندِ موج و موجہ، بمعنیٔ قدح عربی است۔ (فش، ق)

کاس و کوس: بمعنیٔ نقارہ فارسی۔ (فش، ق)

کاستن: گھٹانا۔ کاست صیغۂ ماضی از کاستن، و بمعنیٔ دروغ مستعمل۔ کاستہ، کاہد، کاہندہ، کاہ۔ مصدرِ مضارعی کاہیدن (پ، د، قن)

کاسلہ: بہرہ، قلب۔

کاسہ گردان: کنایہ از دریوزہ گری۔ وگدا را کاسہ گردان نامند۔ (پ)

کاشتن: بونا، کاشت ماضی کاشتن و بمعنیٔ زراعت۔ کاشتہ کارد، کارندہ، کار۔ بعضی مصادری بحذفِ الف نیز آید کشتن و کشتہ، و کشتہ بکسر کاف۔ لیکن بعضی مضارعی در ہر حال بحالِ خود باشد۔ (پ، فش، ق، قن)

ا۔ اس لفظ کی تحقیق حرف کاف میں لفظ کو مسکے کشتہ ملاحظہ ہو۔

کاغذ: دال مہملہ سے ہے۔ اس کا ذال سے لکھنا اور کواغذ کو اس کی جمع قرار دینا تعریب ہے بہ تحقیق۔ (غ)

کاغذی پیرہن: دادخواہ[1] (د)

کافتن: مصدر، ترجمہ آن کھودنا۔ ماضی کافت، و مفعول کافتہ و مضارع کاود۔ کاوندہ کاو۔ کاویدن مصدر مضارعی است چنانکہ رستن برای مفہوم مصدر اصلی و رویدن مصدر مضارعی۔ ہر آئینہ کاو صیغۂ امر است و کاوش حاصل بالمصدر۔ (پنج آہنگ، ق)

کالبد: در فارسی بمعنی تن است۔ سریر جسم و چیزی را گویند کہ آنرا در ہندی سانچا نامند۔ (ق، ق)

کالیوہ: پاگل، کالیوگی، پاگل پن۔ (د)

کام[2]: بکاف عربی در پارسی بمعنی مقصد است عموماً و در ہندی

1۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "ایران میں رسم ہے کہ دادخواہ کاغذ کے کپڑے پہن کر حاکم کے سامنے جاتا ہے، جیسے مشعل دن کو جلانا یا خون آلودہ کپڑا بانس پر لٹکا کر لیجانا۔" (ع)

2۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے "کام بمعنی مقصد و مدعا۔ 'کام' دشنام درست۔ کلام لکھتے ہیں، نشستہ کلام اور حرکت ہے، کام بمعنی تالو کے ہے نہ بمعنی مقصد و مدعا" (غ)

www.urduchannel.in

بمعنیٔ شہوت جماع خصوصاً: "کاما" با افزایش نون والف در آخر، مطلق بمعنیٔ خواہش۔ تشنہ کام، کام بمعنیٔ تالو، نہ بمعنیٔ مقصد و مدعا۔ (غ، فق، ق)

کان: معدن، و ہندی کمان۔ (فق)

کانون: اسم آتش دان است۔ (فق، ق)

کاہ: خشک گھاس۔ (ق)

کاہ بہ دندان گرفتن: اظہار عجز۔ (غ)

کپک: چھپکلی۔ (ق)

کچکول: کشکول۔

کچہ: بکاف تازی مفتوح و جیم فارسی مفتوح، بہندی آن چھلا۔ (پ، دلی اردو اخبار)

کچہ کل کردن: عبارت از ظاہر شدن راز۔ (پ)

کچکل: سرمہ۔ (ق)

کدبانو۔ بی بی۔ (دقط)

کدہ: بمعنیٔ خانہ۔ یکی از پروردہ آموختگان قتیل در کلکتہ ہمین گفت: اوستاد در بارۂ "کدہ" ۰۰۰۰ از روی اجتہاد کہ مر الشت پیروان خویش دارد، جز اسمی چند کہ شما آن

www.urduchannel.in

کرپوره: بکاف تازی مفتوح و دال مکسور و یای مجهول، فراخ و باغبان۔ (پ)

کره: آگنده گوش، اصم۔

کرّ: بکاف عربی، اسم حوضی است۔ (فق، ق)

کراسه: دفتری بمعنی مصحف مجید۔ (فق، ق)

کراع: پاچه گاو و گوسپند وغیره۔ (فق)

کراک: بر دو کاف عربی و اول مفتوح بوزن پلاک، و با الف در آخر "کراکا" بوزن تماشا، دیگر اسم صریحی معروف را گویند که بود بالفتح اول و ضمهٔ ثانی و واو مجهول بهندی آن است۔

در مناقب العارفین وغیره نام کنیزی از خیاست طوک کرده حباله نکاح مولانا روم بود، کراکا نام داشت۔ بنا بر این مرخوان خواهد بود و اسم ورای آن (فق، ق)

کرامت: فرخود، فرهٔه، فرتاب، پچتاب۔

کران: کنار۔ (ق)

کردار گزاری: تاریخ نگاری۔ وکردار گزار: مورخ۔ (د)

۱۔ رشیدی، سراج اور دری کشاف ۱۵ میں پہنچ کاف لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

درست آگہی میفزایم کہ کفاشہ و فکاشہ ہر دو لغت بکاف عربیست و در ہر لفظ حرفِ شین مکسور ا۔ (قق، ق)

کفش: پاہنگ، یا افزار۔

کفن پارہ کردن: یعنی از مرضِ مہلک و حادثۂ سخت نجات یافتن۔ (پ)

کلاش: عربی عنکبوت و اسم دیگر آن کارتن، مکڑی۔ و خانۂ آن را تنیدہ گویند۔ (پ، قق)

کلاغ گرفتن: عبارت از تمسخر و استہزا۔ (پ)

کلاوہ کردن: بمعنی جمع کردن۔ (پ)

کلاہ انداختن: کلہ گوشہ بر آسمان سودن، عبارت از شاد شدن و شوق کردن۔ (پ)

۱۔ اس لفظ کے اعراب اور املا دونوں میں لغت نویسوں کا اختلاف ہے انجمن آرا اور فرہنگِ فرس دونوں میں بفتح اول لکھا ہے، اور موخر الذکر کے مصحح نے اسے بکاف فارسی ضبط کیا ہے۔ خانِ آرزو نے سراج اللغہ میں لکھا ہے کہ فکاشہ ممکن ہے کہ فگندن سے مشتق ہو، اس صورت میں سے مقلوب کو فگاشہ ہونا چاہیے۔ مگر فرہنگِ رشیدی کے مصنف نے اشتقاق کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے فکاشہ کو فکندن سے متعلق بنایا ہے جو فگندن کی دوسری شکل ہے۔

www.urduchannel.in

کَلپِترہ : بمعنی احمقانہ کلام ۔ (س)

کَلَنْد : بکاف و لام مفتوح[1]، ہندی کُدال ۔ (پ، د، تیغ)

کِلّہ : بکاف مکسور و لام مشدد، شامیانہ ۔ (د)

کلیم : بر وزنِ فعیل، صیغہ اسم فاعل، مثلِ کریم و رحیم و سمیع و بصیر[2] ۔ (ع)

کم : تھوڑا[3] (قرق، ق)

کم آزار : یعنی نیازار رندہ (ن)

کم صبر : تنک شکیب ۔

کم ہمت : یعنی بے ہمت ۔ (ن)

کم ہنسا : یعنی بے ہنسا ۔ (ن)

کم یاب : نایاب ۔ (ن)

۱۔ میرزا صاحب نے دستنبو کے نسخے میں اپنے قلم سے "بہر دو فتح" لکھا ہے۔

۲۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "کلیم اگر بمعنی ہم کلام لیجیے، تو اسم الٰہی اس کو کیونکر قرار دیجیے" (ع)

۳۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے: "یہ لفظ اہلِ فارس کی منطق میں کہیں افادۂ معنی سلب کلی بھی کرتا ہے، جیسے کم آزار یعنی نیازار رندہ کہ کم آزار رندہ، کم ہنسا یعنی بے ہنسا ۔ لیس کمیاب اور نایاب ایک چیز ہے" (ن)

www.urduchannel.in

کورخ[1]: خانہ کہ از نی و علف سازند، و آن را کازہ نیز نامند، و کومہ نیز بکاف فارسی مضموم۔ چھپر۔ (بہا، دام)

کودک و ریدک: ہر دو بہ ترجمہ طفل است۔ (فش، ق)

کور نمک: نمک حرام، کور نمکان، نمک حرامان۔ (و، غ)

کوس: نقارہ، تبیرہ، تبیرہ، طبل، کاس۔ (قن)

کوفتن: کوفتن، کوفتہ، کوبد، کوبندہ، کوب۔ (بہا)

کوفتہ: رنجور، ماندہ۔

کول: بکاف عربی مضموم و واو مجہول، در فارسی بوم را گویند کہ الو ہندی آن است۔ لاجرم، مرد احمق را کول گویند۔ (فش)

کول: بفتحہ کاف عربی، بر وزن ہول، رکول، فریبندہ را گویند۔ (فش)

کول[2]: بر وزن فتحہ، ہم بکاف تازی، پوشش کہنۂ گدایان را نامند، خواہی از گلیم باشد و خواہی از نمد۔ (فش)

۱۔ انجمن آرا: بر وزن شفوغ۔

۲۔ سراج میں کول کے معنی قصد اور کھاد بتائے ہیں۔

کومہ[1]: بکاف فارسی مضموم، خانۂ کاہ و علف۔ کوخ۔ چھپر۔ (دبا، دکم)

کوہ: پہاڑ۔ (قن)

کوہچہ: پہاڑی۔ (د)

کوہہ: موج و لہر۔ (د)

کہن: سالخوردہ۔

کی: بکاف مفتوح بروزن می، بمعنی خداوند و مالک، و کلمۂ مزید علیہ، کبھی، یعنی کس وقت[2]۔ (آ، قن، ق)

۱- دستنبو: ۴۴ اور مہر نیمروز (کلیات نثر ۳۷۶) میں بھی کومہ لکھا ہے لیکن تمام فارسی لغت کی کتابیں اس پر متفق ہیں کہ یہ لفظ کاف عربی سے شروع ہوتا ہے۔ غیاث اور فرہنگ نے بھی لکھا ہے کہ جن لغت نویسوں نے ... کومہ لکھا ہے، وہ کرلو کی غلطی سے کومہ پڑھ گئے ہیں۔

۲- میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "کی بکاف مفتوح بروزن می ایک لفظ فارسی ہے ذو معنیین یعنی دو معنی رکھتا ہے، ایک ترکیب یعنی کس وقت، اور دوسرے معنی اعرابی ہے حاکم اور مالک۔ الف جہاں سے کہ آتا ہے، وہ اکثر شعر کے معنی دیتا ہے جیسے خسروانہ جمعیت قوت رہا، جمعیت جب کیا، یعنی حاکم کا پایا، کا بزرگ کا پایا۔ بزرگی کا کام، حکومت کا کام۔ وہ کیا مضاف اور مضاف الیہ مقلوب ہے یعنی کیانی دہ اور حاکم دہ کار کیا، مثلاً یعنی کیا ہی کار و مالک کا۔ یہاں ناقل اس کے رای مکسور لائیں گے۔ وہاں کار موصوف اور کیا صفت ہے۔"
(آ)

کیسہ : تھیلی ۔ (اقرب)

کیفر : بکاف مفتوح وفای مفتوح ۔ یعنی سزای کردار بد آید ۔ وآن را پادافراہ و پادافرہ نیز گویند ۔ (برہان، بہار، م)

کیمیا : جو اشیا کی تاثیر سے تعلق رکھتا ہے وہ کیمیا ، اور جو اسما سے متعلق ہے وہ سیمیا ۔ (آ، ع)

کیوان : زحل ۔ (ن)

www.urduchannel.in

گاوه : یعنی ثور – (ر)

گاو شنگسا : یعنی چوبی که بدان گاو را رانند – (آ)

گاومیش : بھینس – (فن)

گدا : کاسه گردان، دریوزه گر –

گر : اسم دریا، در فارسی بکاف فارسی است – (فش)

گرا : بکاف فارسی و رای مشدده، حجام، یعنی سرتراش – (تیغ
، تیغ ، فش)

گراز : بکاف پارسی مضموم و الف به فارسی است، اسم خنزیر که مرادف
خوک و سرهنگ، به خوکها نیز گویند – و بمعنی خرام نیز آید، گرازان
مرکب ازین است، چون نازان و شادان – (فش)

www.urduchannel.in

گِران مند: قیمتی، بیش قیمت۔ (د، قط)

گِرائیش: بکسرۂ کاف پارسی، توجہ۔ (د، قع)

گریہ: بلی۔ (قن)

گِرد: شہر۔

گرداندن: برگاشتن۔

گرداگرد: پیرامن۔

گردن: عُنُق۔ (قن)

گردن کشیدن و پیچیدن: بمعنیٔ نافرمانی۔ (پ، قط)

گردن نہادن: بمعنیٔ اطاعت کردن۔ (پ)

گردون: آسمان۔ (قن)

گِردہ: بفتح کاف نیز خوانند، و بہندی "ٹاکا" گویند۔ (پ)

گرزن: بہر دو فتحہ، بمعنیٔ تاج۔ (آ، خ، د، س)

گرزہ: بوزن شترزہ، قسمی از مار۔ (آ)

گرفتن: در اصل بکسرۂ اول و فتحۂ ثانیست، چنانکہ فردوسی در

۱؎ میرزا صاحب کا یہ استدلال مفید یقین نہیں ہو سکتا۔ خسروی نے بضم اول و ثانی باندھا ہے۔ ملاحظہ ہو لغت نامہ فرس ۴۵۔ سراج اللغۃ میں بکسرتین لکھا ہے اور آج کل بکسرتین ہی مستعمل ہے، چنانچہ لغت فرس کے مصحح نے اسی طرح ضبط کیا ہے۔

www.urduchannel.in

شاہ نامہ جائی کہ کاوۂ آہنگر محضر نکو نامی ضحاک در انجمن دریدہ است، گوید:

سر دل پر از کینہ کرد و برفت
تو گوئی کہ عہد فریدون گرفت

گیر، صیغۂ امر از گرفتن۔ (فق، ق)

گرفتن ماہ: چاند گہن۔ (د)

گرگ: بھیڑیا۔ (فق)

گرگدن[1]: جانوری کہ بر سر بینی شاخی دارد۔ کابینہ او سنی نیز فارسی است۔ (فق)

گروہ[2]: ایل۔

گریوہ: بکاف مفتوح و ہای مکسورہ و یای مجہول، اسم بلندی کہ در صحرا باشد، یعنی پشتہ و تل بفتح تای قرشت۔ (پ)

گزاردن: گزارش، گزارش گر، گزارشنامہ ہمہ بزای ہوز است۔ (فق، ق)

گزشتن: گزرنا۔ گزشت، گزشتہ، گزرد، گزرندہ، گزر، گزاشتن

۱۔ رشیدی، سراج اور انجمن آرا میں کرگ اور کرگدن ضبط کیا ہے۔

۲۔ انجمن آرا اور دری کشا: ۲۰۵ میں بضم اول بتایا ہے۔

www.urduchannel.in

گزاشتن، گزاشتہ، گزارد، گزارندہ، گزارے باعتقادِ نامہ
نگار، نگاشتن این ہر دو بحث بزای ہوز رواست وبذال
خطا ستا۔ (سپ، قن)

گزیدن: بفتحِ کاف فارسی، گزید، گزیدہ، گزد، گزندہ، گزہ (سپ)

گزیدن: بکاف فارسی مضموم، گزید، گزیدہ، گزیند، گزینندہ
گزین۔ (پ)

گزیر نباشد: نگزیرد۔

گزین: بجای گزیدہ مستعملِ اہلِ زبانست۔ (مک)

گستردن: گسترد، گسترندہ، گسترد بتای مضموم و رای مفتوح،
گسترندہ، گستر۔ (پ)

گسستن: فتاریدن، فتریدن، فتالیدن، فتالیدن گسست
گسستہ۔ گسیختن، گسیخت، گسیختہ۔ مضارعِ این ہر دو یکی است
گسلد، گسلندہ، گسل۔ (سپ)

گسیل: بکاف پارسی مضموم وسین مکسور و یای معروف،

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "گزاشتن، و گزشتن و
پذیرفتن سب از سے ہیں" (ع) لیکن حقیقتِ حال یہ ہے کہ صرف
گزاردن زے سے ہے بقیہ الفاظ میں ذال ہی لکھنا چاہیے۔

www.urduchannel.in

بمعنیٰ رخصت و مرخصی، و مراد دینا بدرود۔ (پ، د، م)

گسشتن: بکاف فارسی مفتوح، پھرنا۔ گشت، گشتہ، گردد، گردند، گرد۔ مصدر مضارعی گردیدن، متعدی گرداندن۔ وبا ضافہ با نیز آید، یعنی گردانیدن۔ (پ، قن)

گشتہ: بکاف فارسی، مرادف گزشتہ است۔ (پ)

گفتن: کہنا۔ گفتی، بیای مجہول ہیں خطاب حاضر مقرر رہتا ہے نظائر اس کے فارسی میں بہت ہیں۔ (ع س، قن)

گُل: پھول۔ (قن)

گِل: خاک با آب آمیختہ۔ (ع)

گلبانگ بر قدم زدن: محاورۂ شاطران است کہ چون در جست و خیز خواہند کہ تیز روی کنند، گویند "گلبانگ بر قدم زدند"۔ (م)

گُلخن: بھاڑ۔ (قن)

گِل کردن: بمعنیٰ ظاہر شدن است۔ (پ، قن، ق)

گل گرفتن چراغ: سر چراغ افگندن۔

گلو بریدن: ذبح۔

گلولۂ آرد: نوالہ۔

www.urduchannel.in

گماشتن : گماشت، گماشتہ، گمارد، گمارندہ، گمارہ (پ)
گنجِ شایگان : نام گنجی است از ہفت گنجِ پرویز۔ (م)
گندہ : بکافِ فارسیٔ مفتوح بمعنیٔ بوی بد است۔ و گندہ
وگندا، اول با ہای ہوز در آخر و دوم با الف، ترجمۂ
مُنْتَنِ است، یعنی بدبو۔ حالیا در عرف عام گندا بمعنیٔ
نجس و ناپاک آید۔ (فق)
گُند : بروزنِ تُند، خصیہ را گویند۔ و چون این عضو علامتِ
رجولیت است، ہر آئینہ معنیٔ مردی و مردانگی نیز
دہد۔ و ازین مرکب است گُند آور، بمعنیٔ طاقت و
نیرویِ دل۔ و "آور" بمعنیٔ صاحب، چنانکہ دل آور۔
دنداں آور۔ ہمچنین گند بمعنیٔ سطبری و بزرگیٔ جثہ آید۔
و ہر جسم کہ کیتش افزون بود، گندہ نام یابد۔ طرفہ این
کہ مردِ تنومندِ فربہ اندام را گند والہ نیز گویند۔ و این ترکیب
با ترکیبِ ہندی تطابق دارد، چون اندرین ملک
"والا" بہ الف در آخر، بمعنیٔ مالک و خدا و نہ مستعمل است
و لشمردنِ نظائر این ترکیب احتیاج نیست۔ از استاد
کہ بروانش درود باد، شنیدہ ام کہ گند چنانکہ معنی قوت

www.urduchannel.in

جیسی دہد، افادۂ معنیٔ قوت عقلی و عملی نیز کند
ازینجاست کہ مردِ دانشمند را گندا گویند۔ (فش)

گُنگ: لال، گونگا۔

گنہ گار: تر دامن، فاسق۔

گورگاہ: قبرستان۔ (د)

گوسپند: بکری۔ (فن)

گوش: کان۔ (قن)

گوش انداختن: "گوش" کا استعمال "انداختن" کے ساتھ اگر شعرای ہند کے کلام میں آیا ہوتا تو ہم اُس کی سند اہلِ زبان کے کلام سے ڈھونڈتے۔ جب وہ خود عرفی نے لکھا ہے، تو ہم سند اور کہاں سے لائیں۔ قواعدِ زبانِ فارسی کا ماخذ تو ان حضرات کا کلام ہے۔ جب ہم انھیں کے قول پر اعتراض کریں گے، تو اس اعتراض کے واسطے قاعدہ کہاں سے لائیں گے۔ (مک)

گوش داشتن: اگر با اضافۂ سمت و جہت نباشد، افادۂ معنی نگاہداشتن می کند۔ و گوش دار صیغۂ امر است از گوش داشتن۔ خواہی گو شدار گو یند و خواہی دار گوش (پ، فش، ق)

www.urduchannel.in

گوشت بسرِ ناخن گرفتن : نشگنج، چٹکی۔

گوشوارہ و گوشوارہ : چیزیست زرنگار یا مرصع بجواہر آبدار کہ بر دستار پیچند۔ و ہر گونہ پیرایش گوش را نیز گویند (فش، ق)

گوشۂ چشم : پیغولہ۔

گول : بہ کافِ پارسیِ مضموم و واوِ مجہول، در ہندی ترجمۂ مدور است، و مردِ مجہول الحال و سخنی را کہ بخوبی فہمیدہ نہ شود، نیز گول گویند۔ و در زبانِ قدیم پارسی آبی را کہ از زمین جوشد و مقدارش در درازا و پہنا اندک و در ژرفا زیادہ باشد، گول و گولاب نامند۔ ہم ازین روست کہ خُمِ دراز را گول گویند۔ و این کہ در ہند نیز برین معنی زبان زدِ خلق است، از توافقِ لسانین نیست، بلکہ ہمان لفظِ پارسی است کہ بعد از استیلای مغول بر ہند در ہند رواج یافتہ است۔ و این کہ مردمِ ہند گول را کہ بکافِ عجمیِ مضموم و واوِ مجہول است، ہم بمعنیِ احمق و ہم بمعنیِ فریب داشتہ اند، از بی اعتنائی است۔ حاشا کہ چنین باشد۔ (فش)

گوہر آمای : موتی پرونے والا۔ (فش)

گہر در رشتہ کشیدن: آسودن۔

گیا، گیاہ: بکافِ فارسیِ مکسور، سبز گھاس۔[1] (آ، فق، ق)

گیتی: دنیا، گیہان۔ (فق)

گیہان[2]: دنیا، گیتی۔ (فق)

۱۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "گیا اور گیاہ بکافِ فارسیِ مکسور سبز گھاس کو کہتے ہیں۔ گیا بکافِ فارسیِ مفتوح کوئی لفظ نہیں۔" (آ)

۲۔ دری کشا: ۵۵، بفتحِ اول۔ و بکافِ عربی نیز ہمیں معنی دارد۔

www.urduchannel.in

ل

لابہ و لابغ: اختلاط و انبساط۔ (د)

لاد: اسمِ دیوار، بنا۔ لادِ بر آن: بنا بر آن۔ (پ، د، م)

لال: بمعنیٔ گنگ است کہ در ہندی گونگا گویند۔ (پ)

لای: بمعنیٔ دُردِ شراب۔ (م)

لائی یا لاء: جس کپڑے میں سا ئلات کو چھانیں، اردو صافی بیائی معروف۔ (آ)

لابیدن: بمعنیٔ بیہودہ گفتن است۔ لابید، لابیدہ، لابد، لابندہ، لای۔ ملای، یعنی بیہودہ مگو۔ (پ، فش، ق)

لبِ بام لبِ فرش، لبِ گور، لبِ چاہ، لبِ دریا، لبِ ساحل، بمعنی کنارے کے ہے مستعملِ اہلِ ایران۔ لبِ بام

www.urduchannel.in

اُس مقام کو کہتے ہیں کہ جہاں ایک قدم آگے بڑھائیے
تو دھم سے اتھاہ پانی میں آ جائیے۔ پس 'لبِ دریا' اُسے سمجھیے
جہاں سے قدم بڑھائیے، تو پانی میں جا ئیے۔ "لبِ
ساحل" وہ ہوا، جہاں سے آگے بڑھیے، تو دریا میں گریے
'لبِ دریا' سے پانوں پانی پر رکھا جاتا ہے، جیسا نہانے
کے واسطے، اور لبِ ساحل، سے دریا میں کودتے ہیں،
جس طرح سلطان کی باولی میں لبِ بام سے تیراک کودتے
ہیں۔ اسی طرح تیراک جہاں دریا کا پانی نشیب میں ہوتا
ہے، وہاں کراڑے کے کنارے پر سے کودتے ہیں۔ کراڑا
ساحل اور کراڑے کا کنارہ، لبِ ساحل۔ (۳)

لَتّ: یا مرادفِ لگد است یا مخففِ لتۃ کہ ہم در فارسی و ہم
در اردو بمعنیٔ پارہ و لخت آید۔ (نق)

لُتّ انبان: بلام مضموم، شکم بندہ و پر خوارہ۔ (فن)

لَجَن: بفتحتین، ہندی کیچڑ۔ (م)

لَحم: گوشت۔ (فن)

لخت: برخ، پارہ، لتّ، لتۃ۔

۱۔ مزید تفصیل "لوت" میں دیکھیے۔

www.urduchannel.in

لرزیدن: لرزید، لرزیدہ، لرزد، لرزندہ، لرز۔ (پ)

لشکرگاہِ زمستان: قشلاق۔

لطیف: چی۔

لغزیدن: پا از جای بیرون رفتن، لغزید، لغزیدہ، لغزد، لغزندہ، لغز۔ (پ)

لکول: ایک انگریزی شراب ہوتی ہے قوام کی بہت لطیف اور رنگت کی بہت خوب اور طعم کی ایسی میٹھی جیسا قند کا قوام پتلا۔ (خ)

لمس: پسودن، چھونا۔

لوت: بلام مضموم و واوِ معروف، خورشِ چرب با مزہ را گویند لُت، بہ بقای ضمہ و حذفِ واو مخففِ آن۔ چون پیداست کہ اشکم بندہ و پرخوار غذای لذیذ را دوست دارد، چندان کہ یابد، بخورد، لاجرم این چنین کس را لُت انبان، لوت انبان گفت، بلام مضموم۔ (فش)

لولہ: انبوبہ۔

لولو: مفرد است مروارید را گویند، و لآل و لآلی بہ لام

۱۔ یہ انگریزی لفظ Cordial ہے۔

www.urduchannel.in

مفتوح جمع۔ (فش، ق)

لَون: رنگ۔ (آ)

لَہ: اسم شراب۔ (ق)

لَہجَہ: عربی، فارسی، کاشکی۔ (غ)

لیسیدن: چاٹنا، لیسید، لیسیدہ، لیسد، لیسندہ، لیس: (پ، قن)

لَیل: رات۔ (قن)

www.urduchannel.in

م

مم: خطابِ واحد متکلم، و حرفِ نفی است و جز صیغهٔ امر بہیچ صیغهٔ دیگر ربط نیابد۔ (عس، فش، ق)

ماء: آب - پانی۔

مابه الامتیاز: جدا شناس، تفرقه۔

ماحضر: ترستی - (فش، ق)

مادر: ماں - (فش)

مادندر و مادندر: بمعنیٔ زنِ دوییںِ پدر۔ (فش)

مادّه: مایه۔

مارافسای و مارافسا: کسی که مار را به افسون رام کند و زہر مار را از تنِ مار گزیده بدر کشد۔ (فش، ق)

www.urduchannel.in

مالک: کیا، سکار کیا۔

مالکِ دہ: دہ کیا۔

مالکِ زمین: کنار تنگ، مرزبان۔

مالکی: سکار کیائی۔

مالیدہ: چنگالی۔ طبیدہ۔

مان: مع النون بمعنیٔ ما را مستعمل اہل زبانست یعنی ما را و مان صیغۂ امر از ماندن یعنی بگذار (بحر، دیخ، کس)

ماندہ: سندلیور، کو فتہ۔

مانستن: مانستن، مانسنہ، ماند، مانندہ، مان۔ (پ)

مانند: آسا، بوار، دلیں، دبز، مثل۔

ما وسائمۃ الشّہر: وزرا رود۔

ماہ: چاند۔ (فن)

ماہ پروین: اسمِ جدوار۔ (پ)

ماہ گرفت: چاندگہن ہوا۔ (دقط، فخ)

ماہِ ماتم: ماہِ محرم۔ (و)

ماہی: حوت۔ مچھلی۔ (فن)

مائدۂ دعوت: شیلان۔

مایہ: مادّہ: (د)

www.urduchannel.in

متاثر شدن از مہابت: شکوہیدن، رعب میں آنا۔

متاعِ خانہ: کاٹھ کباڑ، کاٹھ کباڑ۔ اثاث البیت، اسبابِ خانہ۔

مُتَشَکِّک: دو دلہ۔

متفکر و متحیر بودن: بخود فرورفتن، درخود فرورفتن۔

مُتَوَرِّع: خشک دامن، پرہیزگار۔

مثل: ولیں، وینہ، مانند، آسا، بوار۔

مجمع: جرگہ۔

مجلس: آلدش، دوتخمہ۔

مُحادثت: صوفیہ کی اصطلاح میں عبد اور معبود کے درمیان گفتگو ہونا۔ (ن)

محصول: تمغا۔

محتوی: دربرگیرندہ۔

مُخَنَّث: تفتیم۔

مخروم: سفتہ گوش۔

محل: بستان، استغفان، قصر، مشکوی۔

محنت: اندرنگ، رنج، رنگ۔

محو کردن: خط کشیدن، باطل کردن، قلم کشیدن۔

محیط: شراب کا وہ خط جہاں تک شراب بھری ہو۔ (ن)

مخالفت: دورباش۔

مخالف طلب: دردمند۔

مخمور: آن کہ نشاۂ از نہادش بدر نرفتہ باشد و اورا فازہ
و خمیازہ فرو گرفتہ باشد۔ (فش، ق)

مدحت گستر: مدیح باز۔

مدعا بر آری: کاتبوں کا لفظ ہے۔ میں اس طرح کے الفاظ
سے احتراز کرتا ہوں۔ (خ)

مدوّر: گول۔

مدہوش: لغتیست عربی الاصل است مفعولِ دہشت، و بہیچ
صیغۂ مفعول در عربی بواوِ مجہول نیست۔ پارسیان تصرف
کردہ بواوِ مجہول مرادفِ مست و بیخود می آرند۔
(فش، ق)

مذاقِ عیش: دلچسپی، ذوقِ زیستن۔

مرحبا: آفریں، آباد۔

مرخّص: تسہیل، پردہ۔

مرد ریگ: بمیم مضموم و دالِ مفتوح و رای مکسور و یای معروف

www.urduchannel.in

و مردری بجذفِ کافِ پارسی نیز بمعنی چیزی کہ از مردہ باز ماند، یعنی میراث، مالِ میراث۔ (پ، م)

مَرْدُم، مردمکِ: آنکھ کی پتلی۔ (ق)

مُرْدَن: مرد، مردہ، میرد، میرند، میر۔ (پ)

مَرْز: ارض، زمین۔ (ق)

مرزبان: کنارہ گنگ، حاکم۔ مالکِ زمین۔

مُرْسَل: نبی۔ (ق)

مُرضعہ: دایہ، دائی، انّا۔

مرغولہ: گٹکری۔ (آ)

مَرْفَق: آرنج، کہنی۔

ا- مردری کشا: ۲۴۵ میں بکافِ عربی لکھدیا ہے۔ سراج اللغۃ میں خانِ آرزو نے لکھا ہے کہ "در اکثر نسخ بمعنی میراث کہ از کسی ماند، نوشتہ اند۔ لیکن در اشعارِ متاخرین بمعنی زومایہ آمدہ۔ چنانچہ محمد قلی سلیم گوید در ہجو: "مردہ ریگی چند ہیچ ساکنانِ بادیہ طرفہ آن کہ از بعضی مردم کہ عالم و فاضل و زبان دانِ ولایت را بودہ اند، تحقیقِ این لفظ کردہ شد جواب دادند "مردہ ریگ بتون خواہد بود" و این غلط است۔ صحیح ہمان است کہ مرقوم شد۔

www.urduchannel.in

مرقعِ تصویر: ارتنگ۔

مرکب: ـ: انجام — مرگ: موت۔ (ق)

مرگِ سرخ: قتلِ عام۔ (واقع اق)

مریخ: بہرام، منگل۔

مژدہ: خبرِ خوش، و نوید بنونِ مفتوح و یای مجہول، مرادف آن۔ (فش، ق)

مژدگانی: نقد و جنسی را گویند کہ در صلہ مژدہ بمژدہ آور دہند۔ (فش، ق)

مژگان: پلک۔ (ق)

مس: تانبا۔ (ق)

مسامرت: صوفیہ کی اصطلاح میں عبد اور معبود کے درمیان گفتگو ہونا۔ (ن)

مست: مدہوش۔

مستراح: پاخانہ، پاخانہ۔

مشتاق: سبک دست۔

مشتی: مٹھی۔ (ق)

مشتری: اورمزد، ہرمز، نزاوش، سعدِ اکبر، برجیس۔

مشعل بکف گرفتن: استغاثہ و دادخواہی۔ (پ)

مشکوی: بضم میم[1] و کاف، محل، قصر۔ (د)

مشمش: بر وزن کشمش، بمعنی خوبانی کہ نوعی از زرد آلو است (فق، ق)

مشورہ با کلاہ کردن: عبارت از ترک و تجرید۔ و نزد بعضی کنایہ از کمال حزم و احتیاط۔ والاول اصح۔ (پ)

مشوش: دودلہ

مصلی: جانماز، سجادہ۔ (فق)

مضراب: زخمہ۔

مطرب: چہرہ گر، مغنی، خنیاگر، رامشگر۔

مطیع: ایل، فرمان بردار۔

معترف: ہستو، اقرار کنندہ۔

معدن: در فارسی کان و در ہندی با [illegible] ہای مختصرہ کھان گویند۔ (فق)

معشوقہ: بیان معشوق، نہ اینکہ مرد را معشوق گویند زن را

---

[1] رشیدی وغیرہ کشاف وغیرہ میں بفتح اول لکھا ہے۔ سراج اللغۃ میں بالفتح و قیل بالضم اور انجمن آرا میں میم اور کاف کو مضموم اور واو کو مجہول بتایا ہے۔

مفتی: وچرگر، فتوی دہندہ۔

مقابل شدن: چہرہ شدن، طرف شدن، مقابلہ کردن

مقام: ستان، استھان۔

مقدس: جی۔

مقدمہ: پیشیرد۔

مقدور: پایاب۔

مقصد: کام، مدعا۔

مکاس: بمیم مفتوح، بر وزن حواس، لغت اصلی است بمعنی[1]

۱۔ انجمن آرا میں لکھا ہے۔ "مکاس و مکیس بضم اول، بمعنی تاکید و مبالغہ کردن در معاملہ و باشد معنی عربی است" و بمعنی خراج و باج گیرندہ و عشر گیرندہ کہ در فرہنگ جہانگیری آمدہ، بکسر میم، ہم عربی است۔" اس لغت میں میرزا صاحب نے تو یہ غلطی کی ہے کہ مکاس بمیم مکسور کو بفتح میم لکھ دیا ہے اور صاحب انجمن آرا نے مکاس، بکسر میم کو بضم میم اور مکاس بفتح میم و تشدید کاف کو، جو عشر گیرندہ کا مترادف ہے، بکسر میم و تخفیف کاف بتایا ہے۔ سراج اللغۃ میں لکھا ہے کہ دکن میں تحصیلدار کو مکاس دار کہتے ہیں۔ برہان میں جو مکاس کو باج گیر شدہ لکھا ہے یہ غلطی ہے، اصل میں مکاس دار ہونا چاہیے تھا۔

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

ابرام در طلب چیزی - و گلیس انالہ آنست (پ، فش، ق)

مکتوب: پاتی

مکروہ طبع - دہشت -

مکیدن - مکید، مکیدہ، مکد، مک - (پ)

مگس: مکھی - (فن)

ملفوف لزرد -

ممکن الوجود - نادر قماش - من: ہیں (فن)

من: بمیم مفتوح، در ہر دو زبان بمعنی دل است کہ در تازی قلب نام دارد (فش، ق)

منجم: ہیودل بید -

مند: افادہ بمعنی صاحبی می کند - (فش، ق)

مند پور: بفتح میم و ضمہ بای موحدہ، کوفتہ و ماندہ[1] - (دم)

مندل: لغت ہندی نیست، فارسی الاصل است - در ہند مندل را پکھاوج می گویند - (پ، فش، ق)

منصوبہ: نام یک گونہ بازی است از بازیہای ہفتہ گانہ نرد - (فش، ق)

۱- انجمن آرا میں لکھا ہے کہ یہ اصل میں مند پود تھا - یعنی صاحب اولاد بسیار چونکہ کثیر العیال ہمیشہ پریشان رہتا ہے، اس لیے مند پور سے پریشاں مراد لیا جاتا ہے -

www.urduchannel.in

موج : لفظیست عربی الاصل، موجہ، مزید علیہ۔ (ع)

مور : چیونٹی۔ (قن)

مُوَز : کیلا۔ (قن)

موش : چوہا۔ (قن)

مُوکَد : مراد بوم۔

موی زہار : ردم، زہم۔

مُوَیہ : نوحہ، شیون۔ (د)

مُوَییدن[1]۔ موید، مویید، مُوید، موییدہ، موی۔ (پی)

مہ : بمیم مکسور و اعلان ہای ہوز، در پارسی بزرگ را گویند۔ مہان بمیم مکسور، جمع مہ۔ و ہندیان، بتبدیل کسرۂ میم بفتحہ و افزودن الف در آخر، ہمین معنی جویند۔ مہادیو، بمعنی دیو بزرگ، و مہاراجہ، بمعنی راجۂ بزرگ۔ لفظ دیگر است کہ در پارسی الفی کہ افادۂ معنی کثرت دارد، چون خوشا و بدا، نشگفت کہ الف مہا ازین قبیل باشد، بمعنی بسیار بزرگ، و فتحۂ میم از تغیر لہجہ۔ (د، قش، ق)

مہ آباد : بکسرۂ میم، نام نخستین پیمبر اسعد الپیمبران عجم۔ (قش، ق)

۱۔ سراج : بابا فغانی بوییدن بمعنی نوحہ کردن ہے

www.urduchannel.in

مہر: آفتاب، سورج، محبت۔ (آ، قن)

مہرِ خم: خشتِ شراب را گویند۔ و آن خشتت مانع بدر رفتن شراب از خم است۔ (فش، ق)

مہر خوان: بمیم مکسور، نامی کہ از مہر بر اطفال نہند، عرف[1] و خطابی کہ شاہان با مرا دہند۔ (د، قغ، م)

مہر ولی: بمیم مکسور بہای زدہ و رای مفتوح بہ واو پیوستہ و لام مکسور و یای معروف، دہی است بہ ہفت کروہی دہلی کہ مزار خواجہ قطب الدین در آنجاست۔ (د، قغ)

مہمان: در فارسی ترجمۂ ضیف و در ہندی ترجمۂ ضیافت است بلکہ در فارسی نیز بمعنی مصدری مستعمل می شود، چنانکہ سعدی فرماید:

چہ کم گردد، ای صدرِ فرخندہ پی ز قدرِ رفیعت بدرگاہِ حی
کہ باشند مشتی گدایانِ خیل بمہمان دار السلام از طفیل

یعنی بمہمانی و ضیافتی کہ در عقبیٰ بجنت خواہد بود (فش)

۱- میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "مہر خوان کے دو معنے ہیں، ایک تو خطاب کہ جو سلاطین امرا کو دیں، اور دوسرے وہ نام جو لڑکوں کا پیار سے رکھیں، عرف" (خ)

www.urduchannel.in

مہیا : آمادہ

مہیشر : بروزنِ یکے دُرُ بیائی مجہول، گویند در اصل سنسکرت میشور است بشینِ موقوف و واوِ مفتوح۔ میشور و مہیشر و مہیش یکی است۔ (غش، ق)

مَی : شراب۔ می گسار۔ شراب پینے والا۔ (نش، ق)

مے : ہرگاہ خواہند کہ ماضی استمراری سازند، میم و تحتانی مجہول ماقبلِ صیغۂ ماضی آرند، چنانکہ رفت ماضی، و میرفت استمراری۔ ہمچنین تحتانیٔ مجہول تنہا در آخرِ صیغۂ ماضی ہمان کار می کند کہ میم و یای مجہول ہر دو، چنانکہ میرفت و رفتی بیک معنی است۔ و ہمین میم و یای مجہول ہست کہ ماقبلِ صیغۂ ماضی معنیٔ تمنا و شرط دہد۔ و تنہا تحتانی مابعدِ صیغۂ ماضی نیز ہمیں کار کند، لیکن جز شرط است کہ بہرِ افادۂ معنیٔ تمنا الحاقِ لفظِ کاش و کاشکی و مانند اینہا و برای حصول شرط وجودِ لفظِ اگر شرط است۔ دیگر این میم و تحتانی مجہول در اولِ صیغۂ مضارع افادۂ معنیٔ دوام در استقبال می کند، اما مانند صیغۂ ماضی تنہا تحتانی مضارع بہرِ اینکار امداد بیارند۔ زیرا کہ یای علی

www.urduchannel.in

در آخر صیغۂ مضارع جز زائدہ نیست، لیکن حسن کلام میفزاید، بی فائدہ نیست۔ (قن، ق)

میان: مقلوب نیام است، و افادۂ معنی وسط نیز می کند۔ و معنی حقیقی میان ترجمۂ وسط است۔ و تقلیب نیام اتفاقی است۔ (قن، ق)

میانجی گری: توسط، وساطت۔ (د)

مایۂ: ...

میسر آمدن: دستیاب ہم دادن۔

میش: بھیڑ (قن)

میغ: بمعنی ابر سیاہ: مرادف ژالہ و تگرگ (آ)

میل: سلائی۔ (قن)

میوہ: مقلوب موی است۔ (قن، ق)

www.urduchannel.in

ناخائیدہ فرو بردن: او باریدن۔

نادان: احمق، انجان، اَوتا۔ (قن)

نارونده: در ہندی اچل۔ (فش، ق)

ناز کردن۔ بر خود بالیدن۔

ناشتا: ہندی نہار منہ۔ (آ، خ)

ناطُوری: در اصل لغت نگہبانِ کشت و باغ راگویند[1]۔ (فق، ق)

نافرمانی: سرکشیدن و پیچیدن۔

ناکارہ: آن کہ کار نتواند کرد۔ (مش، ق)

ناکس: آن کہ کسانی، یعنی شخصیت، مرا درا نبود۔ (فن، ق)

ناگاہ: ناگرفت۔

ناگرفت: بمعنی ناگاہ۔ (بر، پ، د)

نالۂ شبگیر: آہ و زاری آخر شب۔ (حس)

نامراد: آن کہ ہیچ مرادی برانیاید۔ و این نہایت عناست، محتاج۔ (رح، فش، ق)

۱۔ ناطور عربی لفظ ہے۔ مگر بمعنی مذکور صرف ناطور ہے ناطوری نہیں۔

۲۔ میرزا صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں: "نامراد وہ ہے کہ جس کی کوئی مراد کوئی خواہش، کوئی آرزو نہ بر آئے۔ (حس)

www.urduchannel.in

نامیرندہ : امیرا در ہندی امر بفتحتین ۔ (ق)

نان : روٹی ۔ (قن)

نان بروغن افتادن : عبارت از فراہم آمدن اسباب مراد ۔ (پ)

نانِ شیرین : قحط ۔ (د)

نانو : بنونِ مضموم ، زمزمہ ایست از بہرِ خوابانیدنِ اطفال و ہندی آن لوری ۔ (پ)

ناوَرَدہ : لڑائی ۔ (د)

ناوَر : بروزنِ باور ، ممکن ۔ (دق)

ناور فرِتاش : بواو و رای مفتوح ، ممکن الوجود ۔ (د)

ناوک اندازِ ادبا : ادب آموز ، یعنی استاد ۔ (آ)

ناہار : مخففِ ناآہار ۔ (ع)

نبودی : نیستی ۔

نبشتن : بدلِ نوشتن است ۔ (قن ، ق)

نبہرہ : زرِ قلب و کاسہ را گویند ۔ (قن ، ق)

نبید : بفتحِ نون و یای معروف بر وزنِ رسید ، در عربی شراب

ا ۔ لغت فرس : ۹۸ ، یعنی آورد ، دا آورد ، یعنی جنگ کردن بیاد زنا ۔

فرباد گویند، و با تحتانی مجہول - بدل تو یا است کہ لفظ
است فارسی بمعنیٰ تغیرِ خورش (فق، ق)

نثر: بندہ کی تحقیقات یہ ہے کہ نثر تین قسم پر ہے:
مقفیٰ، قافیہ ہے اور وزن نہیں۔
مرجز، وزن ہے اور قافیہ نہیں۔
عاری، نہ وزن ہے، نہ قافیہ۔
مسجع میں معنی ہے کہ دو فقروں میں الفاظ ملائم و
مناسب پیدا کر ہوں۔ نظم میں یہ صنعت آپڑے، تو اس
کو مرصع کہتے ہیں، اور نثر اس صنعت پر مشتمل ہو، تو اس
کو مسجع کہتے ہیں۔ (ع ہ ص ۱)

نجس: گرشتہ، ناپاک۔
نجشگر: سیدلی منہ تر شدہ است۔ (فق، ق)
نخشاں: دژم، خشم۔
نخستین: بمعنی مشتق و مثانی مفہوم مشہور است۔ در بین
کلمہ نون مضموم نخوانند است۔ (فق، ق)

۱۔ انجمن آرا میں بضم اول و کسر ثانی و یائے مجہول لکھا ہے، اور لغات کشوری میں
بضم نون و کسر ثانی بتایا ہے۔

www.urduchannel.in

بمحلِ نصل آرند (فش، ق)

نسیج: لغتِ منصرفِ معربیست۔ نسج و نسیج و نساج و منسوج بمعنیٔ بافتن و بافندہ و بافتہ عموماً، یعنی ہر جامہ راکہ بافند، خواہی از ریسمان و خواہی از ابریشم، خواہی زر بافتہ، خواہی سادہ۔ (فش، ق)

نسیج: تنیدۂ عنکبوت، خانۂ عنکبوت۔ (پ، فش، ق)

نشاختن: بکسرۂ نون، نیز متعدی نشستن و مرادفِ نشاندن آمدہ است۔ (فش، ق)

نشان: رایت۔ (د، تقل)

نشتر: در اصل نیشتر است۔ و آن را نیشو نیز گویند۔ و چون تبدیلِ شین و سین باہم رواست، نیسو نیز بجاست۔ (فش، ق)

نشستن: نشست، نشستہ، نشیند، نشیندہ، نشین، نشاندن متعدی و نشانیدن نیز۔ و مخففِ نشستن، شستن است بحذفِ نون و لغاتی ستین ا۔ (پ، فش)

۱۔ مرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "طوطیوں کی منطق میں خندہ و ناورا اہلِ پارس کے روز مرہ میں عموماً نشستن استعارہ ہے رہنے کا۔" (خ ع)

www.urduchannel.in

نشگنج: بنون مکسور بشین زاده و کاف تازی مفتوح بنون زده، گوشت بسر ناخن گرفتن که ہندی آن چٹکی است۔ (پ)

نشگفت: بفتحۂ نون و کسرۂ کاف، یعنی عجب نیست۔ (د، م)

نشیمن: استھان۔ (ف)

نصف: آدھا۔ (ف)

نظر: فکر کو بھی کہتے ہیں اور گاہ کو بھی۔ (آ)

نظر شگفتن: دگوش شگفتن ہم نہیں جانتے۔ اگر نظر کا خوش ہونا اور کان کا شاد ہونا جائز ہوتا، تو ہم اُس کا استعارۂ شگفتگی کر لیتے۔ خوش ہونا جب صفت چشم و گوش نہ ہو، تو کیا کریں۔ (آ۔خ)

نعل در آتش: بے آرام، بے چین۔ (ف)

نعل در آتش نہادن: بمعنی بیقرار کردن۔ (پ)

نعل واژون زدن[2]: عبارت از آن کہ وضعی پیش گیرند کہ مقصود بر مردم پوشیدہ ماند۔ (پ)

نعناع[1]: نرہ، پودینہ۔

۱۔ سراج میں بکسر اول و ضم کاف لکھا ہے۔

۲۔ پنج آہنگ میں داژگون ہے۔

www.urduchannel.in

نغمہ : راگ۔ (قن)

نفسِ ناطقہ : اسپہبد، سشید اشپہبد، اسپہبدی شید، روانِ گویا

نفع : وایہ، فائدہ۔

نِقاب : جو چیز ایک چیز کی مانعِ نظارہ ہو۔ (ع)

نَقارہ : کاس وکوس۔

نقشِ ناتمام : انگارہ، بیرنگ، گردہ، خاکا۔

نقیب : چاؤش۔

نکوہیدہ : بد، برا۔ (د)

نگاشتن : نگاشت، نگاشتہ، نگارد، نگارندہ، نگار۔ (پ)

نگاہ داشتن : گوش داشتن۔

نگہبان : حارس۔

نگہبانِ کشت وباغ : ناطورسی۔

نگزیرد : گزیر وچارہ نباشد لفظی است صحیح وفصیح لیکن لغت نیست مضارعِ اصلی نیست، زیراکہ اگر مضارعِ اصلی بودی، پیوستہ بہ مصدری داشتی۔ و این را مصدر مسموع نیست۔ لکھنؤ، اسمای جامد را متصرف می گردانند واز مصدر تا امر ہمہ صیغہا می سازند مانندِ شکوہیدن از شکوہ وشکریدن از شکار کما از

www.urduchannel.in

گزیردگمان مصدر نمی سازند، ماضی نیز نخواہد بود۔ ہمین مضارع
بکار می آرند، گزیرد، گزیردگماند۔ چون این ہمہ دانستی، بدان کہ
نگزیرد ہمان مضارعِ مجہول است با فزایشِ نون نفی۔ (تم
د، قش، ق)

نمانما: نمود۔ (د)

نمایہ: نمونہ۔ (د، قغ)

نمدزین: آدرم، تکلتو، خوگیر

نمک بر آتش افگندن: بمعنیٔ شور و غوغا کردن۔ (پ، م)

نمود: نمانما۔

نمودار: چہرہ، آشکارہ، ہویدا۔

نمونہ: نمایہ، نمویہ۔

نمویہ: نمونہ (د)

نمید: مخففِ نومید۔ و نمیدی مخففِ نومیدی مسلم۔ نونِ نومید
و نومیدی مفتوح الاصل است۔ (قش، ق)

نو: را در ہندی نیا گویند بروزنِ جیا۔ (قش، ق)

نوا: بمعنیٔ آواز، دہم بمعنیٔ توشہ و ہم بمعنیٔ اول۔ (پ، قش)

نواخانہ: حوالات۔ (د)

www.urduchannel.in

نواختن: دو معنی دارد، نوازش کردن، و چنگ زنی و امثال این را بنوا آوردن۔ نواختن، نواختہ، نوازد، نوازندہ، نواز۔ (پ، فش، ق)

نوروان و نوروان: بمعنیٔ سوغات۔ (پ)

نوازش کردن: نواختن۔

نوان: بمعنیٔ خرامان است[2]، اما خواہندہ بدان رفتار کہ از روی نازو ادا باشد، و جنبیدن شاخہای نہال از باد مانند۔ چون این حالت را در عربی تمایل گویند، اگر لرزان نیز گفتہ باشد روا باشد، خواہی لرزہ ترجمۂ تمایل باشد، خواہی نتیجۂ خوف یا غضب۔ (فش، ق)

نوحہ: مویہ، شیون۔

نورالانوار: شید ستان۔

نورد: ملفوفہ۔ (دہ تنا)

۱۔ سراج بفتح و واو بالف کشیدہ و رای مہملہ مفتوح و الف و نون۔

۲۔ لغت فرس: ۳۰۸، بمعنی جنبیدن بر خود مانند جہودان روز شنبہ۔ دری کشا: ۴۱، بروزن روان حرکتی کہ طفلان در وقت خواندن کنند و عزیمت خوانان ہنگام عزیمت خواندن۔

www.urduchannel.in

نورقاہر: خورہ۔

نوَشتن: بفتحِ واو، نوشت، نوشتہ، نوردد، نوردندہ، نوردہ۔ مصدرِ مضارعی نوردیدن۔ (پ، فق، ق)

نوِشتن: بکسرِ واو، نوشت، نوشتہ، نویسد، نویسندہ، نویس درہشت مصدر بجای واو یا نیز آید، یعنی نبشتن۔ (پ، فق، ق)

نوشیدن: پینا۔ (فن)

نوید: بنونِ مفتوح و یای مجہول[1]، لغتی است فارسی بمعنیٔ خبرِ خوش، مرادفِ مژدہ، و نبید بدلِ نوید است۔ (فق، ق)

نویم: بروزنِ نسیم، مخصّص۔ (د، قغ)

نۂ: ترجمۂ تسعہ است۔ (فق، ق)

نہادن: نہاد، نہادہ، نہد، نہندہ، نہ۔ (پ)

نہفتن[2]: نہفت، نہفتہ۔ و این را مضارع نباشد۔ (پ)

نہنبن[3]: سرپوش۔ (س)

۱۔ انجمن آرا میں بنونِ مضموم لکھا ہے۔

۲۔ سراج: بکسر اول وضم دوم بمعنیٔ پنہان کردن۔ لیکن مشہور بفتح اول است!

۳۔ لغتِ فرس: ۳۹۱ کے مصحح نے بکسرِ نون و فتح ہا، ضبط کیا ہے۔ لیکن رشیدی اور انجمن آرا میں بفتحتین و سکون نون و فتح بای تازی اور سراج میں بفتح اول بقیہ مثل رشیدی مندرج ہے۔

www.urduchannel.in

نہیب: لفظ عربی۔ (خ)

نَی: بانسلی۔ (ق)

نیا: بنون مفتوح، جد و پدر را گویند۔ و نیاگان جمع آنست بمعنی اجداد۔ (پ، د، ق، م)

نیاز: ترجمۂ احتیاج و مراد ازین عجز است۔ (ش، ق)

نیام: میان (ق)

نیایش: افرستائی۔

نیر: آفت، آفتاب۔ ابیت، خر، خرشید، ستارۂ روز، شمس، مہر، هور، سورج

نیرو: زور۔ ہیرو و نیرومیش۔ ہیرو تقدیر و ہیرو حال (د، ق)

نیستی: ہیرو تقالی بہ مجہول، بمعنی نیودی۔ (د)

نیسو: نشتر۔

نیش: ڈنک۔ (ق)

نیشتر: نشتر۔

۱۔ انجمن آرا، رشیدی، سراج، دری کشا: ۷۵ اور لطائف فرس: ۶۹ میں بکسر اول بمعنی جد لکھا ہے۔ اور نیاگان کو دری کشا میں بکاف عربی بتایا ہے۔

۲۔ رشیدی اور دری کشا: ۶۰ میں بکسر نون و یای معروف قرار دیا ہے اور سراج میں یا اور واو دونوں کو مجہول بتایا ہے۔

www.urduchannel.in

نیک : بخشش۔

نیم : بمعنیٔ اندک۔ (آ)[1]

۱۔ میرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "نیم گناہ، نیم نگاہ، نیم ناز" یہ روزمرۂ اہلِ زبان ہے۔ نیم بمعنی اندک، ورنہ گناہ کا آدھا، نگاہ کی ادھواڑ، اور ناز کا آدھا یہ مہملات میں ہے۔ ان چیزوں کا مناصفہ کیا" (آ)

www.urduchannel.in

و

و: ائمۂ فن لغت برین معنی اتفاق دارند کہ ما قبلِ واوِ معدولہ مکسور نمی باشد مگر در دو جا: یکی در لفظِ خویش، دوم در لفظ خویلہ۔ (فش، ق)

واژہ: لفظ۔ (فش، ف)

واگوبہ: چوچا۔ (د، فغ، تظ)

والا: در لفظِ والا معنیٔ رفعت ملحوظ است۔ لیکن خدمت و رتبت و شان و آستان و جاہ و نگاہ را بوالائی ستایند نہ در و دیوار و سرو چنار را۔ چون والا آستان نویسند، از آستان پایہ و مقام مراد باشد، نہ دہلیز و سنگ در کہ ہنگامِ در آمدن و بر آمدن از خانہ، پای یا پاہای افزار بر آن نہند۔ (فش، ق)

وُجود: فرتاش۔

وچو: بواوِ مفتوح و جیمِ پارسیٔ مفتوح، فتوی را گویند۔

www.urduchannel.in

ہرآینہ "دچرگر" فتوی دہندہ را نامند، لاجرم "دچرگر" ترجمۂ مفتی می تواند بود[1]۔ (فق، ق)

وحی: فرتاش، پرتاب۔

وَخشور: بواوِ مفتوح، بخای زدہ و شین مضموم و واوِ معروف بروزنِ منشور، بمعنیٔ ایلچی عموماً و بمعنیٔ پیغمبر خصوصاً، ترجمۂ رسول۔ (پ، فق، ق، م)

وراءرود: ترجمۂ ماوراءُ النّہر است۔ (فق، ق)

وُشنیج: بوزنِ زرنیخ[2]۔ در فارسی اسم مرغیست اہ بود نہ کوچک‌تر۔ (فق، ق)

وَردَنہ: بواو و دالِ مفتوح، بیلن است بو حدۂ مکسورہ و تحتانیٔ مجہول۔ (فق، ق)

ورزہ: برزہ۔

ورزیدن: ورزید، ورزیدہ، ورزد، ورزندہ، ورز۔ (پ)

۱- رشیدی و سراج نے اس لفظ کو بے اصل بتایا ہے اور انجمن آرای ناصری میں سرے سے داخلِ لغات ہی نہیں کیا گیا۔ اس صورت میں یہ امکان ہے کہ قدیم فارسی کا لغت ہو، اور میرزا صاحب نے کسی پارسی عالم سے دریافت کر کے دچرگر کو معنی فتوی نگار لکھا ہو۔

۲- سراج اللغۃ میں لکھا ہے کہ "بوزنِ تدریج و بعض بیای مجہول گفتہ اند"۔

www.urduchannel.in

وزن: تقطیعِ شعر۔ (ص)

وزیدن: وزید، وزیدہ، وزد، وزندہ، وز۔ (پ)

ویران: لغتِ فارسی الاصل۔ ویرانہ مزید علیہ نشانہ و مارک ترتِ مرتا (ع)

ویران شدنِ خانہ: آستان بر خاستن۔

ویژہ: بواوِ مکسورہ و یای تحتانیٔ مجہول و زای فارسیٔ مفتوح لفظِ فارسیٔ قدیم است بمعنیٔ خاصہ و خلاصہ و خاص و خالص و پاک و پاکیزہ، و بجای خصوصًا و علی الخصوص نیز مستعمل می شود۔ ویژگان: خاصان۔ (آ، بُ، د، پ، فنق، ق، م)

وساطت: میانجی گری۔ توسط![1]

وسط: فرہنگا خ، درمیان۔

وضو: آبدست۔

وعدہ کردن: شب در میان دادن

وقارہ: آسا، اورنگ، اورنگ۔

۱۔ یہاں ترتیب غلط ہو گئی ہے۔ آخری پانچ لفظ شروع صفحہ کے ۲ لفظوں کے بعد آنا چاہیے تھے۔ عرشی۔

www.urduchannel.in

ہزار: منگ۔

ہزارہ: بلبل را گویند۔ و ہزار دستان و ہزار آوا نیز نامند۔ ۵
ہزار داستان نگویند مگر سوقیان و فرومایگان و کودکان
دستان بمعنیٔ آواز خوش ست و داستان بمعنیٔ افسانہ۔
بلبل نوا میزند، افسانہ نمی گوید۔ ہر آینہ ہزار دستان
است، نہ ہزار داستان۔ (فش، ق)

ہزاہزہ: ہلڑ۔ (د)

ہشتو: بہای مفتوح و تای مضموم و واوِ معروف، بمعنی معترف،
اقرار کنندہ، و خستو بجا نیز آید۔ (سبد م)

ہشتا: آٹھ۔ (قن)

ہشتن: بکسرہای ہوز، ہشت، ہشتہ، ہلہد، ہلیدہ، ہل۔ (پ)

ہمشا: بمعنیٔ کارگاہِ جولاہ یا بمعنیٔ شانۂ جولاہ۔ (تیغ)

ہفتاد: ساٹھ۔ (قن)

ہفتہ: فارسی است۔ و اسبوع عربی و ہندی اٹھوارہ۔ (فش، ق)

ہفدہ: عددی است مرکب از دہ و ہفت۔ (فش، ق)

ہنگوش: اسم طعام۔ (تیغ)

ہنہنا: بمعنیٔ آوازِ سگ۔ (تیغ)

www.urduchannel.in

ہمہ : ترجمۂ تمام است۔ یکی از پرورش آموختگانِ قتیل در کلکتہ بمن گفت : "استاد اسم مفرد را بعد لفظِ ہمہ مشتق جائز نمی شمارد" پاسخ گزاردم کہ ہمہ روز و ہمہ شب و ہمہ عالم و ہمہ جا در کلامِ گرانمایگان ہزارجا دیدہ ایم حافظ علیہ الرحمہ راست :

گر من آلودہ دامنم چہ عجب ہمہ عالم گواہِ عصمتِ اوست

سعدی رحمۃ اللہ علیہ راست :

بجہان خرم از آنم کہ جہان خرم ازوست عاشقم بر ہمہ عالم کہ ہمہ عالم ازوست

محمد حسین نظیری نیشاپوری کہ مینوشیمنش باد ، می سراید :

چو سگان از آن بکویت ہمہ شب فتادہ خاکم
کہ ہوای صید دارم نہ خیالِ پاسبانی

دیگری گوید :

ہمہ جا خانۂ عشق است ، چہ مسجد ، چہ کنشت (قش ، ق)

ہمارہ : مخففِ ہموارہ ۔ (س ، ک)

ہمراہ : ہمدم ، رفیق ۔

ہمشیرازہ : ہمعنی ترجمہ[1] ۔ (قش ، ق)

۱۔ دری کشا : بفتح اول و سکون میم و سین مہملہ و تحتانی معروف ، ترجمہ و تفسیر

www.urduchannel.in

ہمگر: بہای مفتوحہ، جولاہہ۔ و آن را پای باف نیز گویند۔ (پ)

ہمنام: آداش، سَمی۔

ہمیدون: الحال۔ (دو اقط)

ہمیشہ: سدا۔ (آ، فش، ق)

ہندوانہ: تربُز۔ (فن)

ہنوز ہنگام فرمانروائی ستارۂ روز گزشتہ بود: یعنی رب الشاقہ آفتاب بود۔ (د)

ہودل: بہای مضموم و دالِ مفتوح[1]، رصد۔ (د)

ہودل بند: منجم، ہودل بندان: رصد نویسان۔ (د، نغ)

ہور: بہای ہوز مضموم و واوِ معروف[2]۔ اسم آفتاب، سورج (د، نغ، م)

ہویدا: ظاہر، آشکار، نمودار۔

۱۔ سراج میں بروزنِ مقبل اور انجمن آرا میں بضم با و کسرۂ دال اور دری کشا میں بواو مجہول لکھا ہے۔

۲۔ دری کشا: ہور سے معلوم ہوتا ہے کہ بواو مجہول بھی شعرا نے باندھا ہے، مگر افصح معروف ہے۔ انجمن آرا سے بھی اس دعوا کی تائید ہوتی ہے۔ رشیدی اور سراج نے صرف بواوِ مجہول ہی لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

ہیربد: اور موبد آتش کدے کے پجاری کو کہتے ہیں۔ (آ)

ہیون: بہای مفتوح و یای مضموم، شتر سواری و اسپ را گویند۔ و الف و نون از بہر جمع آرند۔ (م)

ہیئت: بانڈ، صورت۔

www.urduchannel.in

ی

ی ، تحتانی[1] جس طرح پر ہے، جزوِ کلمہ :

ہمای بر سرِ مرغان از آن شرف دارد

ای سرنامہ نامِ تو عقل گرہ کشای را

یہ ساری غزل اور مثل اس کے جہاں یای تحتانی ہے جزوِ کلمہ ہے۔ اس پر ہمزہ لکھنا گویا عقل کو گالی دینا ہے۔ دوسری تحتانی مضافہ ہے۔ صرف اضافت کا کسرہ ہے۔ ہمزہ وہاں بھی مخل ہے، جیسے آسیای چرخ، بای آشنای قدیم۔ توصیفی، اضافی، بیانی، کسی طرح کا کسرہ ہو، ہمزہ نہیں چاہتا۔ فدای تو شوم، رہنمای تو شوم، یہ بھی

ا۔ یای وحدت کہو، توصیف کہو، یای تعظیم کہو، جس طرح کہو مجہول آئیگی۔ (ع س)

www.urduchannel.in

اسی قبیل سے ہے۔

تیسری دو طرح پر ہے، یای مصدری اور وہ معروف ہوگی؛ دوسری یای توحید و تنکیر، وہ مجہول ہوگی[1]۔ مثلاً مصدری: آشنائی۔ یہاں ہمزہ ضرور، بلکہ ہمزہ نہ لکھنا عقل کا قصور! توحیدی: آشنائے، یعنی ایک آشنا یا کوئی آشنا۔ یہاں جب تک ہمزہ نہ لکھو گے، دانا نہ کہلاؤ گے۔

خستہ، بستہ... ہزار لفظ ہیں کہ اُن کے آگے جب یای توحید آتی ہے، تو اُس کی علامت کے واسطے ہمزہ لکھ دیتے ہیں۔ زرہ، گرہ، کلاہ، شاہ... ایسے الفاظ کے آگے اگر تحتانی آتی ہے، تو زرہے، گرہے، کلاہے، شاہے... لکھ دیتے ہیں۔ (آ، خ)

یارہ: و آن را دست برنجن نیز گویند۔ و آن پیرایہ ایست کہ زنان بدست افگنند۔ و ہندی آن کڑا۔ دیپ، (قتیل)

یا زند[2]**:** بمعنیٔ ہیئت و صورت۔ (فق، ق، م)

۱۔ ایک اور خط میں میرزا صاحب نے لکھا ہے کہ "یای وحدت کہو، توصیف کہو، یای تعظیم کہو، جس طرح کہو، مجہول آئے گی" (خطوط)

۲۔ سراج میں "بزای معجمہ بوزن پابند" لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

یاس: ناامیدی۔ (قن)
یافتن: پانا، یافت، یافتہ، یابد، یابندہ، یاب۔ (ب، قن)
یام: ڈاک۔ (د)
یاہوسرای: فقیر۔ (آ)
یخچہ: ژالہ، تگرگ۔
یخشی: در ترکی بمعنی نیک می آید۔ (قن، ق)
یخنی: ذخیرہ۔ (د)
ید: دست، ہاتھ۔
یزدان: اللہ، خدا۔ (قن)
یزغہ: بھنوئی[1]۔ (قن)
یوز: صدا، چیتا۔ (آ، قن، ق)
یوغ: بمعنی چوبی کہ برگردن گاو نہند۔ و آن را در ہندی جوا گویند۔ (قن، ق)

۱۔ سراج میں لکھا ہے کہ "بفتح و سکون دوم و زای مفتوح، شوہر خواہر و این اکثر استعمال اہل توران است۔"
۲۔ لغت فرس ص ۲۲۹ میں جو مثالیں نقل کی ہیں، اُن سے واو معروف ثابت ہوتا ہے۔ رشیدی میں صاف واو مجہول لکھا ہے۔

www.urduchannel.in

یوم: روز، دن۔ (ق)
ییلاق: بہ دو یای تحتانی، لفظِ ترکی است، بمعنیٔ مقامی کہ
در تابستان برای اقامتِ فوج از چوب و علف وِلی سازند
تا موسم در انجا گزرد۔ و مقابلِ آن قشلاق است بمعنیٔ
لشکرگاہِ زمستان۔ (ش، ق)

www.urduchannel.in

آ

آج: امروز۔

آٹھ: ہشت

آٹا: آرد۔

آچار: ریچار، ریچال۔

آخر: سپری۔

آدھا: نصف۔

آرسی: آئینہ۔

آزمانا: آزمودن

آس: امید

آسرا: پناہ

آسمان: چرخ، سپہر، فلک، گردون۔

آگ: آتش، آذر، نار۔

آم: انبہ

آئین: تزاج

آنا: آمدن۔

آن تان: بعض لوگ آن بان بولتے ہیں۔ مگر فقیر کے نزدیک آن تان صحیح ہے۔ اور یہی فصیح ہے۔ (آ)

آندھی: صرصر۔

آنکھ: چشم

ا

ابابیل: پرستک، پرستوک۔

اُپلا: پاچک، عوشاک

اُٹھ: برخیز

اُٹھائی گیرا: اُچکا، بردابرد (ریغ)

اٹھوارہ: اسبوع، ہفتہ

اجازت: پدرود، دستوری، رخصت

www.urduchannel.in

اُچکّا: اُٹھائی گیرا، بردار و بدو

اچھّا: خوب، فرخندہ، نیک

اچھوتا: ناپسودہ

اُگرا: آدہ

ارگن: ارغنون، ارغن

ادھر: شاغل

اڑواڑ: پادیر

اژدہا: اژدر

استاد: ادب آموز

استھان: تکیۂ فقیر، محل و مقام، نشیمن۔

اشرفی: درست۔

اشنان: غسل

اُگنا: دمیدن

الاپ: پیشرو

الگنی: رجہ، رزہ، فدک۔

اُلّو: بوم، کول، مردِ احمق

امامن: امام کے مشتقات میں سے زنہار نہیں۔ امام کا متعلق، اگر مذکر ہے، تو امامی اور اگر مونث ہے، تو امامن۔ (آ، خ)

آمر: نامیرندہ

انّا: دائی، دایہ، دھائی، مُرضِعہ

اناج: غلہ۔

انجان: نادان۔

اندرایَن: شرنگ، حنظل

اِنصاف: داد۔ انصاف کی تعریف کرنے والا: دادستانی

انگارہ: اخگر

انگڑائی: خمیازہ

انگیا: ساماسچہ

اونند: احمق، نادان۔

اوج بیان سے گرنا: عاجز آنا (غ س)

www.urduchannel.in

اوجڑ: خراب، خرابہ، ویران ویرانہ

اوتار: آلہ، افزار

اوس: شبنم

اول: نوا

اولا: تگرگ، سنگچہ

اونٹ: اشتر

اونگھنا: غنودن

ایسا خدا: خدائے

اینٹ: خشت

ب

باجا: سانہ

باجرا: جاورس

باس: سکونت

باسی: دینہ، دوشینہ

باغبان: کدیور

باگ: جلو، عنان

باگ ڈور: پالا آہنگ پالہنگ

باپا: پود

بانجھ: استرون، ستردن، عقیمہ

باندھنا: بستن

بانسلی: نَے

باؤ: باد باہر: بدر

بٹیر: تذرو

بجلی: آذرگشسپ، برق

بچھو: عقرب، کژدم

بچھونا: بستر

بخشش: جود

بدلی: ابر

بُرا: بد، دژم، زشت، نژند، نکوہیدہ

برتن: آوند، ظرف

بڑبڑانا: ژکیدن، سخنہای زیرلبی

بستی: آبادچہ
بسولا: تیشہ
بغل: آغوش، کنار
بکری: گوسپند
بلا: بتیارہ
بلبل: میرے نزدیک مونث ہے۔ جمع اس کی بلبلیں۔ طوطی بولتا ہے، بلبل بولتی ہے۔ (آ)
بلی: گربہ
بنانا: ساختن
بند: فراز
بنتو: بانو، خاتون
بنولا: پنبہ دانہ
بورا: انبان
بوڑھا: پیر، سالخوردہ
بونا: کاشتن، کشتن

بوند: بُند، بُندہ
بہنوئی: یزنہ
بہو: بیو، عروس
بی بی: کدبانو
بیتاب: پرافشان
بے پروا: غنی
بےچین: نعل در آتش، بے آرام
بیحد: بیشمار، بیمر
بیس: بست، تومان
بیشمار: بیحد، بیمر
بینگن: بادنجان
بیل: بیارہ
بیلن: وردنہ

بھ

بھاٹ: بادخوان، بادفروش
بھاڑ: گلخن

www.urduchannel.in

بھاگ : بخت

بھاگ : بگریز

بھاگنا : رمیدن

بھائی : برادر

بھڑ : زنبور

بھوت : بتیارہ

بھوم : بوم

بھونچال : زمین لرز

بھیڑ : میش

بھیڑیا : گرگ

بھینچنا : افشردن، فشردن، بزور در آغوش کشیدن، بشکنجہ کشیدن۔

بھینس : گاومیش

پ

پاتی : مکتوب

پاخانہ : آبشتنگاہ، آبشتنگہ، بیت الخلاء، پاجایہ، مستراح

پاڑہ : تالار

پاگل : کالیوہ

پاگل پن : کالیوگی

پانا : یافتن، پاؤں : پایم۔ (غ)

پانو : پای، پیچل

پانی : آب، ماد

پاو : ربع

پتا : برگ

پتلی : مردمک

پتلی چپاتی : تُھلکا۔ (آ)

پتھر : سنگ۔

پچاس : پنجاہ

پچھم : غرب۔

پچھوا ہوا : باد برین

پر : بھی لیکن لفظاً مشترک ہے

www.urduchannel.in

اور یہ اس کا مخفف ہے۔
اس میں شاید کسی کو کلام
نہ ہو۔ کوئی اور لکھے بانکے
میرے اردو کے دیوان میں
سو دو سو جگہ یہ لفظ آیا ہوگا

(پ)

پردادا: جدِ پدر، پدرِ جد
پڑیا: چکسہ
پکھال: خیک
پکھاوج: مندل
پگڑی: دستار
پلک: مژگان
پلید: ریمن
پناہ: زنہار
پنجرہ: قفس
پنڈلی: ساق
پو پھٹنا: فلق، چاکِ صبح

پوت: پسر
پوجنا: پرستش
پوچھنا: پرسش
پودینہ: نزہ
پورب: شرق، خاور
پونڈی: افشار
پوست کے ڈوڈے: قبۂ خشخاش۔
پولہ: مضمحل
پولی: پاغند
پہاڑ: کوہ
پہاڑی: کوہچہ
پپیہا: سار
پیالہ: ساتگین
پیٹ: شکم
پیشانی: جبین
پینا: نوشیدن

www.urduchannel.in

پپوسی: پلہ

پیوند: پینہ

پھ

پھاڑنا: دریدن، فتاریدن
فتریدن، فتالیدن، فتلیدن

پھانسی: چاتو

پھاوڑا: بیل

پھر: باز

پھرکی: بادفر، بادفرہ، فرفر

پھرنا: گشتن

پھلکی یا پھلکا: تنہا بمعنی محض
ہے۔ ہلکی پھلکی، ہلکا پھلکا یہ
آئے تو درست، ورنہ لغو
اور یہ جو پھلکا پتلی چپاتی
کو کہتے ہیں، یہ دوسرا لغت
ہے۔ پھلکے کبھی کوئی نہ بولے گا
پانی وانی، حقہ وقہ یوں کہیں
گے۔ نرا وانی اور وقہ نہ کہیں گے
ہلکا پھلکا، ہلکی پھلکی کہیں گے
سبک چیز کو۔ نرا پھلکا یا نری
پھلکی نہ کہیں گے۔ (آ)

پھول: گل

ت

تاج: افسر، گرزن۔

تارہ: اختر

تاریخ نگار: کردارگزار

تاریخ نگاری: کردارگزاری۔

تالاب: آبگیر، تال

تال سری: تانگ، دائرہ

تالو: کام

تانا: تار

تانبا: مس

www.urduchannel.in

تبرّک : پرشاد، فرشاد
تپسیا : تپاس، ریاضت
ترائی : زمین نمناک
تربوز : ہندوانہ
تڑپھڑانا[1] : تپیدن
تصویر : تندیسہ
تعویذ : پنام، لکاہہ
تکلا : دوک
تل : کنجد
تلوار : پلارک، تیغ
تن بدن، تن من سلگنا : اصوا [illegible] تار
تندرستی : دوروزی
تَوا : تابہ
توجہ : گرایش
توشک : آگنہ، جنیت، حشوِ نہالی
تولنا : سختن، سنجیدن
تیتیں : لفظ متروک اور مردود، قبیح، غیر فصیح[2]
تیس : سی

تھ

تھگلی : پینہ، پیوند

۱- مرزا صاحب نے ایک خط میں لکھا ہے کہ "تڑپھڑانا ترجمۂ تپیدن کا املا یوں ہے، نہ تڑپنا - بای فارسی اور نون کے درمیان ہای مخلوط البتہ ضرور ہے" (رغ)

۲- اسی سلسلے میں مرزا صاحب لکھتے ہیں: "یہ پنجاب کی بولی ہے - مجھے یاد ہے کہ میرے لڑکپن میں ایک اصیل ہمارے ہاں نوکر تھی، وہ تیتیں بولتی تھی، توبی بیاں اور لونڈیاں اس پر ہنستی تھیں" (رغ)

www.urduchannel.in

تھوڑا : کم

تھیلی : کیسہ

ٹ

ٹپکنا : چکیدن

ٹخنا : شتالنگ، کعب

ٹوکرا : سبد

ٹونٹی : انبوبہ، لولہ

ٹہنی : شاخ

ٹیلہ : پیغولہ

ٹھ

ٹھرا : تاہو، دُرد

ٹھلیا : سبُو

ٹھوڑی : ذقن، زنخ

ج

جاگنا : بیدار بودن

جال : دام

جان : رَوان

جانا : رفتن، شدن

جانماز : سجادہ، مصلیٰ

جچا : زچہ

جفا : کے مونث ہونے میں اہلِ دہلی و لکھنؤ کو باہم اتفاق ہے کبھی کوئی نہ کہے گا کہ جفا کیا۔ ہاں ہنگامے ہیں، جہاں بولتے ہیں کہ ہنسی آیا، اگر جفا کو مذکر کہیں تو کہیں، ورنہ ستم وظلم مذکر اور بیداد و جفا مونث ہے (بے شبہہ دعویٰ)

جلد : زود۔ بہت جلد : زود زود

جلنا : سوختن

جماہی : آسا، دہان درہ، فاژہ، تثاؤب، تطی۔

جمع کرنا: الفغتن، اندوختن
جنتری: شنفشاہنگ
جنگل: بیابان، دشت، صحرا
جوا: یوغ
جوار: ذُرَّت
جوان: برنا
جورو: زوجہ
جولاہہ: بافندہ، پای باف، جولہ، جولاہ، جانک، ہگر
جوہر: بجیم مفتوح خونریزی خاص کہ در ہند رواج دارد و آن کشتنِ زن و فرزند است۔ (فق، ق)
جوہڑ: آبگیر
جی: روح، حیات
جینا: زیستن

جھ

جھاڑنا: رُفتن
جھانجن: خلخال
جھانجھ: چلب، جلاجل، سنج
جھروکا: تابسار
جُھرّی: آژنگ
جھڑکی: سرزنش
جھکّڑ: بادِ تند، گرد انگیز
جھنجھنا: اخلگندہ
جھولا: اورگ، مرضِ فالج
جھولی: زنبیل

چ

چاٹنا: لیسیدن
چال: رفتار
چالیس: چہل

www.urduchannel.in

چاند : ماہ
چاند گہن : گرفتنِ ماہ
چاندی : سیم
چاہنا : خواستن
چُپ : خاموش
چِت : ستان
چٹکی : نشکنج
چچا : اودر، عم
چچڑی : تارو
چرپی : پیہ
چرچا : واگویہ
چڑیا : کنجشک
چکور : کبک
چکی : آس، آسیا
چل : صیغۂ امر
چلبچی : سیلاب چین
چمکنا : تافتن

چور : دزد
چوک : چارسو
چولھا : اجاغ، دیگدان
چونا : آزہ
چوہا : موش
چیچک رو : آبلہ خورد
چیرنا : شگافتن
چیل : خاد، زغن، غلیواز
چیونٹی : مور

چھ

چھاتی : سینہ
چھاگل : چگل
چھالا : آبلہ
چھالیا : فوفل
چھانو : سایہ
چھپر : خانۂ کاہ، کازہ، کوخ، کومہ

چھت : آسمانہ، سقف

چھٹی کی شادی : زاج سور

چھچھورا : سبکسر

چھرّا : ساچمہ

چھلّا : سپچہ

چھلنی : پرویزن، غربال چھلنی لفظِ عربی ہے۔ نہ اہلِ دہلی کے زبان زد نہ گوش زد غربال کو چھلنی کہتے ہیں۔ (آ، قن)

چھوکری : دختر۔

چھونا : پسودن، لمس

چھوا ہوا : پسودہ

چھید : رخنہ، روزن

چھینکا : آونگ

ح

حالت : کنشنہ

حجام : گرّا، موی سرتراش

حد : سومہ

حرص : آز

حکم : فرازمان، فرگفت

حکیم : پزشک، طبیب

حوض : برکہ

خ

خاکا : انگارہ، بیرنگ، طرح، گردہ

خاوند : شوی

خبر : مونث ہے بہ اتفاق، مگر کاغذِ اخبار، اس کو تم خود سمجھ لو کہ تمھارا دل کیا قبول کرتا ہے۔ میں تو مذکر کہوں گا یعنی اخبار آیا۔ (آ)

خرام : مذکر، رفتار، مونث۔ (آ)

www.urduchannel.in

خزادہ : خداوندزادہ کا مخفف ہے۔ لیکن فارسی، عربی نہیں، اردو کا روزمرہ تھا خزادہ، خزادی مراد تھے صاحبزادہ اور صاحبزادی ہے، مگر نئی زبان متروک ہے۔ (خ)

خُسر : سسر، پدرِ زن، بغایب اضافت۔

خفا ہونا : رنجیدن

خِلعت : سراپا، میرے نزدیک خلعت مذکر ہے۔ (آ)

خوبانی : مشمش

خوشی : سرور، کشتی

خوگیر : آدرم، نکلتو، نمدزین

خیر خیرات : ارزانش

خیلا : احمق، ناہموار

د

داڑھی : ریش

دالان : ایوان

دانت : دندان

داتون : دانت مانجھنے کا آلہ، مسواک

دائی : اَنا، دایہ، مرضعہ

دائی جنائی : پاذاچ، پیش نشین، قابلہ

دخل : بار

دراتی : داس

درخواست : درخواہ

درمیان : فرہنگاخ، وسط

دریا : بحر، گر

دسہرا : انبر، انبور

دمچی : پاردم

www.urduchannel.in

دِن: روز، یوم
دنیا: گیتی، گیہان
دو چار ہونا: یعنی مقابل ہونے
کے جیب درست ہوتا ہے
کر دان کے آگے واو بھی ہو
تاکہ تثنیہ پیدا ہو اور آنکھوں
کا چار ہونا ثابت ہو جائے
(تیغ)
دودھ: شیر
دوڑنا: تاختن
دوست: صحابی
دولہ: نوشہ
دہی: ترجمہ جغرات، مذکر ہے
دیباچہ: نموگاہ
دیکھنا: دیدن
دیوانِ خاص: دریخانہ

دھ

دھاگا: رشتہ
دھانگ: مصدر چاردادار
دھائی: دائی، دایہ، مرضعہ انّا
ڈھبّا: داغ
ڈھپّا: سیلی
دھر: در ہندی صیغۂ امر است
دُھنیا: ندّاف
دھواں: دود

ڈ

ڈاک: یام
ڈالنا: انداختن
ڈانک: قُوَّہ
ڈرنا: ترسیدن، ہراسیدن۔
ڈکار: آرغ، آروغ، جُشاء
ڈنک: نیش
ڈول: دول

www.urduchannel.in

ڈھ

ڈھونڈھنا: جُستن

ر

رات: شب، لیل

راگ: نغمہ

رانگ: ارزیر

رائی: سپندان

ریختہ: لفظ ہندی الاصل ریختہ
ہے بمعنی منتشر۔ بعض مذکر
بولتے ہیں، بعض مؤنث
ریختہ میرے نزدیک مذکر
ہے۔ یعنی ریختہ آیا۔ لیکن
جمع میں کہا کروں گا؟ ناچار
مؤنث بولنا پڑے گا، یعنی
ریختیں آئیں۔ (آ، خ)

رخصت: اجازت، پدرود،
دستوری، گسیل

رَدَّہ: ردہ، صف

رعب میں آنا: شکوہیدن

رفتار: مؤنث اور خرام مذکر
ہے۔ رفتار کی تانیث کو خرام
کی سند ٹھہرانا قیاس مع
الفارق ہے۔ (آ)

رکھنا: داشتن

رنج: آزرنگ

رنگ: لون

روٹی: نان

روزہ: صوم

روزہ کھولنا: افطار

روزینہ: رستاد

روشنی: شید

رومال: آبچین

رونق: بارنامہ

روئی: پنبہ

www.urduchannel.in

ز

زلف: طرہ

زمین: ارض، بوم، مرز

زمیندار: کشاورز

زندگانی: حیات

زورہ: نیرو

س

ساتھ: ہمدست

سادھو: پارسا

سانجھ: شام

ساگ: ترہ

سانچا: قالب، کالبد

سانس: میرے نزدیک مذکر ہے۔ لیکن اگر کوئی مؤنث لکھے گا، تو میں اس کو منع نہیں کر سکتا۔ خود سانس کو مؤنث نہ لکھوں گا۔ (خ، ع)

سبب: جہت

سبیل: پیرایہ، شیوہ

سترا بہترا: ترجمۂ پیر خرفت (خ)

ستو: پست، سویق

سدا: ہمیشہ

سرپرست: مربی، غمخوار

سرواہ: آبشد

سرہانا: تکیہ

سروہی: تیغ ہندی

سڑک: راستہ

سست: تنبل، کاہل

سسر: پدر زن، خسر

سلائی: میل

سنار: زرگر

سننا: شنیدن

www.urduchannel.in

سنیاسی: سامان، قلندر

سوا: برون

سوتن: انباغ

سورج: آفتاب، ایبت، اختر، روز، خورشید، ستارۂ روز، شمس، نیرِ اعظم، مہر، ہور

سورج کی کرن: خطوطِ شعاعی، شعاع

سوغات: ارمغان، رہ آورد، نوراہان، لوراہان۔

سوکن: انباغ

سونا: خفتن

سونا: زر

سونگھنا: شنیدن

سے: بمعنی از، مثل و مانند (ع)

سینا: دوختن

سیہ: اشغر

ش

شامیانہ: کِلّہ

شرارت: اشتلم

شراب: مَی

شراب پینے والا: میگسار

شطرنجی: زیلو

شہد: انگبین، عسل

شہرت: بلند آوازہ گشتن

شہنائی: سورنای

ص

صافی: لای پالا

صفت: فروزہ

ط

طرفداری: سوگیری

www.urduchannel.in

طعنہ : پیغارہ

ظ

ظلم : ستم
ظلم یعنی برائی کرنیوالا : ستمگر
ظلم سے ہاتھ اٹھانا : اس سے دست بردار ہونا اور اس کو ترک کرنا ہے - (ن)

ع

عرش : سپہر، طارم سپہر، فلک سپہر
عمارت : سہبت، شمار
عیب : آہو

غ

غصہ : خشم
غلام : رہی

ف

فریاد : مونث ہے - فریاد کرنی چاہیے - فریاد کرتا انگریزی بولی ہے - (آ)
فریب : گول
فصیل : بارو
فق : فارسی لغت نہیں ہوسکتا عربی بھی نہیں - روزمرۂ اردو ہے / جیسا کہ میر حسن لکھتا ہے : کہ رستم جسے دیکھ ہو جائے فق - شعرای حال کے کلام میں نظر نہیں آتا - (آ)
فکر : مونث ہے - (آ)
فہرست : سیاہہ

www.urduchannel.in

ق

قاصد: برید

قاعدہ: پرنسبت، برنہاد،
دستور، قانون

قبرستان: دخمہ، گورگاہ

قلم: خامہ، قلم، دبی، خامت
ان کا بھی یہی حال ہے
کوئی مونث، کوئی مذکر
بولتا ہے۔ میرے نزدیک
دبی اور خامت مذکر ہے
اور قلم مشترک چاہو
مذکر کہو، چاہو مونث (۱)

قیامت: رستخیز

قیامت کی مثل: رستخیز اندازہ

ک

کاتنا: رشتن

کاٹنا: بریدن

کال: قحط، نانِ شیرین

کالا پانی: در ہند زنانِ اراذل
مثلِ جولاہہ وگا ذر وغیرہم
کہ در نوعِ خود دشنہ دارد پارسا
باشند، از بردنِ نامِ شراب
پرہیز کنند و کالا پانی گویند۔
(دفش)

کام بگاڑنا: آبی کردنِ کار

کان: گوش

کانٹا: خار

کب: کے

کپڑا: جامہ

کتا: سگ

کچھوا: باخہ، سنگ پشت، کشف

کدال: کلند

کراتا: یہ بیرو سجات کی بولی ہے

www.urduchannel.in

کروانا یہ فصیح ہے۔ (غ)

کرسی : طارم ہشتم

کرن : شعاع

کرڑا : دستہ برنجن ، پارہ

کراڑا : ساحل اور کراڑے کا کنارہ لب ساحل

ککڑی : خیار

کل کی رات : دوش

کندن : زر بی غش

کندھا : دوش

کنگھی : شانہ

کنواں : چاہ

کونپیاں : خوشہ ، سنبلہ

کوتوال : شبگرد ، شحنہ ، عسس

کوٹھا : بام

کوٹھی : کندو

کودنا : جستن

کوڑا : تازیانہ

کوس : کروہ

کولا : جُفتہ

کولا مٹکاتا ہوا : جفتہ گردان

کونپل : ستاک ، شاخ نورستہ

کہانی : فسانہ

کہر : تاریخ ، نژم

کہنا : گفتن ، سرودن

کہنی : آرنج ، مرفق

کیا : چہ

کیا کہوں : چہ گویم

کیچڑ : لجن

کیکڑا : خرچنگ ، سرطان

کیلا : موز

کیوڑہ : کندی کا دی

کیوں : چرا

www.urduchannel.in

کھ

کھا: بخور

کھال: پوست

کھان: کان، معدن

کھانڈ: شکر، تند، کند

کھائی: خندق، کندہ

کھرا: سرہ

کھڑکی: دریچہ، غرفہ

کھلا: باز

کھودنا: شکافتن

کھور یا جھول: متعدی ہے۔ پوربیے اس کو لازمی جانتے ہیں۔ لازمی کھو گیا ہوا (آ، خ)

کھولنا: کشادن

کھیلنا: باختن

کھینچنا: کشیدن

گ

گارا: آژند

گاڑھنا یا ٹھوکنا: پا افشردن، پا استوار کردن

گال: رخ

گانا: سرودن

گانو: روستا

گدھا: الاغ، خر

گرد پھرنا: طواف

گرگدھا: شغال

گزرنا: گزشتن

گل: بتی، پھالسی، انگریزی لفظ ہے

گل گیر: لفظ مرکب ہے ہندی اور فارسی سے۔ گل شمع

www.urduchannel.in

گال، اور تکیہ بمعنی بالش
وہ چھوٹا گول تکیہ جو رخسار
کے تلے رکھیں، گل تکیہ کہلاتا
ہے۔ گل تکیہ وضع کیا ہوا
نور جہاں بیگم کا ہے۔ (غ)

گلشن : بعض کے نزدیک مونث
اور بعض کے نزدیک مذکر
ہے..... البتہ مذکر مناسب
معلوم ہوتا ہے۔ (آ)

گلہری : بکاف مکسور بوزن
اکہری لغت ہندی الاصل
(س)

گلی ڈنڈا : چالیک

گودھنا : آژدن

گورکھ دھندا : ریسمان گرہ
در گرہ

گوشت : لحم

گوشے میں بیٹھ رہنا : اعتکا(ف)

گول : مدور

گون : انبان

گونگا : گنگ، لال

گہرا : ژرف، عمیق

گہنا : زیور

گیدڑ : شغال

گھ

گھاٹی : پیغولہ، گوشہ از دشت
و صحرا

گھاس (خشک) : کاہ

گھاس ہری : گیاہ

گھاو : جراحت، ریش، زخم

گھٹانا : کاستن

گھر : خانہ، کدہ

گھرانا : دودہ

گھنڈالا : درا

گھوڑا : اسپ

گھونسلا : آشیانہ

ل

لانا : آوردن

لائق : ازدر

لتہ : پارہ، لخت

لڑائی : جنگ، حرب، آوردہ

لڑکا : طفل، بچہ، ریدک

لڑنا : جنگیدن

لفظ : واژہ

لگ جانا : زدن

لو : شعلہ

لوا : تیہو

لوری : نانو

لومڑی : روباہ

لوہا : آہن، حدید

لہر : کوہہ، موج

لہسن : سیر

لیکن : پن

م

مارنا : زدن

مالدار : آبشد

ماں : مادر

مانجھنا : زدودن

مانگ : بطلب

مبارکباد : تہنیت، چشم روشنی

مٹکا : خم

مٹی : خاک

مٹی کا گھر : کازہ، کوخ، اگومہ

مٹھی : مشت

مجرم : بزہ مند

www.urduchannel.in

مچھر: پشہ
مچھلی: حوت، ماہی
مچّی: بوسہ، قبلہ
محبت: مہر
محلہ: برزن
مسّا: آژخ، ثؤلول
مشکی: شبدیز
مصری: تبرزد
معنی: آرش
مقدر: مذکر اور تقدیر مونث
کون کہے گا: فلانے کی مقدر
اچھی ہے؟ کون کہے گا
کہ دیکھے کا تقدیر برا ہے؟
یہ مسئلہ صاف ہے مذبذب
نہیں۔ کوئی بھی مقدر کو
مونث نہ کہتا ہوگا۔ (غ)
مکڑی: جولا، عنکبوت، کارتنا

کلاش -
مکھی: مگس
ملیدہ: چنگالی، مالیدہ
ممولا: سرچہ، صعوہ، کراک
منگل: بہرام روز، سہ شنبہ
موت: مرگ
موتی پرونیوالا: گوہر آمای
مور: طاؤس
مورخ: کردار گزار
مول: بہا، قیمت، نرخ
مولی: ترب
مونچھ: بردت، سبلت
مہر: تمغا
میاں: (لفظ تعظیم و در محل لطف و شفقت زنان و فرزندان را نیز گویند و علم خواجہ سرایان نیز ہست در زبان شوہران را و یاران آقایان را ہم گویند دلیل (ق))
میراث: مردہ ریگ، مردری
مینڈھا: برّہ، حمل
میں: من

www.urduchannel.in

ہبنگلی : پشنگ

ن

نا امیدی : یاس
نافرمانی : سرپیچیدن، سرکشیدن، گردن پیچیدن، دکشیدن
ناک : بینی
نالا : سیل
نام : اسم
نانا : جد فاسد
نبی : مرسل، پیمبر
نبیا : نبی بخش کا مخفف (آ، ح)
نتھنا : پرّہ
نٹ : بند باز، رسن باز، ریسمان باز
نچوڑنا : آب گرفتن، افشردن، فشردن

نرخ : بہا، قیمت
نصیحت : اندرز، پند
نقارہ : تبیرہ، تنبیرہ، طبل، کادس، کوس
نقدی : خردہ
نکل جانا : بدر زدن
نگاہ : دشت
نگہبان : حارس
نماز : صلوٰۃ
نمک حرام : کورنمک
نوجوان : برنا
نوشہ : اسم دولھا کا (آ)
نوکر : جاگی خوار
نہار منہ : ناشتا
نہر : جو
نئی چیز : جدید
نیک بختی : سعادت

www.urduchannel.in

نیو کا گھر اکھودنا: بنا بہ آب رسیدن

نیولا: راسو۔

و

والا: با لف در آخر، مالک،

خداوند۔ (فش)

ویا: مرگِ سرخ

وہم: سپراد

وے: یہ تو اردو بولی ہے۔ وہ

یہ ٹھیٹ اردو ہے۔ (ش)

ھ

ہاتھ: دست، ید

ہاتھ اٹھانا: دست بردار ہونا

ترک کرنا

ہاتھ دھلانے والا: آب دست

ہاتھی: پیل

ہچکی: زغنک، فواق

ہڈی: استخوان

ہرگز: آرنگ، از لاد

ہرن: آہو

ہلڑ: ہنرامتر

ہلکا پھلکا، ہلکی پھلکی: سبک

ہمنام: آداش، سمی

ہنڈکی: سفتہ

ہنسلی: پرگر

ہنسنا: خندیدن

ہنہنانا: شیہہ، صہیل

ہوجا: بشو، کن

ہونٹ: لب

ہینگ: انگوزہ

تم والحمد للہ

www.urduchannel.in

اشاریہ

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

www.urduchannel.in

منیجر اشاعت خانہ، رامپور، نے ناظم برقی پریس
رامپور میں چھپوا کر شائع کی